خُداوند کادِن

عصرحاضر میں ہر ایک ایمان دار کے لئے
خُدا وند کے دِن کو منانے کے لئے عملی ہدایات

مصنف:جوزف اے۔ پاپا

نام کتاب	خُداوند کا دِن
مصنف	جوزف۔اے پائپا
ترجمہ کار	پاسٹر سموئیل خورشید
اشاعت:	2022(بارِ اوّل)
قیمت:	500روپے
ناشرین:	اُردُو سنٹر فار ریفارمڈ تھیولوجی www.ucrt.org
مطبع:	ظفر سنز پرنٹرز،B/55، شمع پلازہ فیروز پور روڈ لاہور

فہرست

انتساب

مَیں اِس کتاب کو اُن دو آدمیوں کے نام منسوب کرناچاہوں گا جنہوں نے میری جوانی میں مجھے مسیحی سبت کی بابت سکھایا۔ اور پھر اُس جوان خاتون کے نام جو میرے بعد کی نسل کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ دو آدمی میرے ہائی سکول کے پاسٹرز ہیں۔ مسٹر ڈونلڈ پیٹرسن جس نے مجھے خُداوند کے دن کی اہمیت کے بارے میں سکھایا اور میرے علمِ الٰہی کے اُستاد ڈاکٹر مارٹن سمتھ جنہوں نے مجھے مسیحی سبت کی بائبلی بنیادیں دکھائیں۔

اور وہ جوان خاتون میری بیٹی سارہ الزبتھ پائپا ہے جس نے اپنے اوائل دِنوں میں سبت کو پیار کیا اور اِس کو خوشگوار بنایا (8زبور 1 تا8 آیت)۔

برکت کا دِن

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک عظیم الشان شہر تعمیر کیا۔ بادشاہ نے شہر کے درمیان میں ایک سیر گاہ بنوائی۔ اُس میں تالاب اور چشمے تعمیر کروائے اور دُنیا بھر کے شاندار درخت اور خوبصورت خوشبو دار پودے لگوائے۔ اور لوگوں کے چلنے کے لیے اُس میں لمبی لمبی راہ داریاں بنوائیں اور بینچ بھی رکھے تا کہ لوگ اور ان کے خاندان اُن پر بیٹھ سکیں۔ اُس میں دیوان خانے بنوائے تا کہ لوگ اُن میں ایک دوسرے کے ساتھ رفاقت رکھ سکیں۔ ہر ہفتہ بادشاہ اُس سیر گاہ میں آکر اپنی رعایا سے ملتا تھا۔ اُس کے لوگ اپنے بادشاہ اور ایک دوسرے کی رفاقت سے خوش تھے۔

ایک دِن بادشاہ کو کہیں جانا پڑا۔ اُس کی غیر موجودگی میں اس کے مقرر کردہ نگہبانوں نے سیر گاہ کو اُس کے حال پر چھوڑ دیا۔ اگرچہ وہ ابھی تک اُن دیوان خانوں میں اجتماعات کرتے تھے لیکن اُن نگہبانوں کی دلچسپی اُس سیر گاہ میں بہت کم تھی۔ اُنہیں بادشاہ کی دلچسپیوں کا کوئی خیال نہیں تھا۔ جلد ہی سیر گاہ میں جڑی بوٹیاں اُگ آئیں۔ درختوں کو چھانٹا نہ گیا۔ خوشبودار پودے ختم ہو گئے۔ پانی کے تالاب سُوکھ گئے۔ سیر گاہ برباد ہونا شروع ہو گئی۔

کچھ وقت کے بعد شہر کا اختیار ایک نئے گروہ کے پاس آ گیا۔ وہ حقیقی طور پر اُس سیر گاہ کے لیے فکر مند تھے اُنہوں نے اِس کو اِس کی پہلی صورت میں بحال کرنا شروع کر دیا۔ اُنہوں نے جڑی بوٹیاں اکھاڑ پھینکیں، نئے پودے لگائے، درختوں کو چھانٹا، راہ داریوں اور بینچوں کی مرمت کی، چشموں کو دوبارہ کھولا تا کہ سیر گاہ میں تازہ پانی پھر سے بہے۔ تاہم

اِن نگہبانوں کو خدشہ تھا کہ سیر گاہ پھر سے زبوں حالی کا شکار ہو جائے گی۔ اِس سیر گاہ کو محفوظ کرنے کے لیے اُنہوں نے اس کو میوزیم کے طور پر بادشاہ کی یادگار بنا دیا۔ اُنہوں نے اِس کے دیوان خانوں میں اجتماعات جاری رکھے لیکن اُنہوں نے سیر گاہ کے کناروں پر باڑ لگا دی۔ اِس لیے لوگ اِن دیوان خانوں اور راہ داریوں اور خوبصورت نظاروں کو دیکھ تو سکتے تھے لیکن اِن کا استعمال نہ کر سکتے تھے۔

ایک دِن غیر متوقع طور پر بادشاہ کا بیٹا شہر میں آ گیا۔ پہلا کام جو اُس نے کیا وہ یہ تھا کہ اُس نے وہ باڑ گرا دی۔ اُس نے نگہبانوں کو کہا، بس! یہ سیر گاہ شہر کے لوگوں کے لیے بنائی گئی تھی تا کہ وہ میرے باپ کو یاد کریں اور لُطف اندوز ہوں لیکن آپ نے تو اِن لوگوں کو سیر گاہ کے باہر کر دیا۔ ہر طرح کی باڑ گرا دینے کے بعد اُس نے لوگوں کو بُلایا کہ وہ آئیں اور اُس سے اور ایک دوسرے سے رفاقت رکھیں۔

کیونکہ بادشاہ اور اُس کا بیٹا ابھی تک حکمران ہیں اِس لیے اُنہوں نے شہر میں نگہبان مقرر کیے۔ بدقسمتی سے اِن کے بعد آنے والے نگہبانوں نے ایک دفعہ پھر سیر گاہ کو تباہ حال کر دیا۔ پھر سے جڑی بوٹیاں اُگ آئیں، درختوں کو چھانٹا نہ گیا اور تالاب ختم ہو گئے۔ اور چونکہ یہ سیر گاہ اپنی خوبصورتی اور دِلکشی کھو چکی تھی اس لیے لوگ اِس میں نہیں آتے تھے۔ اُنہوں نے پھر سے دیوان خانوں کی مرمت کی اور اجتماعات جاری رکھے لیکن پھر بھی لوگوں کی دلچسپی ختم ہوتی جا رہی تھی۔ اُن کے لیے سیر گاہ اِتنی غیر دلچسپ تھی کہ وہ وہاں جانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے۔

اب تعمیر و ترقی کا کام کرنے والے اِس زمین کو غیر استعمال شدہ دیکھ کر اس پر تفریحی پارک بنانے لگے۔ تاریخی سوسائٹی نے اِس بات کی مخالفت کی اور اِصرار کیا کہ اس جگہ کو روائتی طور سے بحال کیا جائے۔ لیکن یہاں پر ایک تیسرا گروہ تھا جو اِس کو اِس کے

اصل مقاصد کے لیے بحال کرنا چاہتا تھا۔ معاملات کو مزید الجھانے کے لیے تمام فریقین نے بادشاہ اور اُس کے بیٹے کے مفادات کے لیے کام کرنے کا دعویٰ کر دیا۔ اگر اِس وقت آپ تصور کر سکیں تو بادشاہ کا مقصد بالکل اُلجھ چکا تھا۔

سیر گاہ کی کہانی اُن اختلافات کو بیان کرنے کے لیے ایک تمثیل ہے جو خُداوند کے دِن کی بابت پائے جاتے ہیں۔ مَیں اُن لوگوں کی نمائندگی کر رہا ہوں جو سیر گاہ کو اُس کے اصل مقصد کے ساتھ بحال کرنا چاہتے ہیں۔

اِس لیے اِس کتاب کا مقصد یہ ہے کہ اتوار کو جو کہ مسیحی سبت کی برکات کا دِن ہے بائبل سے ثابت کیا جا سکے اور اُن لوگوں کو جواب دِیا جا سکے جو کہتے ہیں کہ سبت کا تقرر موسوی دستور ہے جو مسیح میں پورا ہوتا ہے۔

سب اِس بات پر متفق ہیں کہ کلیسیا کو درست پرستش کے لیے ایک دِن کی ضرورت ہے۔ جبکہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کلیسیا آزاد ہے وہ ہفتہ کے کسی بھی دِن کو عبادت کا دِن مقرر کر سکتے ہیں اور دوسرے اِس بات پر بضد ہیں کہ مسیح نے کلیسیا کے لیے ہفتہ کا پہلا دِن عبادت کا دِن مقرر کیا ہے۔ وہ اِس بات پر متفق ہیں کہ اپنے باقی دِنوں کو جیسے چاہیں استعمال کرنے کے لیے آزاد ہیں۔ دوسرے اِس دِن کو اس کی رسمی شکل میں بحال دیکھنا چاہتے ہیں۔ مَیں اِس بات پہ یقین رکھتا ہوں کہ ہمیں اِس دِن کو خُدا کے قوانین کے مطابق منانا چاہئے۔ تاکہ اِس میں خوش اور لُطف اندوز ہو سکیں۔ یہ دِن جیسا کہ گیت نویس کہتا ہے کہ یہ برکت کا دِن ہے: ”اے خوشی اور شادمانی کے دِن، اے خوشی اور نُور کے دِن، اے ہر طرح کی اُداسی اور نگہداشت کی مرہم، انتہائی خوبصورت اور جلالی دِن“

یہ کتاب مسیحی اصول کے طور پر سبت کے دِن کی تفسیری، نظریاتی اور تاریخی جانچ کی ایک کوشش ہے۔ اِس کے علاوہ اِس کی خوبصورتی اور سُودمندی کے قائل ہونے

کے ناطے سے مَیں نے اِس دِن کی افادیت پہ چار ابواب پیش کیے ہیں۔ مَیں نے یہ کتاب مسیحی سبت کے دِن کی مقبول توضیح کے طور پر لکھی ہے۔ اگرچہ مَیں نے کتاب میں مسیحی سبت کے نظریہ کے خلاف مختلف دلائل اور اعتراضات پہ بھی بات کی ہے۔ لیکن مَیں نے اُن لوگوں کے لیے جو مزید تنقیدی مطالعہ کرنا چاہتے ہیں مختلف مصنفین کے بارے میں مزید معلومات فراہم کرنے کے لیے حاشیے کا بھی استعمال کِیا ہے۔

مَیں اُن کا شُکر گزار ہوں جنہوں نے اِس کتاب کی تیاری میں مدد کی۔ بالخصوص مسز کیرولین براؤن کا شُکر گزار ہوں جنہوں نے اِس کی بہت محتاط پرُوف ریڈنگ کی اور عمدہ آراسے نوازہ۔ اور اپنے دوست ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ باخ کی عمدہ آرا کے لیے بھی شُکر گزار ہوں۔ ہاورڈ گریفتھ اور مسز ایلن ہوف لینڈ کی حوصلہ افزائی اور مدد گار بصیرت کے لیے بھی متشکر ہوں۔

اُن سب کا مشکور ہوں جنہوں نے ٹائپنگ کی خدمت سر انجام دی جِن میں مسز فیلیپس ولسن، اور اپنی سیکرٹری مسز جیکی ونڈن بوس؛ مسز جِل کلین؛ اور مسز لیز تمر مینز شامل ہیں۔

مَیں کیلیفورنیا میں ویسٹ منسٹر سیمنری کے تمام منتظمین کا بھی شُکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے مجھے چھُٹی دی کہ مَیں اِس کتاب کو مکمل کر سکوں۔ سب سے آخر میں مَیں اپنی پیاری بیوی سیِسی کی حوصلہ افزائی کا ممنون ہوں جس کو خُدا نے میری ضروریات کے مطابق مدد گار کے طور پر مجھے دِیا ہے۔

باب 1

عظیم مقصد

(یسعیاہ 58 باب 13 تا 14 آیت)

سیر گاہ کی تمثیل اتوار اور سبت کے گرد گھومنے والے بڑے تنازعات کی عکاسی کرتی ہے۔ جیسا کہ ماہرین موحولیات اور تعمیر و ترقی کا کام کرنے والے زمین کے ایک حصے کی خاطر لڑنے کے لیے میدان میں اُترتے ہیں۔ سبت کے حامی اور سبت کے مخالفین اتوار کے دِن کے مناسب استعمال کے لیے تنازعات میں گھرِے ہوئے ہیں۔ اکثر ایسے تنازعات کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہم اِس دِن کی اصل خوبصورتی اور لطافت کو کھو دیتے ہیں۔

تاریخی طور پر سبت کو ماننے کا مقصد شرعی ابہام پیدا کرنا نہیں تھا جس سے لوگ دباؤ کا شکار ہو جائیں بلکہ خُدا کے لوگوں کو خُدا کی پرستش جیسے خوبصورت موقع کے لیے آزاد کرنا تھا تا کہ وہ اِس سے لُطف اندوز ہو سکیں۔ سبت اور اُس کا ماننا سیر گاہ کی مانند ہے جس کو نہ صرف محفوظ کیا جانا چاہیئے بلکہ خُدا کے مقصد کے مطابق اِس کا استعمال بھی ہونا چاہیئے۔ اِس لیے ہمیں سبت کے مقصد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اِس کے مطالعہ کا آغاز کرنا چاہیئے۔ یہ مقصد یسعیاہ 58 باب 13 تا 14 آیت میں بیان کیا گیا ہے۔ اِس باب میں نبی پرستش میں لوگوں کے بے جان رسمی پَن کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ عبادت کے ساتھ ساتھ اُن کے گناہ کے ساتھ چمٹے رہنے کی وجہ سے اُن کو تنبیہ کرتا ہے۔ اِس بے جان رسمی پَن کے تریاق کے لیے وہ اُن کے سامنے سبت کے عظیم فوائد اور خُدا کی برکات کا بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ عہد کا خُدا سبت کے دِن کو پاک ماننے والوں کے ساتھ بڑی برکات کا وعدہ کرتا ہے۔

"تب تُو خُداوند میں مسرُور ہو گا اور مَیں تجھے دُنیا کی بلندیوں پر لے چلوں گا اور مَیں تجھے تیرے باپ یعقوب کی میراث سے کھلاؤں گا کیونکہ خُداوند ہی کے منہ سے ارشاد ہوا ہے۔"

مجھے پوری بائبل میں کسی اَور جگہ تین حیرت انگیز چیزوں کا وعدہ نہیں ملتا جن کا وعدہ خُدا یہاں کرتا ہے۔

سبت کو ماننے والوں کے لیے خُدا کا وعدہ

سب سے پہلے وہ خُدا کے ساتھ بے مثال رفاقت کا وعدہ کرتا ہے "تُو خُداوند میں مسرور ہو گا۔" لفظ "مسرُور" کا مطلب ہے "دِل پذیر خوشی"۔ خُدا میں دِل پذیر خوشی حاصل کرنے کا مطلب اُس کے حُسن اور جلال سے مغلوب ہونا ہے جو اُس کی صفات اور کاموں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ خُدا میں مسرُور ہونا اُس کی خاص رفاقت اور شراکت سے لُطف اُٹھانا ہے۔ جب وہ محبت کا اظہار کرتا ہے تو اُس پہ ممنون ہونا اور خوشی کا ردعمل دکھانا ہے۔ اس رفاقت کی تصویر پودوں اور پھولوں سے مزین شاہانہ باغ سے لی گئی ہے جہاں خُدا آپ سے ملتا ہے (غزل الغزلات 4 باب 16 آیت)۔ کیا ہم میں سے کوئی خُدا میں اِتنا مسرُور رہتا ہے جتنا ہمیں رہنا چاہئے؟ خُدا نے سبت کو اِس طور سے بنایا ہے کہ یہ اُس میں مسرُور رہنے اور اس کے ساتھ رفاقت کا ایک ذریعہ ہے۔ سبت کے دِن آپ کو خُدا میں شاندار خوشی مِلے گی۔

لیکن اِس سے آگے بھی کچھ ہے۔ وہ کہتا ہے "مَیں تجھے دُنیا کی بلندیوں پر لے چلوں گا۔" یہاں پر وہ استثناہ 32 باب 12 تا 13 آیت اور 33 باب 29 آیت کا اسلوب مستعار لیتا ہے۔ اِن آیات میں خُدا اسرائیل کے ساتھ اُن کے دُشمنوں پر بڑی فتح کا وعدہ کرتا ہے۔ اس سے پہلے یسعیاہ اِس اسلوب کا استعمال لوگوں کے ساتھ دُشمنوں پر فتح کا عہد کرنے کے لیے کرتا ہے (یسعیاہ 33 باب 16 آیت)۔ اُن کا اسیری سے واپس آنا نئے عہد نامے میں

کیے گئے فتح کے وعدے کی تصویر ہے۔ نئے عہد نامے میں خُدا ہمارے ساتھ اسی طرح کی فتح کا وعدہ کرتا ہے۔ مسیح میں ہمیں فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل ہوتا ہے (رومیوں 8 باب 37 آیت)۔ ہم شیطان اور گناہ پر فتح پائیں گے۔ یسعیاہ 58 باب 14 آیت کے مطابق خُدا اُن سے اِس فتح کا وعدہ کرتا ہے جو اُس کے دِن کو پاک مانتے ہیں۔ سبت کو پاک ماننا فضل کا ذریعہ [1] ہے جو گناہ کی طرف سے مرنے اور پاکیزگی میں بڑھنے کے لیے آپ کی مدد کرے گا۔

کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ کلیسیا کی روحانی کمزوری کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ سبت کو پاک ماننے سے خُدا کی تعظیم کرنے میں ناکام ہے؟ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہماری کلیسیاؤں کے کھوئے ہوؤں کے پاس جانے میں غیر موثر ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہم عملی طور سبت کو پاک نہیں مانتے جِس سے ہمیں فتح نصیب ہوتی ہے۔ کیا یہ شخصی طور پر بھی ہمارے لیے سچ ہو سکتا ہے؟ یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ کسی مخصوص گناہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں کیونکہ آپ نے دِل سے خُدا کے دِن کو پاک ماننے سے اِنکار کر دِیا ہے؟ ہم فتح حاصل نہیں کر پاتے کیونکہ ہم نے خُدا کے مہیا کردہ فتح کے وسائل کو استعمال کرنا اور اُن کی قدر کرنا چھوڑ دیا ہے۔ جب کہ وہ جو سبت کو پاک مانتے ہیں وہ فتح حاصل کرتے ہیں۔

مزید بر آں! خُداوند میں شاندار خوشی اور دُشمن پر فتح کے وعدوں کے علاوہ، وہ ہماری نجات کے فوائد سے عملی طور پر لُطف اندوز ہونے کا وعدہ بھی کرتا ہے۔ ''مَیں تجھے تیرے باپ یعقوب کی میراث میں سے کھلاؤں گا۔'' میراث میں سے کھانے کا مطلب فوائد سے لُطف اندوز ہونا ہے۔ خُدا اسرائیل سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ دوبارہ ابرہام، اضحاق اور

---

1 فضل کے وسائل خُدا کی طرف سے مقرر کی گئی ایسی باتیں ہیں جو مسیحی کے طور پر ہماری ترقی میں مدد کرتی ہیں۔ ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکیزم اس کی یوں تعریف کرتا ہے ''کہ وہ ظاہری اور عمومی وسائل جن کے ذریعے سے مسیح اپنی کلیسیا کو اپنی شفاعت کے فوائد سے آگاہ کرتا ہے۔'' باب 4 میں ہم مزید تفصیل سے جائزہ لیں گے کہ سبت کا دن کس طرح سے تقدیس میں ہماری مدد کرتا ہے۔

یعقوب کی موعودہ میراث سے لُطف اندوز اُٹھائیں گے (105 زبور 10 تا 11 آیت)۔ زمین پر قبضہ خُدا کے عہد کے لوگوں کی میراث کی علامت ہے۔ نہ صرف وہ اپنے لوگوں کی سر زمین کو بحال کرے گا بلکہ وہ ان کو سر فرازی بھی دے گا جس سے وہ اپنی میراث سے پورے طور پر لُطف اندوز ہو سکیں گے (144 زبور 12 تا 15 آیت)۔

اِس وعدے کا ہم پر کس طرح سے اطلاق ہوتا ہے؟ ہماری میراث میں نجات کے فوائد شامل ہیں: یعنی لے پالک ہونا، نجات کا یقین، دُعا میں دلیری، بھروسہ۔ اس وعدے کا مطلب ہے کہ ہم خُدا کے فرزندوں کے طور پر اپنے استحقاقات سے لُطف اندوز ہوں گے۔ یہ فوائد محض مراعات کی فہرست نہیں ہے جس کو زبانی یاد کرنا ہے یہ روحانی خوشی ہے جو ہمارے شادمان ہونے کے لیے ہے۔ یہ خُدا کے فرزند ہونے کے ناطے ہر روز اپنی استحقاقات میں عملی شراکت کرنا ہے۔

وعدے کے قابلِ ذکر یقین کے ساتھ غور کریں۔ "کیونکہ خُداوند ہی کے منہ سے یہ ارشاد ہوا ہے۔" یسعیاہ عموماً یہ الفاظ خاص وعدوں کی یقین دہانی کے لیے استعمال کرتا ہے۔ بالخصوص اُن وعدوں کے ساتھ جن کا تعلق مسیح کے ساتھ اور گناہ کی معافی کے ساتھ ہے۔ مثال کے طور پر یسعیاہ 1 باب 18 تا 20 آیت۔ تائب لوگوں سے گناہوں کی معافی کا وعدہ کرنے کے اور خُدا کی اِس پیشکش کو ٹھکرانے والوں کی عدالت کا اعلان کرنے کے بعد نبی یوں اختتام کرتا ہے "کیونکہ خُداوند نے اپنے منہ سے یہ فرمایا ہے۔"

یسعیاہ 25 باب 8 آیت پر غور کریں: "وہ موت کو ہمیشہ کے لیے نابود کرے گا اور خُداوند خُدا سب چہروں سے آنسُو پونچھ ڈالے گا اور اپنے لوگوں کی رسوائی تمام سر زمین سے مٹادے گا کیونکہ خُداوند نے یہ فرمایا ہے۔"

کیا آپ دیکھ رہے ہیں کہ خُدا کیا کر رہا ہے؟ یہ اعلان کر کے ''خُداوند نے یہ فرمایا ہے'' وہ وعدے کی تصدیق کر تا ہے۔ کیا اِس سے بڑی کوئی ضمانت دی جا سکتی ہے؟ وہ کہتا ہے ''مَیں خُداوند خُدا جو جھوٹ نہیں بول سکتا'' مَیں وعدہ کر تا ہوں کہ اگر تُم میرے سبت کو مانو گے اور اِس میں خوش ہو گے، تو تُم مجھ میں مسرُور ہو گے، روحانی فتح حاصل کرو گے اور اپنی میراث میں شادمان ہو گے۔

کیا آج بھی وعدے کا اطلاق ہو تا ہے؟

کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ خُدا نے یہ وعدہ اسرائیل کے ساتھ کیا تھا جو کہ پرانے عہد کے لوگ تھے۔ کیا یہ ہمارے لیے درست ہے کہ ہم آج اِس وعدے کا دعویٰ کریں؟ ہم اِس فقرے کو اُن باتوں کے استدلال کے لیے استعمال نہیں کرتے جو پرانے عہد نامے میں شادیوں یا بچوں کی میراث سے تعلق رکھتی ہیں۔ ہم اِس کا استعمال کیوں کرتے ہیں؟ کیونکہ اخلاقی اور روحانی احکام اور پُرانے عہد نامے کے بہت سے وعدوں کا ہم پر اطلاق ہو تا ہے۔ اور ہم بہت سی خوف دلانے والی باتوں اور وعدوں کو محض اِس لیے مسترد نہیں کر سکتے کہ وہ پرانے عہد نامے میں پائے جاتے ہیں۔ جب ہم یہ تعین کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ کیسے لاگو/ نافذ العمل ہو تا ہے تو دوسری باتوں کے علاوہ ہم وعدے کے سیاق و سباق پر غور کرتے ہیں۔ اس سارے حصہ میں یسعیاہ یسوع مسیح اور نئے عہد نامے کے لوگوں کی بات کر تا ہے۔ یہ حصہ 53 باب کے خادم کے مصائب کے وعدے سے شروع ہو تا ہے۔ 54 باب 1 تا 3 آیات میں نبی کلیسیا کو اُس کی عالمگیر تبلیغ کی یقین دہانی کرا رہا ہے۔

''اے بانجھ تُو جو بے اولاد تھی نغمہ سرائی کر اور تُو جس نے ولادت کا درد برداشت نہیں کیا خوشی سے گا اور زور سے چِلا۔ کیونکہ خُداوند فرماتا ہے کہ بے کس چھوڑی ہوئی کی اولاد شوہر والی کی اولاد سے زیادہ ہے۔ اپنی خیمہ گاہ کو وسیع کر دے ہاں اپنے مسکنوں کے

پر دے پھیلا۔ دریغ نہ کر۔ اپنی ڈوریاں لمبی اور میخیں مضبوط کر۔ اِس لیے کہ تُو دہنی اور بائیں طرف بڑھے گی اور تیری نسل قوموں کی وارث ہو گی۔ اور ویران شہروں کو بِسائے گی۔"

پچپن باب کی پہلی آیت میں وہ گنہگاروں کو توبہ کے لیے بُلاتا ہے۔

"اَے سب پیاسو! پانی کے پاس آؤ۔ اور وہ بھی جِس کے پاس پیسہ نہ ہو۔ آؤ مول لو اور کھاؤ۔ ہاں آؤ! مَے اور دودھ بے زر اور بے قیمت خریدو"

یہ سارا مواد نئے عہد نامے کے دور کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ 56 باب میں خُدا سبت کو نئے عہد کے لوگوں کے ساتھ جوڑنا شروع کر دیتا ہے۔ وہ 56 باب 2 تا 5 آیت میں کہتا ہے۔

"مبارک ہے وہ انسان جو اِس پر عمل کرتا ہے اور وہ آدم زاد جو اِس پر قائم رہتا ہے۔ جو سبت کو مانتا اور اُسے ناپاک نہیں کرتا اور اپنا ہاتھ ہر طرح کی بدی سے باز رکھتا ہے۔ اور بے گانہ کا فرزند جو خُداوند سے مِل گیا ہرگز نہ کہے خُداوند مجھ کو اپنے لوگوں سے جُدا کر دے گا اور خوجہ نہ کہے کہ دیکھو مَیں تو سوکھا درخت ہوں۔ کیونکہ خُداوند یوں فرماتا ہے کہ وہ خوجے جو میرے سبتوں کو مانتے ہیں اور اُن کاموں کو جو مجھے پسند ہیں اختیار کرتے ہیں اور میرے عہد پر قائم رہتے ہیں۔ مَیں اُن کو اپنے گھر میں اور اپنی چار دیواری کے اندر ایسا نام بخشوں گا جو بیٹوں اور بیٹیوں سے بھی بڑھ کر ہو گا۔ مَیں ہر ایک کو ابدی نام دوں گا جو مٹایا نہ جائے گا۔"

ہم کِس طرح جانتے ہیں کہ اس حوالہ کا اطلاق نئے عہد نامے کے دور پر ہوتا ہے؟ کیونکہ صرف نئے عہد نامے میں ہی یہ خوجے اِس وعدے سے خوش ہو سکتے ہیں۔ استثناہ 23 باب 1 آیت میں لکھا ہے۔ "جِس کے خصئے کُچلے گئے ہوں یا آلت کاٹ ڈالی گئی ہو وہ خُداوند کی جماعت میں نہ آنے پائے" یہاں پر مسیح کی بادشاہی کی پیش بینی کرتے ہوئے خُدا

خوجوں سے عہد کرتا ہے کہ خُداوند کے گھر میں اُن کو ایک عظیم یادگاری کا نام دِیا جائے گا۔[2]نبی سبت کو پاک ماننے کا تعلق نئے عہد نامے کے دور اور مسیح خُداوند کی جلالی کلیسیا کے ساتھ جوڑ رہا ہے۔

اس لیے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ یسعیاہ 58 باب 13 تا14 آیت نئے عہد کی کلیسیا کے لیے ہے۔ یقیناً ہر مسیحی وعدہ کی ہوئی چیزوں کی تمنا رکھتا ہے۔ خُدا کے ساتھ شاندار رفاقت، روحانی فتح اور اُس کی نوازشات سے عملی طور پر مسرُور ہونا چاہتا ہے۔

وعدوں کو حاصل کرنے کی شرائط

وعدوں کے حصول کے لئے چند شرائط تیرہویں آیت میں بیان کی گئی ہیں۔ ''اگر تُو سبت کے روز اپنا پاؤں روک رکھے اور میرے مُقدس دِن میں اپنی خوشی کا طالب نہ ہو اور سبت کو راحت اور خُداوند کا مُقدس اور معظم دِن کہے اور اُس کی تعظیم کرے۔ اور اپنا کاروبار نہ کرے اور اپنی خوشی اور بے فائدہ باتوں سے دست بردار رہے''

وعدوں سے لُطف اندوز ہونے کے لیے ضرور ہے کہ آپ سبت کے دِن کی صحیح طور پر تعظیم کریں۔ پہلا بیان جو یسعیاہ دیتا ہے وہ منفی صورت میں ہے ''اگر تُو سبت کے روز اپنا پاؤں روک رکھے اور میرے مُقدس دِن میں اپنی خوشی کا طالب نہ ہو''چونکہ سبت خُداوند کا مُقدس دِن ہے اِس لیے آپ نے اِس کو ناپاک نہیں کرنا۔ نئے عہد نامے کی زبان کی پیش بنی کرتے ہوئے (کہ یسوع مسیح سبت کا مالک ہے متی 12 باب 8 آیت،[3] اور نئے عہد کے سبت کو خُداوند کا دِن کہا گیا ہے مکاشفہ 1 باب 10 آیت)[4]۔یسعیاہ سبت کو خُدا کے مُقدس

---

[2] . Edward J. Young, The Book of Isaiah, 3 vols. (Grand Rapids: Eerdmans, 1974), III, 390, 391

[3] دیکھیے باب 5

[4] دیکھئے باب 8

دِن کے طور پر بیان کرتا ہے۔ سبت کو اس لیے مُقدس دِن مانا جاتا ہے کیونکہ خُدا نے خود اِس کو مُقدس ٹھہرایا ہے۔ پیدائش 2 باب 2 تا 3 آیت میں ہم پڑھتے ہیں "اور خُدا نے اپنے کام کو جسے وہ کرتا تھا ساتویں دِن ختم کیا اور اپنے سارے کام سے جسے وہ کر رہا تھا ساتویں دِن فارغ ہوا اور خُدا نے ساتویں دِن کو برکت دی اور اُسے مُقدس ٹھہرایا کیونکہ اُس میں خُدا ساری کائنات سے جسے اُس نے پیدا کیا اور بنایا فارغ ہوا۔"

چھ دِنوں میں اپنے تخلیق کے کام کو مکمل کرنے کے بعد اُس نے ساتویں دِن کو الگ کیا اور اس کو برکت دی۔ اس کا کیا مطلب ہے کہ خُدا نے اِس دِن کو برکت دی؟ مَیں اِس خیال کو دوسرے باب میں مزید وضاحت سے بیان کروں گا۔ لیکن اِس بات کو یاد رکھیے کہ جب خُدا نے کسی چیز کو برکت دی تو اُس نے اِس کے روز مرہ استعمال سے الگ کر دیا تا کہ اُسے صرف اُس کی عبادت میں استعمال کیا جا سکے۔ اِس کے باوجود پُرانے عہد نامے میں اُس نے مقامات، کپڑوں، مذبح اور دوسری ایسی چیزوں کو مُقدس کیا تا کہ وہ اُس کی عبادت کے لیے مخصوص ہوں۔ اِس لیے جب خُدا کسی دِن کو مُقدس کر دیتا ہے تو وہ اِس کو اِس کے روز مرہ استعمال سے الگ کر دیتا ہے تا کہ وہ صرف عبادت کے لیے استعمال ہو۔ جب وہ سبت کے دِن کو عبادت کے لیے الگ کر دیتا ہے تو اس میں وہ چیزیں بھی حرام ہیں جو دوسرے دِنوں میں جائز ہیں۔ کیونکہ اُس نے اِس دِن کو عبادت کے لیے مقرر کر دیا ہے۔

کوئی کِس طرح سبت کو ناپاک کر سکتا ہے؟ اِس دِن میں اپنی خوشی کا طالب ہو کر۔ لفظ "خوشی" پُرانے عہد نامے میں اُن باتوں کے لیے استعمال ہوا ہے جن میں کوئی انسان خوش ہو سکتا ہے (1 زبور 2 آیت؛ یسعیاہ 44 باب 28 آیت؛ 46 باب 10 آیت؛ 58 باب 3 آیت؛ واعظ 3 باب 1 اور 17 آیت؛ 8 باب 6 آیت)۔ ہمارے جدید دور کے محاورے میں ہم اِس کو یوں بیان کر سکتے ہیں کہ اپنے آپ میں مگن رہنا یا اپنا کام کرنا۔ اپنی خوشی کرنا، یہ کام

اُس طرف اشارہ کرتے ہیں جن کو کر کے آپ لُطف اندوز ہوتے ہیں۔ کاروبار، کھیلنا یا کچھ بھی ہو، ضرور ہے کہ باقی چھ دِنوں میں کیے جائیں۔ جب آپ اِن کاموں کو خُدا کے مُقدس دِن میں کرتے ہیں تو آپ اِس دِن کی بے حُرمتی کرتے ہیں۔ تو آپ اِس کو اُن بچوں کی طرح روندتے ہیں جو پارک میں پھولوں کی کیاریوں پہ بھاگتے ہیں۔ اگر آپ خُدا کے وعدہ سے لُطف اندوز ہونا چاہتے ہیں تو ضرور ہے کہ آپ اپنی خوشی کے لئے اِس دِن کو ناپاک نہ کریں۔

خُدا اِس لیے کام یا خوشی سے منع نہیں کر رہا کہ وہ ہماری خوشی کا مخالف ہے۔ بلکہ وہ ہمیں بُلاتا ہے کہ ہم عارضی خوشی کو ترک کر کے ابدی اور عظیم خوشی کے متلاشی ہوں۔ نبی اپنی بات جاری رکھتے ہوئے ہمیں بتاتا ہے کہ کیا کرنا چاہیئے۔ ہمیں اِس دِن کی تعظیم کرنی ہے اور اِس کو مُقدس جاننا ہے۔ سبت کو خوشی اور خدواند کا مُقدس دِن کہنا ہے۔ نہ صرف ہمیں اِس کو ناپاک کرنے سے باز رہنا ہے بلکہ ہمیں اس کی تعظیم کرنی ہے اور اِس میں مسرُور ہونا ہے۔

ہمیں سبت کے دِن کو خوشی سمجھنا ہے۔ لفظ ''مسرُور ''چودہ آیت میں استعمال ہونے والے لفظ سے نکلا ہے ''خُدا میں مسرُور ہونا'' جیسا ہم اپنے پیاروں میں مسرُور ہوتے ہیں اُسی طرح اِس دِن روحانی کاموں میں مسرُور ہونا ہے۔ ہمیں ستائش، رفاقت اور مسیحی خدمت میں شادمان ہونا ہے۔ اِس حکم سے یسعیاہ اوپر بیان کی گئی رسم پرستی پہ حملہ کرنا شروع کرتا ہے۔ واجب پرستش اور سبت کو پاک ماننے کی پُرجوش خوشی اِس دِ کی روحانی عملی مشق سے ابھرتی ہے۔ اِس کے علاوہ جب ہم اِس دِن کی تعظیم کرتے ہیں تو ہم اِس سے شادمان ہوتے ہیں۔ جب سے خُدا نے اِس کو الگ کیا ہے تو ہمیں اس دِن کی بطورِ خاص تعظیم کرنی ہے یعنی اِس کو خُداوند کا پاک دِن ماننا ہے۔ اور چوتھے حکم میں خُدا کا یہی مطلب تھا جب وہ کہتا ہے ''یاد

کر کے تُو سبت کا دِن پاک ماننا۔"[5] ہمیں سبت کے دِن کو یاد رکھنا ہے اور اِس میں نہایت شادمان ہونا ہے اور اِس کو معظم دِن کہنا ہے۔ اگر یہی معاملہ ہے تو آپ مُجھ سے پُوچھ سکتے ہیں مَیں کس طرح سے اِس کو معظم جانُوں؟ آپ تین کام کرنے سے اِس دِن کو معظم جان سکتے ہیں۔ "اپنی راہوں سے کنارہ کشی کر کے، اپنی خوشی کے طالب نہ ہو کر، اپنے منہ سے بول کر(یسعیاہ 58 باب 13 آیت)۔"

سب سے پہلے آپ کو اپنے معمول کے کام نہیں کرنے: "اپنی راہوں سے باز آنا ہے۔" آپ کو اپنا کاروبار نہیں کرنا۔ روز مرہ کے معاملات اور ذمہ داریوں سے باز رہنا ہے۔ لفظ جس کا ترجمہ "راہوں" کیا گیا ہے یہ عمومی اصطلاع ہے جس کا اطلاق بہت سی سرگرمیوں پر ہوتا ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس کا اطلاق کاروبار اور کام پر نہیں ہوتا بلکہ گناہوں کی راہوں پر ہوتا ہے۔ وہ یہ نقطہ اُٹھاتے ہیں کہ یسعیاہ 53 باب 6 آیت میں اِس اصطلاح کا استعمال گناہ کی راہوں کے لیے ہوا ہے۔ "ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا" (امثال 1 باب 31 آیت؛ یسعیاہ 66 باب 3 آیت)۔ اگرچہ یہ اصطلاح بہت دفعہ بُرے کاموں کی طرف اشارہ کرتی ہے، دوسری کئی جگہوں پہ یہ زندگی کی مصروفیات کی طرف اشارہ کرتی ہے: امثال 3 باب 6 آیت، "اپنی سب راہوں میں اُس کو پہچان اور وہ تیری راہنمائی کرے گا" (امثال 23 باب 26 آیت؛ 31 باب 3 آیت؛ یسعیاہ 45 باب 13 آیت)۔ فوری سیاق و سباق میں یسعیاہ اِس فقرے "میری راہوں" کا اِستعمال خُدا کی مرضی کے حوالے سے کرتا ہے (یسعیاہ 58 باب 2 آیت)۔ اِس لیے یہ فقرہ غیر جانبدار ہے۔ ضروری ہے کہ اِس بات کا تعین اس کے سیاق و سباق سے کیا جائے کہ آیا یہ فقرہ بُری روِشوں کی بات کرتا ہے یا خُدا کی راہوں کی بات کرتا ہے یا روز مرہ زندگی کے کاروبار، فرائض

---

[5] دیکھیے باب نمبر 3

یا خوشی کی بات کرتا ہے۔ جب کہ یسعیاہ 58 باب 13 آیت چودھویں آیت میں پائے جانے والے خاص وعدے کی شرط ہے اور سبت کو پاک ماننے کے حکم کو شامل کرتی ہے ،اِس لیے سیاق وسباق یہی کہتا ہے کہ اس فقرے کی تفسیر روز مرہ کا کاروبار اور خوشی ہی کی جائے۔ یہ اِس لئے کہا گیا ہے کہ کوئی سبت کے دِن گناہ نہ کرے۔ خُدا یہاں یہ کہہ رہا ہے کہ جن سر گرمیوں کی دوسرے چھ دِنوں میں اجازت ہے اگر وہی سر گرمیاں سبت کے دِن کی جائیں تو گناہ بن جاتی ہیں۔ نبی چوتھے حکم کا اطلاق کر رہا ہے۔ کہ ہمیں کوئی کام نہیں کرنا نہ دوسروں سے کام کروانا ہے۔ خُدا نے چھ دِن ہمیں دیئے ہیں کہ ہم اپنا کام کریں۔ ساتواں دِن اُس کا ہے۔ لہٰذہ ضروری کاموں (متی 12 باب 1 تا 8 آیت)[6] یا رَحم کے کاموں (متی 12 باب 9 تا 14 آیت)[7] کے علاوہ ہمیں خُداوند کے دِن اپنے کاروبار کا تعاقب نہیں کرنا ہے۔

اِس کا مطلب ہے کہ اتوار کے روز آپ کو دفتر نہیں جانا یا سٹور میں کوئی کام نہیں کرنا ہے۔ آپ کو گھر کا کام یا غیر ضروری کام نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی آپ کو کسی دوسرے سے کام کروانا چاہئے۔ آپ کو باہر کھانا کھانے کے لیے جانا یا گھر کا سودا وغیرہ خریدنے کے لیے نہیں جانا چاہئے یا کوئی کاروباری سفر نہیں کرنا چاہئے۔ جو لوگ اکثر سبت کو ناپاک کرتے ہیں وہ مسیحی بزنس مین اور پاسٹر ہیں جو اتوار کے روز سفر کرتے ہیں۔ یا جنہوں نے سوموار کے روز کسی دوسرے شہر میں کاروبار شروع کرنا ہوتا ہے۔ کیا ایسا سفر خُدا کے لیے کیا جا رہا ہے؟[8]

---

[6] دیکھیے باب 5

[7] دیکھیے باب 6

[8] اِس دِن کے مثبت استعمال پر گفتگو کے لیے دیکھیے ابواب 10 تا 12۔

دوسرے جانب آپ کو اِس دِن کو کھیل یا تفریح کے لیے استعمال نہیں کرنا، اپنی خوشی کا طالب نہیں ہونا۔[9] لفظ "خوشی" وہی لفظ ہے جو آیت کے پہلے حصے میں استعمال ہوا ہے جب خُدا کہتا ہے "اور اگر تُو سبت کے روز اپنا پاؤں روک رکھے اور میرے مُقدس دِن میں اپنی خوشی کا طالب نہ ہو" اِس شرط اور وعدے کے درمیان تعلق پر غور کیجیے: اگر تُو اِس دن کے روحانی کاموں میں شادمان رہے اور اپنی خوشی کا طالب نہ ہو تو تُو خُداوند میں عظیم شادمانی پائے گا۔ آپ کو اپنی شادمانی، کھیل کُود یا تفریح کے پیچھے نہیں بھاگنا ہے بلکہ آپ کو سب کے خزینہ کو دریافت کرنا ہے تاکہ جو کچھ خُدا نے آپ کو دیا ہے اُس میں خوُب شادمان ہو سکیں۔ اِس کے باوجود ہم ٹیلی ویژن دیکھ کر، فلم دیکھنے جا کر یا کھیل کوُد کر اِس دِن کو ناپاک کرتے ہیں۔ خُدا اِس دِن کو درست طریقہ سے استعمال کرنے سے منع نہیں کر رہا۔ باقی چھ دِنوں میں معتدل ردِ عمل خُدا کی طرف سے تحفہ ہے۔

بحرحال سبت پرستش کی شادمانی اور روحانی خدمت کے لیے مخصوص ہے۔ خُدا ہمیں چھوٹی خوشیوں کا تعاقب کرنے سے منع کرتا ہے تاکہ ہم بڑی اور اعلیٰ چیزوں کے پیچھے بھاگ سکیں۔ ہمیں خُدا کے دِن کو چھُٹی کے دِن کے طور پر لینا ہے۔ مَیں چھُٹی کے دِن کو کاروبار کے ہر قسم کے بوجھ کو بھولنے اور اپنے خاندان کے ساتھ مِل کر لُطف اندوز ہونے کے لیے چھُٹی کا بے تابی سے انتظار کرتا ہوں۔ خُدا ہمیں ہفتہ وار چھُٹی دیتا ہے کہ ہم دُنیاداری، روزمرہ کی سرگرمیوں کو ترک کریں اور اُس میں شادمان ہوں۔

اگرچہ اِس کا یوں ترجمہ نہیں کیا جانا چاہئے کہ ہر قسم کی جسمانی سرگرمی کی ممانعت ہے۔ گیارہویں باب میں اپنے بچوں کے لیے دِن کی تشکیل کے لیے مَیں کچھ تجاویز دوں گا۔

---

[9] - موشے وِین فیلڈ ترغیب دیتا ہے کہ اس فقرہ "اپنی خوشی کے طالب ہونا اور اپنی بات کہنا" کا تعلق کاروباری معاملات کے ساتھ ہے، 'Weinfeld: Counsel of the Elders, in MAARAV, a journal'

اور اِسی طرح بالغوں کو بھی کچھ جسمانی سرگرمیوں کی ضرورت ہو گی تا کہ وہ شام کی عبادت کے لیے اپنے آپ کو تیار کر سکیں۔

خُدا نے آرام کی مخالفت نہیں کی۔ بہت سارے لوگ ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم کے مطالبے کی غلط تفسیر کرتے ہیں۔[10] یعنی بالکل آرام کیے بغیر، ضروری اور رحم کے کاموں کے علاوہ سارا دِن عوامی اور شخصی عبادت کرنا۔ اِس دِن کا آرام کاہلی اور تفریح کا آرام نہیں۔ یہ ایسا آرام ہے جو ہمیں اِس قابل بناتا ہے کہ ہم اِس کے اصل مقصد سے لُطف اندوز ہو سکیں اور یہ ہمیں باقی چھ دِن کی خدمت کے لیے تیار کرتا ہے۔ مناسب جسمانی آرام سبت کے دِن کی درست طور پر ماننے اور رحم کے کاموں کو کرنے کے لئے ہمیں فعال بناتا اور تیار کرتا ہے۔

تیسری بات یہ کہ ہمیں کام اور تفریح سے متعلق غیر ضروری کاروباری گفتگو سے اجتناب کرنا چاہئے۔ شخصی باتوں سے باز رہنا چاہئے۔ ہمیں اپنے کام، خوشی اور مشغلہ کی بابت بھی گفتگو نہیں کرنی ہے۔ اِس کے برعکس ہمیں اپنے ذہن کو خُدا کی باتوں کی طرف لگانا ہے۔ یہ مسیحی دوستوں کے ساتھ خاندانی گفتگو کرنے سے منع نہیں کرتا۔ حقیقی رفاقت کے لیے ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ ایک دوسرے کی زندگی میں کیا ہو رہا ہے۔ بلکہ خُدا ہم سے یہ چاہتا ہے کہ ہم اپنے آرام اور کاروبار کی بابت بے فائدہ باتوں سے اجتناب کریں۔ ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکیزم یسعیاہ 58 باب 13 آیت کے تقاضوں کا خلاصہ پیش کرتا ہے۔

سوال: چوتھے حکم میں کن باتوں سے منع کیا گیا ہے؟

---

[10] ۔ ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکیزم 60۔

جواب: ”چوتھے حکم میں سبت کے فرائض کو ترک کرنے یا اِسے بے پرواہی سے ادا کرنے اور سُستی سے یا کسی بُرے کام سے یا اپنے دُنیاوی کاروبار اور تفریح کی بابت غیر ضروری خیالوں، باتوں یا کاموں سے سبت کے دِن کی بے حرمتی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔“[11]

اکثر ہم منفی پر رُک جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ دِن کہتا ہے کہ 'یہ نہ کرو یا وہ نہ کرو'۔ خُدا ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ آپ اِس دِن کی تفسیریوں کریں۔ بلکہ یہ چاہتا ہے کہ ہم اِس کی یوں تفسیر کریں کہ 'یہ یا وہ کرو'۔ کیوں خُدا چاہتا ہے کہ آپ اپنا کاروبار نہ کریں؟ کیوں خُدا کہتا ہے کہ آپ اپنی خوشی کے طالب نہ ہوں اور بے فائدہ باتوں سے دست بردار رہیں؟ تاکہ آپ اُس کا کام کر سکیں۔ تاکہ آپ اُس کے کلام اور کام کی خوشی اور شادمانی کے متلاشی ہو سکیں۔ پھر آپ کو کس طرح سے دِن کو گزارنا چاہیئے؟ ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکیزم سوال 60 ہماری مدد کرتا ہے۔

”سبت کو اِس طرح پاک رکھنا چاہیے کہ پورا دن پاک آرام کرنا یعنی دُنیاوی کاروبار اور تفریح سے اجتناب کرنا جو دوسرے دِنوں میں جائز ہے۔ اور سارا وقت جماعت کے ساتھ اور اکیلے خُدا کی بندگی میں گزارنا مگر ضرورت اور رحم کے کام کرنا سبت کے دِن مناسب ہے۔“[12]

سبت کو حقیقی طور پر پاک ماننے کا آغاز نجات کے لئے صرف خُدا میں فعال آرام سے ہی ہوتا ہے۔ مسیح پر فعال طور پر توجہ مرکوز کیے اور اُس پر انحصار کیے بغیر حقیقی طور سبت کو پاک نہیں مانا جا سکتا۔ مزید یہ کہ جتنا زیادہ ہم کام اور اپنی خوشی سے منہ موڑیں گے اُتنا زیادہ ہم اُس کے لوگوں کے ساتھ اور گھر میں شخصی طور پر اُس کی درست عبادت کرنے کے لیے

---

[11] ایضاً 61۔

[12] باب نمبر 9 تا 11 سبت کے دِن کو ماننے اور اِس کو خُدا کے جلال کے استعمال کرنے کی بات کرتے ہیں۔

آزاد ہوں گے۔ ہمارے پاس وقت ہے کہ ہم اُس کا کلام بیان کر کے، نرسنگ ہوم میں جا کر، بیماروں کی خبر گیری کر کے، گواہی دے کر، مسیحی کتابچے تقسیم کر کے، کلام سِکھا کر اور منادی کر کے اُس کی خدمت کریں۔ ہمارے پاس وقت ہے کہ ہم لوگوں کو اپنے گھر میں مدعو کریں اور اُن کی رفاقت سے اور اُن کی خدمت کر کے شادمان ہوں۔ سبت کا دِن ایک بہت بڑا تحفہ ہے جو خُدا نے ہمیں دِیا ہے تاکہ ہمارے پاس اِس شادمانی کے لیے وقت ہو۔ خُدا چاہتا ہے کہ ہم اِس دِن کے تحفہ پر توجہ مرکوز کریں۔

سبت کو ماننا سولہویں صدی کی کلیسیائی اصلاح سے لے کر پچھلے پچاس سے پچھتر سال تک بہت سے مسیحیوں کی عملی قائلیت رہی ہے۔ یہ بہت سی پریسبٹیرین اور اصلاحی کلیسیائی فرقوں کا تحریری عہد رہا ہے۔ مثال کے طور پر میری کلیسیا امریکن پریسبٹیرین کلیسیا اپنی عبادت کی ڈائریکٹری میں بیان کرتی ہے:

"اِس لیے ضروری ہے کہ سارا دِن غیر ضروری مشقت سے مُقدس آرام کیا جائے۔ اور جہاں تک ہو سکے دنیوی سوچوں، گفتگو اور اُن تفریحات سے باز رہا جائے جو دوسرے دِنوں میں جائز ہیں۔ اور جماعتی عبادت میں استعمال نہ ہونے والا وقت دُعا، کلام کے مطالعہ، گیان دھیان، کیٹیکیزم کو یاد کرنے، مذہبی گفتگو، مزامیر (روحانی گیتوں)، بیمار پُرسی، غریب پروری، اَن پڑھوں کو پڑھانے، مُقدس آرام، رحم، سخاوت، ترس اور اِس طرح کے فرائض میں گزارا جائے۔"

خُدا وعدہ کرتا ہے وہ اپنے آپ میں، روحانی فتح اور انجیل کے فوائد سے شادمانی بخشے گا۔ کیا کوئی ایسا ہے جو خوشخبری کے فضل اور روح القدس کی قدرت سے شادمان تو ہوتا ہے مگر خُدا کی موعودہ برکات کو نہیں چاہتا؟ خُدا عہد کرتا ہے "اگر تم مجھ میں شادمان ہونا چاہتے ہو، اگر تم بڑی خوشی اور فتح چاہتے ہو تو میرے دِن کو ناپاک کرنا بند کرو، بلکہ اِس کو

خوشی وخُرمی کا دِن کہو۔ اپنی خوشی اور راہوں اور بے فائدہ باتوں کو ترک کر کے اِس کی تعظیم کرو۔ جب ہم بائبل کی تعلیم پر مزید غور کرتے ہیں تو خُدا کرے کہ وہ ہمیں ایسا دِل دے جو سمجھ سکے اور اِس پر ردِ عمل دکھانے کے لیے مرضی عطا کرے۔

باب 2

اصل مدُعا

(پیدائش 2 باب 1 تا 3 آیت)

جیسا کہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ مسیحی سبت کی بابت بہت بڑا تنازعا گردش کر رہے ہیں۔ کیا اتوار کو سبت کا دِن مانا جانا چاہئے ؟ کیا بائبل مسیحیوں سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ وہ سات میں سے ایک دِن کو مانیں یا سارے دِن برابر ہیں ؟ کیا عبادت کے لیے اتوار کے دِن کا تقرر کلیسیا کی ضرورت کا معاملہ ہے کہ عبادت کے لیے ایک دِن مقرر کیا جائے ؟ لوگوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اِس خیال کو مسترد کر رہی ہے کہ اتوار مسیحی سبت ہے۔[13]

اگرچہ خُداوند کے دِن کو سبت کا دِن ماننے پہ ہمیشہ تنازعہ رہا ہے۔ پھر بھی مسیحیوں کی ایک بڑی تعداد نے اِس بات کو برقرار رکھا ہے کہ کلیسیا اور معاشرہ دونوں اخلاقی اصول کے پابند ہیں کہ وہ کاروبار سے باز رہیں اور اتوار کو چھُٹی کریں۔ مسیحیوں کو چاہئے کہ وہ چوتھے حکم کے مطابق اِس دِن کو مانیں۔

کون سا خیال درست ہے ؟ ہمیں کیا کرنا چاہئے ؟ کیا ہمیں ہم عصر نظریات کے مطابق فیصلہ کرنا چاہئے یا کلیسیا کے تاریخی نظریات کے مطابق فیصلہ کرنا چاہئے ؟ کیا سیر گاہ کو اُس کے اصل مقاصد کے لیے بحال کیا جانا چاہئے اور اِس کو خُداوند کے دِن کے طور پر

---

[13] ۔ سبت پرستی خلاف عصری کاموں کے لیے دیکھیے ڈی۔ اے کارسن، ای ڈی۔ ”سبت سے خُداوند کے دِن تک“ (Grand Rapids: Zondervan, 1982) اور پال کے۔ جیوٹ، خُداوند کا دِن (Grand Rapids: Eerdmans, 1972)۔

استعمال کرنا چاہئے جیسا کہ یسیعاہ 53 باب 13 تا 14 آیت میں بیان کیا گیا ہے یا یہ صرف ایمان رکھنے کے لیے ہی ہے؟ ظاہر ہے کہ ہماری روحانی ضروریات بھی ہیں جن کا تعلق سبت کو ماننے کے ساتھ ہے۔ اگر یہ کسی وقت فضل کا ذریعہ تھا تو اب کیوں نہیں؟ کیا بائبل اِس کا کوئی واضح جواب دیتی ہے؟ سب باتوں کا جواب سیر گاہ کی تعمیر میں بادشاہ کے اصل مقصد کی دریافت سے تعلق رکھتا ہے۔ ہم پیدائش 2 باب 1 تا 3 آیت کو بھی دیکھیں گے تاکہ سبت اور نسلِ انسانی کے لیے بادشاہ کے اصل مقصد تک پہنچ سکیں۔

رسمی قوانین اور ابدی قوانین

سب اِس بات کو مانتے ہیں کہ چوتھا حکم فکر مندی سے سبت کی بجا آوری کا مطالبہ کرتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ حکم عارضی رسمی قانون تھا یا ابدی اخلاقی قانون۔ بائبل مُقدس میں عارضی قوانین کو مثبت قوانین اور مستقل قوانین کو اخلاقی قوانین کہا گیا ہے۔ مثبت قانون خُدا کا وہ حکم ہے جو اخلاقی طور پر ضروری نہیں ہے۔ (یہ کہنے سے میرا مطلب یہ ہے کہ جن باتوں کا ان میں حکم دِیا گیا ہے وہ اپنے آپ میں غلط یا درست نہیں ہیں) خُدا اپنے لوگوں کو وقتی اور مستقل ضروریات کے تحت کچھ باتوں سے منع کرتا ہے اور کچھ باتوں کا مطالبہ کرتا ہے تاکہ اُن کا تعلق اُس سے بنا رہے۔ ایسے قوانین صرف اُس شخص یا قوم پر لاگوُ ہوتے ہیں جن کو وہ دیئے گئے ہوں۔ مثال کے طور پر آدم اور حوا کو نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل کھانے سے منع کرنا ایک مثبت حکم تھا۔ اِس میں کچھ بھی بے مثال یا ذاتی طور پر پاک یا ناپاک نہیں تھا۔ بلکہ یہ ممانعت صرف اُن کی فرمانبرداری کی آزمائش کے لیے تھی (پیدائش 2 باب 16 تا 17 آیت)۔ موسوی عہد کی رسمی شریعت بھی اِن مثبت قوانین کی مثال ہیں۔ مثال کے طور پر سوأر کا گوشت کھانے میں بذاتِ خود کچھ بھی بُرائی نہیں ہے۔ اپنے لوگوں کو زندگی کے ہر معاملے میں اپنی حکمرانی سکھانے کے لیے، یہاں تک کہ وہ کیا

کھائیں یا کیا نہ کھائیں خُدا نے سو اُر کے گوشت کو ناپاک کہا۔ اب نئے عہد میں خُدا نے کھانے پینے کی شریعت کو منسوخ کر دیا اور اپنے لوگوں کو سکھایا کہ پس تُم کھاؤ یا پیو یا جو کچھ کرو سب خُدا کے جلال کے لیے کرو (1۔کرنتھیوں 10 باب 31 آیت، 1۔ تیمتھیس 4 باب 3 تا 5 آیت)۔ دوسری طرف اخلاقی شریعت ایسے احکام ہیں جو خُدا کی اخلاقی فطرت اور اِس کے ساتھ تعلق کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ قوانین خُدا کی شبیہ رکھنے والوں کی روحانی بھلائی کے لیے نہایت ضروری ہیں۔ اخلاقی قوانین مستقل طور پر سب پر واجب ہیں۔ قتل نہ صرف اِس لیے غلط ہے کہ خُدا کا کلام منع کرتا ہے بلکہ یہ بذاتِ خود غلط ہے۔ اِس لیے "تُو خون نہ کرنا" ہر زمانے کے لوگوں پر یکساں عائد ہوتا ہے۔ اگرچہ پُرانے عہد نامے کے سبت کو ماننے میں عارضی پہلوُ شامل ہیں (ذیل میں اِس کے بارے میں مزید معلومات ہیں)۔ خُدا کی عبادت اور خدمت کے لیے وقف دِن کا اصول ایک مخصوص اور دائمی ذمہ داری ہے۔ ویسٹ منسٹر اقرارالایمان اِس ذمہ داری کو صفائی سے بیان کرتا ہے:

"جیسا کہ یہ فطرت کا قانون ہے کہ معمولاً اور موزوں وقت پر خُدا کی عبادت کے لئے مخصوص کرنا چاہیے۔ اُس کے کلام میں مثبت، اخلاقی اور دائمی حکم اِسی طور سے ہے جو تمام انسانوں کو تمام اَدوار میں اِس کا پابند کرتا ہے۔ خُدا نے ساتھ دِنوں میں سے خاص کر سبت کے لئے ایک دِن مقرر کیا ہے جو دُنیا کی ابتدا سے مسیح کے لئے جی اُٹھنے تک ہفتے کا آخری دِن تھا۔ اور مسیح کے جی اُٹھانے کے بعد ہفتے کے پہلے دِن میں تبدیل ہو گیا جسے کلام میں "خُداوند کا دِن" کہا گیا ہے۔ اور دُنیا کے آخر تک مسیحی سبت کے طور پر برقرار رہے۔"[14]

یہ یقین کہ سبت کا ماننا ضروری اور دائمی فرض ہے جِس کی جُزوی طور پر بنیاد خُدا کے سبت کے قانون پر ہے جو پیدائش 2 باب 1 تا 3 آیت میں پایا جاتا ہے۔ کام (پیدائش 1

---

[14]. The Westminster Confession of Faith XXI par.vii.

باب24 آیت؛2باب15 آیت)کام اور شادی(پیدائش2باب18 تا25 آیت)کے قانون کے ساتھ خُدا نے سبت کو مقرر کیا کہ تمام انسانوں کی زندگیوں میں حکمرانی کرے۔ جیسے کام اور شادی کے اصول دائمی ہیں اِسی طرح سبت کا اصول بھی دائمی ہے[15]۔ پیدائش پہلے باب میں موسیٰ تاریخ کے چھ دِنوں میں خُدا کے تخلیقی کام کا بیان قلمبند کرتا ہے۔پیدائش دوسرے باب میں تخلیق کے علمِ الٰہی کو بنیاد بناتے ہوئے وہ ہمیں خُدا اور انسان کے عہدوی تعلق سے متعارف کرواتا ہے۔ پیدایش کی کتاب کے دوسرے باب میں جب موسیٰ انسان اور اُس کے خُدا کے ساتھ تعلق پر اپنی توجہ مرکوز کرتا ہے تو بقیہ تمام مخلوقات منظر سے پس پردہ چلی جاتی ہے۔

پیدائش کی کتاب کا دوسرا باب ہمیں خُدا کا عدن میں انسان کے ساتھ عہد اور تخلیقی کام ، شادی اور سبت کے قوانین متعارف کرواتا ہے۔ یہ قوانین انسان کے خُدا کے ساتھ تعلق اور اُس کی اپنے ساتھی انسانوں کے ساتھ ضابطہ کی غرض سے مرتب کیے گئے ہیں۔ آیئے سبت کے قوانین پر مزید سنجیدگی سے غور کریں۔

خُدا کا آرام

خُدا نے سبت کی پابندی کیسے قائم کی؟ اُس نے سبت کو اپنی مثال اور آئین دونوں کے ذریعہ سے قائم کیا۔ پہلے اُس نے ساتویں دِن آرام کر کے سبت کو ماننے کے قوانین کو قائم کیا:اور ساتویں دِن خُدا نے اپنے سارے کام کو جو اُس نے کیا مکمل کیا(پیدائش 2باب 2آیت)۔"سبت "کی اصطلاح پیدائش 2باب 4آیت میں پائے جانے والے لفظ "آرام

---

15 ۔ تخلیق کے اصول پر گفتگو کے لیے، جان مرے، اخلاق کے اصول (Grand Rapids: Eerdmans, 1964) 106-27۔

کیا" سے نکلی ہے[16]۔ ساتویں دِن آرام کر کے خُدا نے خود سبت کو ماننے کے قانون اور عمل کو قائم کیا۔ سبت کے قانون کو سمجھنے کے لیے ہمیں پہلے یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ خُدا نے آرام کیوں کیا؟ اِس کی تین وجوہات ہیں۔

اوّل: آرام کر کے اُس نے یہ بیان کیا کہ بطورِ خالق اُس کا کام مکمل ہوا: "سو آسمان اور زمین اور اُن کے کل لشکر کا بنانا ختم ہوا" (پیدائش 2 باب 1 آیت)۔ لفظ "آسمان، زمین اور لشکر" خُدا کے پہلے دِن سے چھٹے دِن تک کے سارے تخلیقی کام پر محیط ہے۔ آسمان فضا کی طرف اشارہ کرتا ہے اور زمین خُشک زمین اور سمندر اور جو کچھ اِن میں ہے اُس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور لشکر اُن تمام چیزوں کی طرف اشارہ کرتا ہے جو اِن کے اندر پائی جاتی ہیں۔ اور اِسی طرح لشکر میں اجرام فلکی، سورج، چاند، ستارے اور سیارے شامل ہیں۔ لیکن لشکر میں تمام مخلوق (پودے، مچھلیاں، پرندے، جانور، فرشتے اور انسان) جِن کو خُدا نے اپنی تخلیق کے اندر رکھا شامل ہیں۔ ساتویں دِن آرام کے ذریعہ سے خُدا نے اپنے تخلیق کے کام کی تکمیل کا اعلان کیا۔[17]

اِس کے باوجود خُدا کے آرام کا مطلب یہ نہیں کہ خُدا نے سارے کام سے آرام کیا۔ یسوع مسیح نے اِس کی تصدیق کی جب وہ یوحنا 5 باب 17 آیت میں کہتا ہے "میرا باپ

---

[16] ڈیرک کڈنر، پیدائش، ایک تعارف اور کمنٹری (Downers Grove: Inter-Varsity Press, 1972) 53
'...literally "ceased"; from sabat, the root of "sabbath".' Cf. Franz Delitzsch, a New ---،
Commentary on Genesis, 2 vols. (Minneapolis: Klock & Klock, 1978), I, 108,109.

[17] اِس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ خُدا نے ساتویں دِن اپنے تخلیق کے کام کو مکمل کیا بلکہ یہ کہ چھٹے دِن کے آخر پر اُس نے اپنے تخلیق کے کام کو مکمل کیا۔ دیکھیے ایچ۔ سی۔ لیوپولڈ کی تفسیر دوسرا اوالیم۔ (Grand Rapids: Baker Book House, 1970), 102; Delitzsch, 106,107

اب تک کام کرتا ہے اور مَیں بھی کام کرتا ہوں۔" خُدا اپنی حاکمیت میں اب تک کام کر رہا ہے۔ ویصت منسٹر مختصر کیٹیکیزم خُدا کی حاکمیت کو یوں بیان کرتا ہے:

"خُدا کی پروردگاری کے کاموں سے مراد یہ ہے کہ وہ نہایت پاکیزگی، دانائی اور قدرت سے اپنی ساری مخلوقات اور اُن کے سب کاموں کی حفاظت اور اُن پر حکمرانی کرتا ہے۔"[18]

اپنی حاکمیت کے ذریعے سے وہ زندگی کے سارے عوامل پہ حکمرانی کرتا ہے۔ زندگی کا چکر خزِاں اور بہار، بونے اور کاٹنے، زندگی اور موت سے چلتا رہتا ہے۔ وہ اپنی حکمرانی سے زمین کے ذرّوں میں آتش گیر مادے کی تیاری، جانوروں کی پیدائش، رحم کے اندر بچے کی پیدائش کا عمل، اور اُس سارے عمل کی جس سے وہ موت کی طرف جاتا ہے ہدایت جاری کرتا ہے۔

اِس کے علاوہ خُدا اپنی حاکمیت میں انسان اور قوموں کے اقدامات کے لیے ہدایت جاری کرتا ہے۔ جب مسیح اپنی دوسری آمد میں ساری چیزوں کو کامل کرنے کے لیے دوبارہ آئے گا تو وہ ساری چیزوں کو کاملیت کے نقطے کی طرف لے کر جائے گا۔

خُدا نجات کے کام کو بھی جاری رکھے ہوئے ہے۔ ازل سے اُس نے نہ صرف انسان کی گراوٹ بلکہ اُس نے بلائے ہوؤں کی نجات کا بھی فیصلہ کیا۔ گرِاوٹ سے لے کر آج تک وہ نجات کے کام کی تکمیل کر رہا ہے۔[19] اُس نے اسرائیل کو مصر کی غلامی سے نکال کر انہیں نجات دی۔ اُس نے اپنی کلیسیا کو قائم کیا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر وہ انسان بن گیا اور زمین پر رہا تا کہ نجات کی تکمیل کرے۔ آج کے دن تک وہ مسلسل لوگوں کو اپنے پاس بُلا رہا

[18] ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکیزم: سوال 11

[19] آٹھوں باب میں خُدا کے تخلیقی کام اور اُس کے نجات کے کام کا موازنہ کریں گے۔

ہے اور اُن کی تقدیس کر رہا ہے۔ اِس کے باوجود ابھی تک خُدا نے اپنے سارے کام سے آرام نہیں کیا۔ بلکہ صرف تخلیق کے کام سے آرام کیا۔

جب کہ وہ اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہے تو آرام پر اِتنا زور کیوں دیا گیا ہے؟ جب خُدا نے تخلیق کے کام سے آرام کیا تو اُس نے اِس بات کا اعلان کیا کہ جو کچھ اُس کی منشا تھی اُس نے ٹھیک اُس کے مطابق اِس کو مکمل کر لیا۔ دوبارہ اِس کام کی کبھی ضرورت نہیں پڑے گی۔ یہ مکمل ہو گیا ہے۔ آسمان و زمین کا خالق ہوتے ہوئے وہ ہمیں اپنی عبادت کی دعوت دیتا ہے۔

دوم:، خُدا نے اپنی مخلوق میں اِس خوشی کا اظہار کرنے کے لیے آرام کیا۔ موسیٰ خروج 31باب 17 آیت میں اِس خیال کو آگے بڑھاتا ہے:"میرے اور اسرائیل کے درمیان یہ ہمیشہ کے لیے ایک نشان رہے گا اِس لیے کہ چھ دِن میں خُداوند نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور ساتویں دِن آرام کر کے تازہ دم ہوا۔"[20] کیسا دِلکش جملہ ہے۔ خُدا نے کام کو ختم کیا اور تازہ دم ہوا۔ کیا خُدا کو آرام کی ضرورت تھی کیونکہ وہ بہت تھک گیا تھا؟ جی نہیں! ہم جانتے ہیں کہ وہ اپنے تخلیق کے کام سے تھکا نہیں تھا۔ کیونکہ وہ قادرِ مطلق اور لا تبدیل ہے۔ وہ کل، آج بلکہ ابد تک یکساں ہے۔ جیسا کہ یسعیاہ 40باب 28 آیت میں کہتا ہے۔ "کیا تُو نہیں جانتا؟ کیا تُو نے نہیں سُنا کہ خُداوند خُدا ابدی و تمام زمین کا خالق تھکتا نہیں اور ماندہ نہیں ہوتا؟ اُس کی حکمت ادراک سے باہر ہے۔" یقیناً خُدا کو اِس لیے آرام کی

---

[20] لفظ "تازہ دم" بشر پیکری کی مثال ہے۔ جس میں خُدا اپنے کام یا کردار کی بصیرت دینے کے لیے ہمارے روزمرہ زندگی کے تجربہ سے مشابہت کرتا ہے۔ بے شک اُس کو جسمانی لحاظ سے تازہ دم ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم ذہنی اور جذباتی لحاظ سے تازہ دم ہونے میں مشابہت تلاش کرتے ہیں۔ دیکھیے, The Bible Student's Commentary, H. Gispen. Exodus, trans. by Ed vander Maas (Zondervan, Grand Rapids, 1982), pp. 290-291; James G Murphy, Commentary on the Book of Exodus (Klock and Klock, Minniapolis), pp. 341, 342.

ضرورت نہیں ہے کہ اُس کے تخلیقی کام نے اُسے تھکا دِیا تھا۔ ساتویں دِن تازہ دم ہونا اُس کے اپنے سارے کام کی خوبصورتی اور کاملیت کو دیکھ کر خوش ہونا تھا۔ چھٹے دِن کے آخر پہ خُدا نے اُس سب کچھ پر جسے اُس نے بنایا تھا نظر کی اور دیکھا کہ سب کچھ جو اُس نے بنایا تھا اچھا ہے (پیدائش 1 باب 31 آیت)۔ ساتویں دِن خُدا نے اپنے کام کا جائزہ لیا اور بہت خوش ہوا۔ اُس کا آرام خوشی کا آرام تھا۔ بالکل ایسے جیسے ہم کسی چیز کو بنا کر دو قدم پیچھے ہٹ کر دیکھتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے یہ بنایا یا تکمیل کی۔ خُدا نے پیچھے ہٹ کر خوشی سے اپنے کام کو دیکھا۔

سوئم: ساتویں دِن آرام کر کے خُدا نے اُس آرام کی تصویر کھینچی جو وہ انسان کو دینے کو تھا۔ اُس نے آدم اور اُس کی نسل کو زندگی پیش کی (ابدی آرام)۔ اگر آدم گناہ میں نہ گِرتا تو وہ موت کا مزہ چکھے بغیر آرام میں داخل ہوتا۔ خُدا نے ساتویں دِن آرام کر کے موعودہ آرام کی منظر کشی کی۔ اِس لیے اُس کا آرام ہمارے ابدی آرام کی تصویر تھی۔ اِس لیے خُدا ساتویں دِن کے اختتام کا بیان نہیں کرتا۔ پہلے چھ دِن شام اور صبح کے چکر سے اختتام پذیر ہوتے ہیں لیکن ساتویں دِن کے اختتام کا ذکر نہیں ہے۔ آدم اور حوا کے لیے ساتویں دِن کا اختتام سابقہ دِن کی طرح ہوا۔ تصویر میں اِس دِن کے بیان کو اُس ابدی آرام کی منظر کشی کرنے کے لیے کھلا چھوڑ دیا گیا ہے جو وہ اپنے لوگوں کو دے گا۔ گراوٹ کے بعد خُدا نے اپنے فضل سے انسان کے لئے آرام کی پیشکش کو ختم نہیں کر دیا۔ بلکہ خُدا نے زندگی کے وعدے کی تجدید کی۔ لیکن آدم کی فرمانبرداری سے نہیں بلکہ نجات دہندہ کے وسیلے سے۔ خُدا کے ازلی مقصد کے تحت آرام کا دِن ہفتہ وار عہد بن گیا اور گناہ گار کے لیے یاد دہانی کا دِن بن گیا کہ خُدا نجات اور آرام مہیا کرے گا۔ خُدا کا آرام ابدی آرام کا وعدہ ہے اِس حقیقت کی تصویر عبرانیوں 4 باب 1 تا 10 آیت میں ملتی ہے جہاں مصنف خُدا کے ساتویں دِن کے آرام کو

ابدی آرام کے ساتھ جوڑتا ہے جو اُس نے اپنے لوگوں کے لیے تیار کیا ہے۔ عبرانیوں چوتھا باب ہمیں بتاتا ہے خُدا کا آرام کرنا اُس ابدی آرام کی شبیہ ہے جس کی وہ ایمان داروں کے لیے تکمیل اور تشکیل کرنے کو تھا۔[21]

اگرچہ آرام کر کے خُدا نے اپنی تخلیقی سرگرمیوں کے اختتام کا اعلان کیا۔ وہ اپنے کام کی تکمیل سے خوش بھی ہوا اور اُس نے ہمیں ابدی آرام کی تصویر بھی دی جو اُس کے لوگوں کی ملکیت ہے۔ آرام کر کے اُس نے ہمیں مثال دی اور ہمیں یاد دِلایا کہ وہ قادر مطلق خالق ہے جس نے اپنے کام کو مکمل کیا اور اِس کو سنبھالنے کا اختیار اور قدرت بھی اُسی کے پاس ہے۔ جب ہم تخلیق کی خوبصورتی اور نجات کی شاندار پیشکش میں اُس کی بھلائی اور فضل پر غور کرتے ہیں تو وہ ہمیں اُس میں اپنا آرام تلاش کرنے کے لیے بُلاتا ہے۔ وہ اپنے ابدی آرام میں داخل کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔ سبت کے آرام میں ہمیں یاد دہانی کروائی جاتی ہے کہ خُدا کے تخلیق اور نجات کے کام مکمل ہو چکے ہیں۔[22] ہم اُس کے کام کی بڑی خوبصورتی پر غور کرتے ہیں اور اُس کی رفاقت سے تازہ دم ہوتے ہیں۔ اور ہم اُس کے ساتھ ابدی زندگی کی توقع کرتے ہیں۔

مُبارک اور مُقدس دِن

ہمیں اپنے آرام کا نمونہ دینے کے علاوہ اُس نے اِس دِن کو برکت دی اور مُقدس ٹھہرایا۔ ''اور خُدا نے ساتویں دِن کو برکت دی اور اُسے مُقدس ٹھہرایا کیونکہ اُس میں خُدا ساری کائنات سے جِسے اُس نے پیدا کیا فارغ ہوا''(پیدائش 2 باب 3 آیت)۔ اِس دِن کو برکت

---

[21] دیکھئے باب 5۔

[22] . Murray, p. 32.

دینے اور مُقدس ٹھہرانے کے اِس دوہرے عمل میں خُدا نے چھ دِنوں کے کام اور اُس کے بعد ساتویں دِن کے آرام سے نمونہ پیش کیا۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ خُدا نے ابدی آرام کو برکت دی نہ کہ ساتویں دِن کو۔ اس کے باوجود چوتھے حکم میں خُدا ہم پر یہ ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ ہم ساتویں دِن کو سبت کی برکات کے ساتھ مُقدس جانیں۔ اس سبب سے خُدا نے سبت کے دن کو برکت بخشی اور اُسے مُقدس ٹھہرایا۔ جان مرے لکھتا ہے:

"اگر یہ خروج 20 باب 11 آیت کی بابت درست ہے تو پیدائش 2 باب 3 آیت کے ساتھ مماثلت ہمیں اس نتیجہ پر لے جاتی ہے کہ اس آیت کا حوالہ اِس سبب سے ہے کہ خُدا نے ہفتہ کے ساتویں دِن کو کیوں برکت دی اور مُقدس ٹھہرایا۔ خُدا کا ساتویں دن آرام کرنا تخلیقی عمل کا اُتم درجہ اور اُس کے ظاہری کاموں کے ماورائی دائرہ کا مظہر ہے۔

خُدا کا کام کرنے کا طریقہ ایک نمونہ ہے جس کی بنیاد پر انسان کے کام کی ترتیب دی گئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پیدائش 2 باب 3 آیت میں انسانی ہفتہ میں ساتویں دِن کی برکات کی طرف اشارہ ہے۔ اور جب ہم مزید باریکی سے اِس کا موازنہ خروج 20 باب 11 آیت کے ساتھ کرتے ہیں تو اِس نظریے کے حق میں مضبوط گمان ہوتا ہے کہ اِس کی مراد سبت کے دِن سے ہے اور سبت انسان کے لیے بنایا گیا"[23]

اِس کے علاوہ جیسا کہ ہم نے پچھلے باب میں دیکھا کہ خُدا کا ساتویں دِن کو مُقدس ٹھہرانا ہی یسعیاہ 58 باب 13 آیت میں اِس دِن کو مُقدس کہنے کی بنیاد ہے۔ لہٰذا خُدا کے برکت دینے اور مُقدس ٹھہرانے کے کاموں کا اطلاق ہمارے ہفتہ وار عرصہ تکمیل پر ہوتا ہے۔ اِس دِن کو برکت دے کر خُدا نے ایک خاص مقصد کا تعین کیا اور خلق ہونے والی

---

[23] Murray, p. 32.

چیزوں کو اِس مقصد کو پورا کرنے کی صلاحیت بھی عطا کی۔ مثال کے طور پر جب خُدا نے پیدائش 1 باب 22 آیت میں جانوروں کو برکت دی تو اُس نے اُن کے لیے ایک مقصد رکھا کہ وہ بڑھیں اور زمین کو معمور کریں۔ اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اُن کو خواہش اور صلاحیت سے بھی نوازہ۔ اِسی طرح اُس نے پیدائش 1 باب 28 آیت میں انسان کو برکت دی اور ایک مقصد دیا کہ وہ بڑھیں اور زمین کو معمور و محکوم کریں۔ اِس برکت کے ذریعے سے خُدا نے انسان کو اِس مقصد کی تکمیل کے لیے خواہش اور صلاحیت بھی دی۔

اِسی طرح سے خُدا نے ساتویں دِن کو برکت دی اور اِس کو ایک مقصد دِیا۔ اِس مقصد کو پورا کرنے کے لیے اِس دِن کو وسیلہء آرام بخشا۔ آرام میں داخل ہونے کے لیے اُس نے ساتویں دِن کو مقرر کیا تاکہ اُس کے آرام کی تعظیم کے لیے ہفتہ وار نمونہ بنے۔

اِس کے علاوہ جو اُس کے آرام کے نمونے کی پیروی کریں گے اُن کے ساتھ وہ برکت کا وعدہ کرتا ہے۔ پس اِس دِن کو برکت دینے سے اُس نے اِس دِن کو انسان کے لیے برکت کا باعث بنایا۔ یقیناً مسیح کے ذہن میں یہی بات تھی جب اُس نے کہا "سبت آدمی کے لیے بنا ہے نہ آدمی سبت کے لیے" (مرقس 2 باب 27 آیت)۔[24]

جب ہم یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اِس دِن کو پاک ٹھہرانے سے اُس کا کیا مطلب ہے تو اِس دِن کو برکت دینے کا خُدا کا مقصد واضح ہو جاتا ہے۔ ہم نے غور کیا جب خُدا کسی چیز کو پاک ٹھہراتا ہے تو اِس کو اِس کے عام استعمال سے الگ کر دیتا ہے اور اِس کو عبادت اور خدمت کے کاموں کے لیے مخصوص کر دیتا ہے۔ ہم یاد ہونا چاہئے کہ جس طرح خُدا نے کچھ چیزوں کو خاص استعمال یعنی عبادت اور خدمت کے لیے الگ کیا اُسی طرح اُس نے ساتویں دِن کو اپنی

[24] دیکھیے باب 5۔

عبادت اور خدمت کے لیے الگ کر دیا۔[25] اِس سے کوئی اِنکار نہیں کہ باقی چھ دِن بھی پاک ہیں اور اُن کا استعمال بھی خُدا کے جلال کے لیے ہونا چاہئے۔ کیونکہ ایک مسیحی کی زندگی کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی کے ہر پہلو سے خُدا کو جلال دے۔ ہر کام جو وہ کرتا ہے خُدا کی پاک خدمت کے لیے ہونا چاہئے۔ اِس کے باوجود خُدا نے ساتویں دِن کو خاص کاموں کے لیے پاک ٹھہرایا ہے۔

اِس دِن کو برکت دینے اور مُقدس ٹھہرانے کے ذریعے سے خُدا نے آدم اور حوّا سے کہا اور اپنے کلام کے وسیلہ سے ہمیں کہا کہ سبت کو پاک مانیں۔ جس کو خُدا نے پاک ٹھہرایا ہے ہمیں بھی اُس کو پاک ماننا ہے۔ ہم یہ نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں کہ سات دِنوں میں ایک دِن کو پاک ماننا دائمی اخلاقی آئین ہے جس کی بنیاد تخلیقی ترتیب پر ہے۔

ساتواں دِن

پیدائش 2 باب 2 تا 3 آیت دائمی تخلیقی آئین ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ ساتویں دِن کو ماننا فرض ہے۔ مسئلہ تب پیدا ہوتا ہے جب ہم اِس بات کو سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں کہ اخلاقی قوانین میں بعض مثبت (عارضی) عناصر ہیں جن کو تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ بعض پیورٹین نے اِن کو اخلاقی مثبت قوانین کہا۔ اخلاقی مثبت قانون سادہ مثبت قانون سے اِس لحاظ سے فرق ہے کہ یہ خاص عناصر کو اخلاقی قانون سے جوڑتا ہے تاکہ قانون پر عمل درآمد کے لیے مزید ہدایات دی جاسکیں۔ مثبت قانون کے اخلاقی قانون کے ساتھ منسلک ہونے کی ایک مثال ہم نسبتی قانون ہے (اُن رشتوں کے بارے جو آپس میں شادیاں کرسکتے ہیں)۔ شادی کا اخلاقی

[25] James T. Dennison, Jr. *The Market day of the Soul* (New York: University Press of America, 1983) pp. 78,79; Francis White, Treatise of the Sabbath Day, pp. 28-33. See also John Owen, *An Exposition of Hebrews* (Marshallton, Delaware: The National Foundation for Christian Education, 7 Vol. 4, 1969) pp. 327-332, 354-357.

قانون جو تخلیقی ترتیب میں دیا گیا اور ساتویں حکم میں لکھا گیا وہ مستقل اور یک زوجیت کا قانون ہے۔ یہ قانون یہ بیان نہیں کرتا کہ ایک شخص کا بہن سے شادی کرنا فطری طور پر گناہ ہے۔ لہٰذہ قائن اور سیت کو اپنی بہنوں سے اور ابرہام کو اپنی سوتیلی بہن سے شادی کرنے کی اجازت تھی۔ اِس کے بعد موسوی شریعت میں خُدا نے اپنی بہن سے شادی کرنے سے منع کر دیا۔ ایسی ممانعت نئے عہد نامے میں بھی جاری ہے۔[26] اخلاقی قانون یک زوجیت کا مطالبہ کرتا ہے۔ اخلاقی مثبت قانون بتاتا ہے کہ کس سے شادی کرنی چاہئے۔ پہلا قانون بدل نہیں سکتا جب کہ دوسرا بدل گیا۔ یہ تبدیلی کہ کون کس سے شادی کر سکتا ہے یک زوجیت کی اخلاقی ذمہ داری سے پیچھے نہیں ہٹتی۔ سبت کے معاملے میں اخلاقی مطالبہ یہ ہے کہ باقاعدگی سے اِس وقت کو خُدا کی عبادت کے لیے مختص کیا جائے۔ ایک دِن یا وقت کا تعین کرنا مثبت اخلاقی قانون ہے۔ موخر الذکر کی تبدیلی سے پہلے کے کردار پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس لیے خُدا تبدیل کر سکتا ہے اور بے شک اُس نے دِن کو تبدیل کیا[27]۔ ویسٹ منسٹر اقرار الایمان اِس طرف اشارہ کرتا ہے جب وہ سبت کو مثبت اخلاقی قانون اور دائمی حکم کہتا ہے:

"فطرت کی تجلی ظاہر کرتی ہے کہ خُدا موجود ہے جو سب پر اختیار اور حاکمیت رکھتا ہے۔ وہ بھلا ہے اور سب سے بھلائی کرتا ہے۔ اِس لیے اپنے پُورے دِل، پُوری جان اور پُوری طاقت سے اُس کا خوف ماننا، اُس سے محبت رکھنا، اُس کی ستائش کرنی، اُسے پکارنا اور اُس کی خدمت کرنی چاہئے۔ لیکن لائق طور سے سچے خُدا کی عبادت کرنا اُس نے خوُد مقرر کیا ہے۔ جو اُس کی منکشف مرضی تک محدود ہے تاکہ انسان کے تخیلات اور ایجادات یا شیطان کی تجاویز کے مطابق کسی بھی مرئی اظہار یا پھر کسی بھی ایسے طریقے سے جو کلام مُقدس میں مقرر نہ ہو اُس

---

[26] ویسٹ منسٹر اقرار الایمان 24.4۔

[27] دیکھیے ابواب 7 اور 8۔

کی عبادت نہ کی جائے۔۔۔ جیسا کہ یہ فطرت کا قانون ہے کہ معمولاً واجب اور موزوں وقت خُدا کی عبادت کے لیے مخصوص کرنا چاہیے۔ اُس کے کلام میں مثبت، اخلاقی اور دائمی حکم اِسی طور سے ہے۔ جو تمام انسانوں کو تمام ادوار میں اِس کا پابند کرتا ہے۔ خُدا نے سات دِنوں میں سے خاص کر سبت کے لیے ایک دِن مقرر کیا ہے۔ جو دُنیا کی ابتدا سے مسیح کے جی اُٹھنے تک ہفتہ کا آخری دِن تھا۔ اور یہ مسیح کے جی اُٹھنے کے بعد ہفتے کے پہلے دِن میں تبدیل ہو گیا۔ جسے خُداوند کے کلام میں "خُداوند کا دِن" کہا گیا ہے۔ اور دُنیا کے آخر تک یہی سبت کے طور پر برقرار رہے گا"[28]

سبت کے حکم نے سات میں سے ایک پورے دِن کے مثبت دستور کو جاری رکھا جو کہ تخلیق کے وقت سے ساتواں دن تھا۔ لیکن قانون کے اصلی اخلاقی کردار پر اثر انداز ہوئے بغیر دِن بدل سکتا ہے۔ ہمیں سبت کو عارضی اخلاقی دستور نہیں سوچنا چاہیے کہ وہ موسوی عہد کے ساتھ ختم ہونے کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ ڈبنی کہتا ہے:

"رسمی شریعت کے عارضی ہونے کی وجہ یہ تھی کہ اِس کی ضرورت عارضی تھی۔ یہ منسوخ ہو گئی کیونکہ آگے کو اِس کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن سبت کی عملی ضرورت ہر دور میں یکساں ہے۔ جب یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ یہ دِن دُنیا میں عملی مذہب کی بنیاد ہے اور اِس کی صحیح تعمیل تقویٰ اور حقیقی عبادت کے ساتھ ہے۔ اور جہاں کہیں سبت نہیں ہے وہاں مسیحیت نہیں ہے۔ تو یہ سوچ درست نہیں کہ خُدا نے سبت کے دستور کو عارضی بنایا ہے۔ سبت کی ضرورت ختم نہیں ہوئی۔ اِس لیے یہ منسوخ نہیں ہے۔ اِس کی ضرورت کی بدولت یہ اپنی ماہیت میں یہ اخلاقی قانون ابدی طور پر قائم ہے۔ اِس طرح کے تمام قوانین خُدا کے کردار کی طرح لاتبدیل ہیں۔ محض مثبت اور رسمی قوانین کے برعکس جن کا اختیار اُس وقت

---

[28] ویسٹ منسٹر اقرارالایمان 7-21.1۔

ختم ہو جاتا ہے جب خُدا منسوخ کرنے کا مناسب وقت سمجھتا ہے۔ اخلاقی اصولوں کو کبھی منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ منسوخ کرنے کا مقصد ناقابلِ تبدیلی میں تبدیلی اور خُدا کے کردار میں انحطاط کا اطلاق ہو گا۔[29]"

اِس نقطہ پر دوسرے لوگ اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ خُدا نے آدم اور حوّا کو یہ حکم نہیں دیا تھا کہ وہ سبت کو پاک مانیں۔ مَیں پھر سے شادی والے قانون کا حوالہ دوں گا پیدائش 2 باب 22 تا 25 آیت۔ جب خُدا حوّا کو آدم کے پاس لے کر آیا تو اُس نے نکاح قائم کیا۔ اگرچہ خُدا نے بطورِ خاص نکاح کا حکم نہیں دیا پھر بھی ہم سمجھتے ہیں کہ اِس عمل کے ذریعے سے خُدا نے نکاح کو قائم کیا۔ مسیح نے اِس تفسیر کو متی 19 باب 4 تا 6 آیت میں ثابت کیا۔ "کیا تم نے نہیں پڑھا کہ جس نے انہیں بنایا اُس نے ابتدا ہی سے انہیں مرد اور عورت بنا کر کہا کہ اِس سبب سے مرد باپ سے اور ماں سے جُدا ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ رہے گا اور وہ دونوں ایک جسم ہوں گے۔ پس وہ دو نہیں بلکہ ایک جسم ہیں۔ اِس لیے جسے خُدا نے جوڑا ہے اُسے آدمی جُدا نہ کرے۔"

سبت کا قانون بھی شادی کے قانون کی طرح اِس حکم کا اطلاق کرتا ہے۔ ابھی بھی کئی لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ موسیٰ سے پہلے سبت کو ہفتہ وار ماننے کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ جانؔ مرے اِس اعتراض کا بخوبی جواب دیتا ہے جب وہ لکھتا ہے کہ:

"پیدائش ابھی تک خاموش نہیں ہے۔ پیدائش 2 باب 2 تا 3 آیت اِس بات کو ثابت کرتی ہے کہ سبت تخلیقی قانون ہے اور اسی طرح آدم اور اِس کے ہمعصر لوگوں نے اِس کو جانا۔ پیدائش 2 باب 2 تا 3 آیت کے بعد پیدا ہونے والی خاموشی بزرگانہ دور میں اِس

[29] Robert L. Dabney, *Lectures in Systematic Theology* (Grand Rapids: Zondervan, 1972) pp. 379, 380.

ادارے کے ختم ہونے کے بارے میں کچھ بھی ثابت نہیں کرتی۔ نہ ہی یہ ثابت کرتی ہے کہ بزرگانہ دور میں اِس قانون سے غفلت برتی گئی۔ لیکن اگر ہم یہ فرض کر لیں کہ اِس قانون کی یاد ختم ہو گئی اور بزرگ سبت کو ہفتہ وار نہیں مانتے تھے، تو بھی تخلیقی قانون سے اِس خلا کو ثابت کرنا اِتنا مشکل نہیں ہے جتنا کہ پیدائش 2 باب 24 آیت سے یک زوجیت کے قانون کو۔ خاموشی پہ بہت زیادہ بنیاد رکھنا بے ثباتی کے مترادف ہے۔ کیونکہ خاموشی صرف غفلت کی نشان دہی کرتی ہے تخلیقی قانون کو ختم نہیں کرتی اور نہ ہی یہ اِس کی پابندی کی ذمہ داری کو ختم کرتی ہے۔[30]"

پھر بھی ہمیں قیاس آرائیوں پر نہیں رہنا چاہئے۔ اِس بات کے بہت سے اشارے ہیں کہ سبت بزرگانی دِین کا ایک قانون تھا۔ بہت سی شہادتیں جان اوؔون اور آر۔ ایل ڈیبنی نے بیان کی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ سات کا عدد بزرگوں، اسرائیل اور غیر اقوام میں مُقدس اور علامتی عدد رہا ہے۔[31] "سات" کی علامتی اہمیت بتانے کے لیے کوئی فطری واقعہ موجود نہیں ہے بلکہ تمام بائبل میں یہ عدد کاملیت اور تقدس کی علامت ہے[32]۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ غیر اقوام میں ساتویں دِن کے مُقدس ہونے کی یادگار تھی۔ ڈیبنی سکندریہ کے کلیمنٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہتا ہے:

"کہ ساتواں دِن نہ صرف عبرانیوں کے لیے مُقدس ہے بلکہ غیر اقوام بھی اِس کو مانتی ہیں۔ جن کے مطابق جانداروں اور سبزیوں کی تمام کائنات رواں دواں ہے۔۔۔"

---

[30] Murray, 34, 35.

[31] . Robert L. Dabney, *Discussions: Evangelical and Theological* (London: The Banner of Truth Trust, 1967) 502, 503; John Owen, *Hebrews I*, 304-310.

[32] . J.D. Davis, Davis, *Dictionary of the Bible* (Grand Rapids: Baker Book House, 1957) 546; J.D. Douglas, *The New Bible Dictionary* (Grand Rapids: Eerdmans, 1962) 898.

ہومر گاتا ہے: ”پھر ساتواں دِن ہوا، مُقدس دِن، پھر ساتواں مُقدس تھا۔۔۔ ساتویں صبح نزدیک تھی اور اِس کے ساتھ ہی تمام سلسلہ مکمل ہو گیا۔“ کلیمنٹ ایک شاعر کالی ماشوُ کا بھی حوالہ دیتا ہے: ”اب یہ سبت تھا اور اِس کے ساتھ ہی سب کچھ مکمل ہو گیا۔ ساتواں دِن خوش نصیب دِنوں میں سے ہے۔ ہاں! سبت کا دِن والدین کا دِن ہے۔“[33]

اگر یہ تخلیق کے ساتویں دِن کی تقدیس سے نہیں تھا تو پھر یہ عجیب خیال کس طرح اِس عدد کے ساتھ جُڑ گیا؟ اِس کے علاوہ پیدائش 4 باب 3 آیت جب کہتی ہے کہ چند روز کے بعد یوں ہوا کہ قائن اور ہابل اپنے ہدیے لائے تو یہ آیت ممکنہ طور پر سبت کی عبادت کا حوالہ دیتی ہے۔ ”چند دِنوں کے بعد“ یہ غالباً ساتواں دن ہی ہے جو کہ ہفتہ کا اختتام اور سبت کا دِن ہے۔ اُنہوں نے اپنی قربانیاں خُداوند کے حضور پیش کیں۔

خروج سولہویں باب میں ہم دیکھتے ہیں کہ خُدا کے دس احکام دینے سے پہلے اسرائیل سبت کی ذمہ داریوں سے واقف تھے۔ جب خُدا نے بیابان میں من برسایا تو سبت کے روز اُن کو کچھ نہ مِلا۔ بلکہ خُدا نے مافوق الفطرت طریقہ سے چھٹے دِن جمع کیے ہوئے من کو محفوظ رکھا۔ من کو ہر روز جمع کیا جاتا اور رات تک نہیں رکھا جاتا تھا۔ سبت سے ایک دِن پہلے اُنہیں دُگنا من جمع کرنا ہوتا تھا اور خُدا نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اُسے محفوظ رکھے گا تاکہ وہ سبت کے دِن استعمال کیا جا سکے (22 تا 30 آیت)۔ جب اِس کی بابت سوال کیا گیا تو خُدا نے کہا ”دیکھو چونکہ خُداوند نے تُم کو سبت کا دِن دیا ہے اِسی لیے وہ تم کو چھٹے دِن دو دِن کا کھانا دیتا ہے ۔ سو تم اپنی اپنی جگہ رہو اور ساتویں دِن کوئی اپنی جگہ سے باہر نہ جائے“ (خروج 16 باب 29 آیت)۔ یہ جواب اشارہ کرتا ہے کہ وہ سبت سے واقف تھے۔ سبت کو ماننے سے متعلق خُدا کے لوگ پہلے سے واقف تھے اِس کا مزید اندازہ اُس اُسلوب سے لگایا جا سکتا ہے جو خُدا

[33] . Dabney, Discussions, 506.

چوتھے حکم میں استعمال کرتا ہے۔ خُدا نے لوگوں سے کہا کہ تم یاد کر کے سبت کا دِن پاک ماننا۔ اُن کو اُس بات کو یاد رکھنے کو کہا جا رہا ہے جس کو پہلے ہی جانتے تھے۔[34] اِس کے علاوہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ چوتھے حکم کی بنیاد تخلیق کی ترتیب پر ہے۔

"کیونکہ خُداوند نے چھ دِن میں آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے وہ سب بنایا اور ساتویں دِن آرام کیا۔ اِس لیے خُداوند نے سبت کے دِن کو برکت دی۔ اور اُسے مُقدس ٹھہرایا" (خروج 20 باب 11 آیت)۔

پس ہم نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ سبت کو ماننے کا خیال اخلاقی شریعت ہے۔ جس کی بنیاد خُدا کی تخلیقی ترتیب پر ہے۔ مخلوق ہونے کے ناطے سے اِس کو ماننا انسان پر فرض ہے۔ چونکہ خُدا اپنے میں شادمان ہوتا ہے انسان کو بھی اُس میں شادمان ہونا اور اُس کی عبادت کرنا ہے۔ چارلس ہاج یوں کہتا ہے:

"لہٰذہ اِس کی نوعیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حکم نہ مثبت ہے نہ منفی بلکہ اخلاقی ہے۔ اور اِس کو ماننے کے لحاظ سے یہ اصل اور آفاقی ہے۔ کوئی انسان یہ فرض نہیں کر سکتا کہ اِن احکام کا کہ "تُو خون نہ کرنا اور تُو چوری نہ کرنا" موسیٰ نے پہلے اعلان کیا اور پھر پرانا نظم و نسق ختم ہونے پر منسوخ ہو گئے۔ اخلاقی قانون وہ ہے جو اپنی نوعیت میں مستقل طور پر نافذ ہے۔ یہ اُس ذمہ داری کا اظہار کرتا ہے جو خُدا اور انسان کے ساتھ مستقل تعلق سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ نافذ ہے چاہے رسمی طور پر اِس کا نفاذ کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ چوتھے حکم میں مثبت عنصر ہے۔ یہ مثبت ہے کہ ہمارے وقت کا ساتواں حصہ خُدا اور عوام کی خدمت کے لیے مخصوص ہے۔ چھٹا یا آٹھواں نہیں۔ یہ مثبت ہے کہ کسی اور دِن کی بجائے ساتویں کو اِس طرح الگ کر دیا جائے۔ لیکن یہ اخلاقی ہے کیونکہ ایک دِن ایسا ہونا چاہیئے جو

---

[34] دیکھیے باب 3۔

آرام کا دِن ہو اور دنیوی کاموں سے چھٹکارہ ہو۔ یہ اخلاقی ذمہ داری ہے کیونکہ خُدا اور اُس کے عظیم کام کو یاد رکھا جائے۔ یہ اخلاقی فرض ہے کہ لوگ مذہبی ہدایت کے لیے جمع ہوں اور خُدا کی عبادت میں متحد ہوں۔ یہ موسیٰ کے وقت سے پہلے ایک ذمہ داری تھی اور عائد رہی۔ چوتھے حکم نے یہ کیا کہ اِس فطری اور عالم گیر ذمہ داری کو حتمی بنا دیا۔"[35]

یہ جان لینے کے بعد کہ سبت تخلیقی ترتیب اور حکم ہے، اگلے باب میں ہم چوتھے حکم کے مقصد پر غور کریں گے۔

[35] Charles Hodge, Systematic Theology, 3 vols. (Grand Rapids: Eerdmans, 1975), III, pp. 323, 324.

باب 3

روح کے بازار کا دِن

خروج 20 باب 9 تا 11 آیت

جِس سیر گاہ میں ہم خُدا سے ملے اُس کے استعارے کو استعمال کرتے ہوئے ہم نے سبت کے استعمال پر غور کیا۔ سبت کی ایک اور تصویر جو پیور ٹین میں کافی مقبول تھی وہ تھی "روح کی منڈی کا دِن"۔

پیور ٹین (راسخ العقیدہ مسیحی) کے دور میں انگلستان میں بازار کا دِن ہفتہ کا سب سے زیادہ کاروباری اور معاشرتی دِن تھا۔ آس پاس کے سارے علاقہ کے کسان، کاریگر، سوداگر اور گھریلو خواتین اِس دِن خرید و فروخت کے لیے یہاں آتے۔ جو اِس بات پر یقین رکھتے تھے کہ خُدا نے "خُداوند کے دِن" کو خاص طور پر خُدا کے ساتھ رفاقت اور اُس کی خدمت کے لیے مخصوص کیا ہے۔ پیور ٹین سبت کو روح کے بازار کا دِن کہتے تھے۔[36] اِس نقطہ تک ہم نے یہ واضح کرنے کی کوشش کی کہ سبت کو ماننا شرعی بندھن کی بجائے جلالی استحقاق ہے جِس کے

[36] James T. Dennison, Jr., *The Market day of The Soul: The Puritan Doctrine of the Sabbath in England 1532-1700* (New York: University Press of America, 1983) is an excellent study on the Puritan Sabbath.

ساتھ شاندار وعدے جُڑے ہوئے ہیں۔ اِس کے علاوہ ہم نے پچھلے باب میں دیکھا کہ سبت سب انسانوں کے لیے ہر جگہ دائمی پابندی اور اخلاقی ذمہ داری کے طور پر مقرر کیا۔

سبت کو یاد کرنا

اِن باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے سبت کو ماننے کی پابندی کے لئے ہمیں چوتھے حکم کے کردار کی تحقیق کی ضرورت ہے۔[37] چوتھا حکم سبت کی بنیاد تخلیقی ترتیب پر رکھتے ہوئے اِس دِن کی تشکیل کے لیے قانون سازی کرتا ہے۔ جس طرح ساتواں حکم شادی کی ترتیب کے کام کی تشکیل کرتا ہے اور آٹھوں حکم تخلیق کے کام کی ترتیب کی تشکیل کرتا ہے۔

سبت کو روح کے بازار کے دِن کے طور پر پیش کر کے پیورٹین ہمیں یہ یاد دِلاتے ہیں کہ خُدا نے دوسرے دِنوں سے ہٹ کر یہ دِن ہمیں دیا ہے تاکہ ہم اِس میں روحانی کاروبار کریں۔ چوتھے حکم کا مقصد ہمیں ہمارے روزمرہ کے معاملات سے آزاد کرنا ہے تاکہ ہم روح کے بازار کے دِن اُس کے ساتھ کاروبار کر سکیں۔

چوتھا حکم سبت کے مقصد کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ "یاد کر کے تُو سبت کا دِن پاک ماننا۔ لفظ "یاد کر کے" کی دوہری اہمیت ہے۔ سب سے پہلے خُدا کہہ رہا ہے کہ اِسے بھول نہ جانا یا اِس سے غفلت نہ برتنا۔ پرانے عہد نامے میں اکثر مصنفین نے یہ لفظ اِسی طور سے استعمال کیا ہے۔ مثال کے طور پر خروج 13 باب 3 آیت میں موسیٰ لوگوں کو یاد دِلاتا ہے کہ وہ اپنی نجات کے تاریخی کام کو بھول نہ جائیں: "اور موسیٰ نے لوگوں سے کہا کہ تم اِس دِن کو یاد رکھنا جس میں تم مصر سے جو غلامی کا گھر ہے نکلے کیونکہ خُداوند اپنے زورِ بازو سے تم کو وہاں سے نکال لایا۔ اِس میں خمیری روٹی نہ کھائی جائے۔" مسیح عشاء ربانی کے موقع پر اِسی طرح کی

---

[37] اگلے باب میں ہم اِسرائیل کے ساتھ خُدا کے عہد میں سبت کے بے مثال کردار پر غور کریں گے۔

اصطلاح ”یاد گاری“ استعمال کرتا ہے ۔ ”میری یاد گاری میں یہی کیا کرو۔“ (لوقا 22 باب 19 آیت)۔

سبت کو یاد رکھنے کا اعلان ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ سبت بطورِ دستور پہلے ہی قائم ہو چکا تھا۔ تخلیق کے وقت ہی اُس نے اِس دِن کو پاک ٹھہرایا اور چوتھے حکم میں اُس نے ہمیں تلقین کی کہ ہم اِس حقیقت کو بھول نہ جائیں۔ تاہم بائبل میں ”یاد کر کے“ کی اصطلاح کا مطلب بھول نہ جانے سے آگے ہے۔ اِس کا مطلب مشاہدہ کرنا اور منانا بھی ہے۔

جب پُوچھا جاتا ہے کہ کیا آپ کو سالگرہ یاد ہے؟ تو سوال کا مطلب صرف کسی تاریخ کی بابت نہیں بلکہ اُس خاص کام کی بابت ہے جو اُس دِن کو منانے کے لیے آپ نے اُس دِن کیا۔ ہم خاص دِنوں کو تحائف دے کر، رات کے کھانے کے لیے باہر جا کر یا پارٹی وغیرہ کر کے یاد گار بناتے ہیں۔ جب خُدا ہمیں کہتا ہے کہ سبت کے دِن کو یاد رکھنا تو وہ حکم دے رہا ہے کہ اِس کو منانے کے لیے خاص طریقہ اختیار کرو۔

خروج 12 باب 14 آیت میں ”یاد کر کے“ میں یہ خیال پیش کیا گیا ہے۔ اَب یہ دِن (فسح کے دِن کی طرف اشارہ ہے) آپ کے لیے یاد گاری کا دِن ہو گا۔ اسم ”یاد گاری“ اُسی جڑ سے نکلا ہے جِس سے فعل ”یاد رکھنا“ ماخوذ ہے۔ یہ کس طرح یاد گار ہے؟ تم اِسے نسل در نسل خُداوند کی عید کے طور پر منانا (خروج 13 باب 3 آیت)۔ انسان سبت کو خُدا کے ضابطے کے طور پر مان کر یاد کر سکتا ہے۔ یہ اِس وجہ سے ہے جب موسیٰ چالیس سال بعد دس احکام کو دہراتا ہے تو وہ ”یاد کر کے“ کی بجائے ”غور کر کے“ کا لفظ استعمال کرتا ہے (اردو ترجمہ میں یاد کر کے ہی استعمال ہوا ہے۔ مترجم کی توضیح)۔ سبت کے دِن کو پاک ماننے کے لیے اِس پر غور کرنا (استثنا 5 باب 12 تا 15 آیت)۔

جب کوئی شخص "یاد کر کے" کی اہمیت کو درست طور سے سمجھ جاتا ہے تو وہ اِس بات کو سمجھ جاتا ہے کہ یہ سُست ہو کر پڑے رہنے کا دِن نہیں ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ چوتھے حکم کا مقصد صرف اسرائیل کا بدنی آرام تھا۔ جیسا کہ خُدا کا آرام کسی سرگرمی کا نہ ہونا نہیں ہے اور نہ ہی چوتھے حکم کا یہ مطلب ہے بلکہ اِس کا مطلب مُقدس یادگاری ہے۔ احبار 23 باب 2 اور 3 آیت کے مطابق سبت میں اجتماعی عبادت شامل ہے۔

"بنی اسرائیل سے کہہ کہ خُداوند کی عیدیں جن کا تم کو مُقدس مجمع کے لیے اعلان دینا ہو گا میری وہ عیدیں یہ ہیں۔ چھ دِن کام کاج کیا جائے پر ساتواں دِن خاص آرام کا اور مُقدس مجمع کا دِن ہے۔ اُس روز کسی طرح کا کام نہ کرنا۔ وہ تمہاری سب سکونت گاہوں میں خُداوند کا سبت ہے۔"

مُقدس مجمع اجتماعی عبادت کا وقت تھا۔ اس لیے کم از کم سبت کا حصہ جس کو آرام کہا گیا ہے اُس کا مطلب اجتماعی عبادات میں شامل ہونا ہے۔ اِس لیے اصطلاع "یاد کر کے" یہ سکھاتی ہے کہ سبت مُقدس انجام دہی کا دِن ہے "روحوں کے بازار کا دِن"۔ ہم سبت کو یاد کر کے اِس کو مُقدس جان سکتے ہیں۔

خُدا کے لیے خاص دِن

خُدا نے اِس تاکید کی بنیاد ایک خاص دعویٰ پر رکھی ہے جو اُس نے اِس دِن کیا ہے۔ "چھ دِن تو محنت کرنا اور اپنا سارا کام کاج کرنا لیکن ساتواں دِن خدوند تیرے خُدا کا ہے" خُدا سبت پر خاص ملکیت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ دِن کا مالک ہے اور ہمیں یہ بتا کر کہ ہمیں کس طرح اس کو استعمال کرنا چاہئے اِس پر مہر کرتا ہے۔

جیسا کہ پچھلے باب میں بیان کیا گیا ہے کہ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم باقی ساری زندگی خُدا کے حضور گزارنے کے پابند نہیں ہیں۔ سب کچھ خُدا کا ہے اور جو کچھ ہم کرتے ہیں

ضرور ہے کہ اُس سے خُدا کو جلال ملے۔ اِس کے باوجود خُدا اِس دِن کو خاص دِن قرار دیتا ہے اور اِس دِن پر دعویٰ کرتا ہے۔

میرے گھر کی طرح آپ کا گھر خُدا کی ملکیت ہے اور بطور مسیحی ہم اِس گھر کو خُدا کے جلال کے لیے استعمال کرنے کے پابند ہیں۔ لیکن ہمارا گھر اُس طرح سے خُدا کی ملکیت نہیں ہے جس طرح سے چرچ کی عمارت ہے۔ وہ دہ یکی سے تعمیر کی گئی ہے اور صرف اُنہی مقاصد کے لیے استعمال ہو گی جو کلیسیا کی انتظامیہ نے بیان کیے ہیں۔ مَیں اپنا سامان لا کر اِن میں رہائش پذیر نہیں ہو سکتا۔ چرچ اِس لحاظ سے پاک ہیں کہ وہ خاص طور پر عبادت کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں۔ کیونکہ ایک لحاظ سے یہ دِن خُداوند کا ہے اِس لیے ہمیں یاد کر کے اِسے پاک ماننا ہے۔ دِن کا درست استعمال ہمیں اِس قابل بناتا ہے کہ ہم خُدا اور اُس کے نجات بخش کام کو یاد کریں۔ ہمیں اِس دِن کو پاک ماننا ہے اور اُسی طرح اِس کی تقدیس کرنی ہے جِس طرح ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکیزم ہمیں سکھاتا ہے:

"سبت کے دِن مکمل طور پر پاک آرام میں ٹھہرنا یعنی تمام کاروبار اور تفریح سے اجتناب کرنا جو ہفتے کے دوسرے دِنوں میں جائز ہے۔ اور سبت کے دِن کا پورا وقت خُدا کی اجتماعی اور شخصی عبادت میں گزارنا۔ ماسوائے ضرورت اور رحم کے کام کے۔"[38]

دِن کو پاک ماننا

وہ کون سے معاملات ہیں جن کو سرانجام دے کر ہم سبت کو پاک مان سکتے ہیں؟ ہم مسیح میں مستعد آرام کر کے اِس دِن کو پاک مان سکتے ہیں (پاک آرام کرنا)۔ خُدا کے دوسرے احکام کی طرح اِس دِن کی درست تقدیس دِل سے یسوع مسیح میں آرام سے شروع ہوتی

---

[38] ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکیزم سوال 60۔ باب 10 تا 12 میں پاک ماننے کے طریقوں پر گفتگو کی جائے گی۔

ہے۔ہائیڈل برگ کیٹیکیزم یوں کہتا ہے: "۔۔۔اپنی تمام زمینی زندگی میں بُرے کاموں کو ترک کروں اور خُداوند سے کہوں کہ وہ اپنے پاک رُوح کے وسیلے میری زندگی میں کام کرے اور یوں اپنی موجودہ زندگی میں ابدی سبت شروع کروں"[39]

سبت ہمیں یہ یاد دِلاتا ہے کہ ہمیں اپنے کاموں سے باز رہنا ہے۔ہم خُدا کی قبولیت کو کما نہیں سکتے۔ ہم آسمان کی طرف اپنی راہ خود تیار نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی ہم خود راستبازی کے مستحق ہیں۔ نہیں! سبت ہمارا متین اقرار اور گواہی ہے کہ ہم اپنی نجات کے لیے صرف مسیح میں آرام پاتے ہیں او ہم اُسے جلال دیتے ہیں۔ اِس دِن ہم اِس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ صرف وہی ہماری شادمانی ہے۔ صرف وہی ہماری پناہ اور چھپنے کی جگہ ہے۔

اِس کے علاوہ اِس دِن خُدا کے ساتھ پاک رفاقت رکھنے سے ہم سبت کو پاک مانتے ہیں۔جب ہم مسیح میں آرام کرتے ہیں تو ہم خُدا کی صفات کی خوبصورتی اور اُس کے کاموں کی عظمت پر دھیان کرتے ہیں۔ لہٰذا، ہم اِس دِن کو اپنے مالک کے ساتھ معاملات کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں ۔ ہم اِس دِن اُسے ملنے آتے ہیں اور اُس کے ساتھ کام کرنے والے ہیں۔اور وہ عدالت لگاتا ہے اور ہمیں ہماری مشقت کا اجر دیتا ہے۔ وہ ہمیں تازگی کی برکت دیتا ہے اور ہم اُس کی میز پر اُس کے ساتھ کھانا کھاتے ہیں۔

ہم سبت کو ماننے کا کام سرد مہری یا رسمی طور پر نہیں کرتے ہیں۔ بعض اوقات ہم سوچتے ہیں، اُف، یہ سبت ہے، مَیں یہ نہیں کر سکتا یا اوہو! کب کل ہو گا۔ اگر آپ خُداوند کے دِن کو تھام کر رکھتے ہیں تو سبت کا دِن آپ کے لیے روح کیے بازار کے دِن کے طور پر پسندیدہ دِن بن جائے گا۔ آپ کو ہفتہ کے دِن سے زیادہ اِس کی آس ہو گی، یہ آپ کے جنم دِن سے زیادہ پُر لُطف اور چھُٹی سے زیادہ آپ کو آرام دہ محسوس ہو گا۔ یہ خُداوند کا دِن ہے۔

---

[39] ۔ ہائیڈل برگ اقرا الایمان 103۔

اور یہ آپ کی پہلی سوچ ہو گی۔ "یہ وہی دِن ہے جسے خُداوند نے مقرر کیا ہے ہم اِس میں شادمان ہوں گے اور خوشی کریں گے" (118 زبور 24 آیت)۔

اِس کے علاوہ جب ہم اِس طریقہ سے سبت کو مانیں گے تو ہم شریعت پرستی سے بچیں گے۔ بعض اوقات ہم خُداوند کے دِن کو کسی تیار کردہ فہرست کے ساتھ مناتے ہیں۔ کہ یہ نہیں کرنا، وہ کرنا ہے اور اِس بات کو جاننے میں ناکام رہ جاتے ہیں کہ ہم اپنے کام اور تفریح سے باز رہ کر اور تمام درست اعمال کو سرانجام دے کر بھی سبت کے توڑنے والے بن جاتے ہیں۔ یہ صرف اِتنا ہے کہ جیسے ہم اپنے گناہوں کی معافی کے لیے مسیح پر اور سبت کو پاک ماننے کے لیے اُس کے فضل پر بھروسہ کرتے ہیں۔

اِس کے علاوہ ہم اپنے آپ کو خُدا کے تفویض کردہ کاموں کے لیے مخصوص کر کے اِس دِن کو پاک مانتے ہیں۔ اِن سب کاموں سے زیادہ اہم یہ ہے کہ ہم درست عبادت میں خُدا سے ملاقات کرتے ہیں۔ ہم شخصی اور خاندانی دُعاؤں سے، مطالعہ، دُعا اور گیان ودھیان سے اِس کی تکمیل کرتے ہیں۔ ہم اِس دِن سے یوں بھی فیض یاب ہوتے ہیں کہ ہم خدمت اور رحم کے کام میں اپنے مسیحی دوستوں سے ملتے ہیں۔ یہ کام کرنے سے ہم اِس دِن کا بہترین استعمال کر سکتے اور فیض یاب ہو سکتے ہیں۔

ممنوع باتوں کے ساتھ نمٹنا

جب ہم خُداوند کے دِن کے بڑے مقصد کو سمجھتے ہیں تو ہم اِس حال میں ہوتے ہیں کہ ہم اُن باتوں کے ساتھ نمٹ سکیں جو احکام میں ممنوع ہیں۔ جیسا کہ پہلے باب میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ ممنوع باتیں ہم پر بوجھ ڈالنے کے لیے نہیں ہیں بلکہ ہمیں اِس دِن کی عظیم شادمانی کے لیے آزاد کرنے کے لیے ہیں۔ ہمارے قصبہ میں ہر منگل کو بعد از دوپہر کسانوں کا ایک بازار لگتا تھا۔ شہر کے دو حصے ٹریفک کے لیے بند کر دیئے جاتے تاکہ تاجر اِن گلیوں میں

اپنی دُکانیں لگا سکیں۔ اِسی طرح سبت کی سیر گاہ روز مرہ کی ٹریفک کے لیے بند کر دی جاتی ہے تا کہ رُوح کے بازار کے لیے موقع فراہم کیا جا سکے۔

چوتھے حکم میں منع کی گئی باتیں ہمیں سکھاتی ہیں کہ اِس دِن سے مستفید ہونے کے لیے ہمیں کس طور سے اِس دِن کو تشکیل دینا ہے (9 تا 10 آیت)۔ خُدا ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ ہمیں اپنی ذاتی، گھریلو اور سماجی زندگیاں کس طرح سے تشکیل دینی ہیں۔

ذاتی طور پر ہم اپنے روز مرہ کاموں سے آزاد کیے گئے ہیں۔ ''لیکن ساتواں دِن خُداوند تیرے خُدا کا سبت ہے اِس دِن تُو کوئی کام کاج نہ کرنا۔ 'کام کاج' کی اصطلاح میں ہر قسم کا کام آتا ہے۔'' نویں آیت میں 'محنت' کا لفظ استعمال ہوا ہے جس سے مراد دستی مزدوری، زرعی اور محنت کی دوسری شکلیں ہیں جو ہاتھ سے کی جاتی ہیں۔ 'کام کاج' کی اصطلاح اِس سے زیادہ وسیع ہے۔ اِن کا تعلق صرف اُن کاموں کے ساتھ نہیں ہے جو مشقت 'میں آتے ہیں بلکہ کاروبار، تجارت اور گھریلو کام کاج کے ساتھ بھی ہے۔ یہ دونوں اصطلاحات استعمال کر کے خُدا اِس بات کو واضح کر دیتا ہے کہ وہ ہمیں ہمارے روز مرہ کے تمام کاموں اور سرگرمیوں سے منع کرتا ہے۔

اِس بات پر غور کریں کہ اگرچہ یہ ممنوع باتیں چھ دِنوں میں دیئے گئے ہر قسم کے کام کے خلاف ہیں: ''چھ دِن تُو محنت کر کے اپنا سارا کام کاج کرنا۔'' ہم اکثر خُدا کے احکام میں روکنے کے عمل پر غور کرتے ہیں اور اُس کی عجیب برکات پر غور کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ خُدا دوہرے استحقاق کی بات کرتا ہے۔ پُورے چھ دِن ہمیں اپنے سارے کام کاج کرنے ہیں اور ساتواں پورا دِن ہمیں خُدا اور اُس کے کام کو دینا ہے۔ خُدا ہفتہ کا پچاسی فیصد سے زیادہ ہمیں اپنے کام اور تفریح کے لیے دیتا ہے۔

اگرچہ کچھ لوگ "چھ دِن تُو کام کاج کرنا" کو یوں لیتے ہیں کہ ضرور ہے کہ ہم ہفتہ میں چھ دِن صرف اپنے پیشے کا کام کریں۔ مَیں اِس آیت کو رعایت کے طور پر سمجھنے کو ترجیح دیتا ہوں۔ خُدا چھ دِنوں کو اپنے لیے ہر قسم کا کام کرنے کی آپ کو اجازت دیتا ہے۔ وہ آپ کو ایک پورا دِن دیتا ہے کہ آپ اُس کے ساتھ شادمان ہوں۔ وہ کہہ رہا ہے کہ مَیں نے تجھے چھ دِن دیئے مگر مَیں تجھ سے ایک کا مطالبہ کرتا ہوں۔

گھریلو طور پر نہ صرف خُدا ہماری پیشہ وارانہ زندگی کو تشکیل دیتا ہے بلکہ وہ یہ حکم دیتا ہے کہ ہم اپنی خاندانی زندگی کو بھی تشکیل دیں۔ بطورِ والدین اور سرپرست خُدا ہماری ذمہ داری پر بات کرتے ہوئے وہ کہتا ہے: "نہ تیرا بیٹا، نہ تیری بیٹی، نہ تیرا غلام، نہ تیری لونڈی، نہ تیرا چوپایا نہ کوئی مسافر جو تیرے ہاں تیرے پھاٹکوں کے اندر ہو۔"

بطورِ والدین ہمیں اپنے عہد کے بچوں کی زندگیوں کو تشکیل دینا ہے تاکہ وہ کام کاج سے آزاد ہو سکیں اور خُداوند کے دِن میں اپنے آپ کو خاص کاموں کے لیے مخصوص کر سکیں۔ ہم اپنے بچوں کو مثبت اور درست سبت کی تشکیل مہیا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اُن کے لیے سبت کو ماننے کی ایک مثال قائم کرنی ہے۔ اِس کے علاوہ ہمیں اپنے بچوں کو یہ بھی سکھانا ہے کہ اُن کو کیا کرنا ہے، اُن کے سکول کے کام اور زندگی کو ترتیب دینے میں اُن کی مدد کرنی ہے اور اُنکو گھر کے ضروری کام دینے ہیں۔ ہمیں اُن کو سکھانے کے لیے دِن کو استعمال کرنا ہے کہ کھیلنے سے بھی زیادہ شادمانی کی کوئی بات ہے۔ ہمیں دِن کو اُن کے لیے ایسے بنانا ہے کہ وہ اِس سے لُطف انداز ہو سکیں۔ ایسا دِن جِس میں وہ یہ سوچ سکیں کہ یہ ایسا دِن نہیں جو سارا ہفتہ اُن پر کالے بادل کی طرح منڈلاتا رہے گا۔

سبت کو تشکیل دینا ایک سماجی ذمہ داری بھی ہے۔ ہمیں اِس دِن کو اُن کے لیے تشکیل دینا ہے جن کے ہم ذمہ دار ہیں۔ سب سے پہلے ہمارے نوکروں کے لیے ہم پر ذمہ

داری عائد ہوتی ہے۔ ہم میں سے بہتوں کے گھروں میں نوکر نہیں ہیں۔ لیکن اگر ہیں تو ہمیں اُن کو غیر ضروری کاموں سے آزاد کرنا ہے اور اُن کی حفاظت کریں جس طرح ہم اپنے آپ اور اپنے بچوں کی کرتے ہیں۔ ہم میں سے کچھ لوگ مالکان ہیں۔ اور معاشی طور پر ہمارے ملازمین ہمارے نوکر ہیں۔ اور مالکان ہونے کے ناطے سے آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ آپ اپنے ملازمین سے غیر ضروری کام کروا کر سبت کی بے حُرمتی نہ کروائیں۔ دوسرے معنوں میں ہم سب بالواسطہ بعض ملازمین کے ذمہ دار ہیں۔ خاص کر وہ لوگ جو صنعتوں دیگر کاروباری اداروں میں کام کرتے ہیں۔ معاشی اصطلاح میں یہ لوگ گاہکوں کے لیے نوکر کے طور پر کام کرتے ہیں۔ مَیں نے اپنے کالج اور سیمنری کے دور میں جوُتے بیچنے کا کام کیِا ہے۔ میرا مینجر ہمیشہ اِس بات پر زور دیتا کہ مَیں گاہک کا نوکر ہوں۔ اِسی طرح جو سرکاری اداروں میں ہماری خدمت کرتے ہیں ہمارے نوکر ہیں۔ ہمیں اُن کے سبت کو اپنی طرح محفوظ کرنا ہے۔ ہمیں خریداری، غیر ضروری دعوتوں[40] اور تفریحی سرگرمیوں سے گریز کرنا چاہیئے جو دوسروں کے لیے سبت کی بے حُرمتی کا سبب بنتی ہیں۔ (اِس میں وہ تقریبات بھی شامل ہیں جو ٹیلی ویژن پر دِکھائی جاتی ہیں جن کے لیے سینکڑوں ملازمین کا کام پر ہونا ضروری ہے)۔ یہ کہنا ایک ناقص عذر ہے کہ ''اُن کو بحر حال وہاں موجود ہونا ضرور ہے، اِس لیے اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' آپ کو یہ حکم دِیا گیا ہے کہ دوسروں سے غیر ضروری کام نہ

40 مَیں اِس بات کو تسلیم کرتا ہوں جو سفر پر ہیں انہیں عوامی سہولت میں کھانا پڑ سکتا ہے۔ جیسے کہ انہیں ہوٹل میں ٹھہرنا پڑ سکتا ہے۔ دلچسپی کی بات ہے کہ پیورٹین نے بھی اِس ضرورت کو تسلیم کیِا ہے۔ پیورٹین نے 1644ء میں سبت کی بابت ایک قانون کے لیے پارلیمنٹ کو کنٹرول کیِا۔ اور مطالبہ کیِا کہ یہ اعلان کیِا جائے کہ آرڈیننش میں نجی خاندانوں میں گوشت کی بنانے کی ممانعت، یا اشیا خورد و نوش کی فراہمی یا طعام خانوں میں گوشت بنانے اور فروخت کرنے تک توسیع نہیں کی جائے گی۔ quoted in Dennison, p. 94.

کروائیں۔ اگر آپ کسی شخص کو استعمال کرتے ہیں تو آپ خُداوند کے دِن کام کرنے کے لیے اُس شخص کے ذمہ دار ہیں۔

اِس کے علاوہ ہماری سماجی ذمہ داری کا حصہ ہونے کے ناطے خُدا ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہمارے جانور آرام کریں کیونکہ اُنہیں بھی انسانوں کی طرح آرام کی ضرورت ہے۔ اسرائیل ایک زرعی معاشرہ تھا اور اُن کے کام کا بڑا حصہ جانوروں کی مدد کا مرہونِ منت تھا۔ خُدا یاد دِلاتا ہے کہ اُس نے تخلیق کا تانا بانا اِس طرح بنایا ہے کہ اِس میں تمام جانداروں کو آرام کی ضرورت ہے۔ یہاں تک کہ زمین کو بھی آرام کی ضرورت ہے (دیکھیے احبار 25 باب)۔ زمین کے آرام کی ضرورت فصل کی گردش کی اہمیت سے ظاہر ہوتی ہے جس کے لیے زمین کو جوت کر سال بھر کے لیے افتادہ رکھا جاتا ہے۔ یقیناً اِس اصول کو اِس بات پر لاگو کرنا بھی منصفانہ ہے جیسے کہ گھریلو نوکروں کی جگہ ملازموں نے اور جانوروں کی جگہ مشینوں نے لے لی ہے۔ اور زندہ چیزوں کی طرح مشینیں بھی کام کے تناسب سے ختم ہو جاتی ہیں۔ مثال کے لیے اپنی کار ہی کو دیکھ لیجئے اگر کم کلو میٹر چلی ہو گی تو قیمت اچھی لگے گی۔ اگر آپ ایک استعمال شدہ گاڑی خریدنا چاہتے ہیں اور آپ ایک ہی ماڈل اور سال کی دو گاڑیاں دیکھیں ۔ لیکن اُن میں ایک تیس ہزار میل چلی ہے اور دوسری ستّر ہزار میل تو آپ اُن میں سے کون سی گاڑی خریدو گے ؟

پانچویں باب میں ہم خاص قسم کی پانچ صنعتوں کا ذکر کریں گے جو ہفتے کے ساتوں دِن جاری رہ سکتی ہیں۔ صنعتی سرگرمیوں کا بڑا حصہ خُداوند کے دِن بند کیا جا سکتا ہے۔ اگر ایسا

ہو جائے تو معاشی اور ماحولیاتی لحاظ سے کیا فوائد حاصل ہو سکتے ہیں[41]؟ مہنگی مشینری، کم مرمت، ہوا اور پانی میں کم آلودگی کی زندگی کے بارے سوچیئے۔

بالآخر جیسا خُدا ہمیں سکھاتا ہے کہ اُس کے دِن کو کس طرح سماجی طور پر تشکیل دیناہے۔ وہ اُن کو شامل کرتا ہے جو کلیسیا سے باہر ہیں۔ وہ یہ کہہ کر ختم کرتا ہے "نہ کوئی مسافر جو تیرے پھاٹکوں کے اندر ہو۔"

اسرائیل کے اندر مسافر یا پردیسی وہ غیر اقوام تھے جو خُدا کے لوگوں کے بیچ رہتے تھے۔ غیر اقوام نے کیوں موعودہ سر زمین میں، خُدا کے لوگوں کے بیچ رہنے کا انتخاب کیا۔ خُدا نے منع کِیا تھا کہ نہ صرف اُس کے لوگ محنت سے باز رہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو عہد کے لوگ نہیں ہیں لیکن اُن کے بیچ رہتے ہیں۔ دلچسپی کی بات یہ ہے کہ مسافر یا پردیسی عیدوں یا ہیکل کی عبادت میں شامل نہیں ہو سکتے تھے۔ اُس نے انہیں سبت کے روز اپنی خدمت سے منع کر دیا تھا۔ اگرچہ ہم قانون نہیں بناسکتے کہ لوگ چرچ جائیں۔ کیا ہم قانون نہیں بناسکتے کہ سبت کے روز کاروبار اور دُکانیں بند کی جائیں؟ ایسے قوانین کبھی امریکہ اور برطانیہ میں رائج تھے، اور اِن قوانین نے ایسی فضابنائی جو نہ صرف روحانی طور پر بلکہ ذہنی اور جسمانی طور بھی صحت مند تھی۔[42]

---

41 ۔ جیویٹ کی طرح کے کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں سبت کے آرام کو نتائجیت سے متعلق یا انسانی فوائد کی بنیادوں پر فروغ نہیں دیناچاہیئے۔(خُداوند کا دِن، صفحہ نمبر۔148۔)۔ مَیں اِس بات پہ اتفاق کرتاہوں کہ ایسی باتیں ہمارے دلائل کی بنیاد پر نہیں ہونی چاہئیں بلکہ خُدا ہمیں کہتا ہے کہ ہم اپنے مویشیوں کے تعلق سے سوچیں۔ لیکن جِس طرح شادی کے قانون، کام اور املاک کے سماجی فوائد ہیں، یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ سبت بھی سماجی فائدہ کے لیے ہے۔

42 ۔ کچھ لوگ یہ سوال اُٹھاتے ہیں کہ اُن کا کیا جن کا مذہب کسی اور دِن کو ماننے کا مطالبہ کرتا ہے؟ مِیں یہاں پر پریشانی کو سمجھ سکتا ہوں اور میرے پاس کوئی حتمی جواب تو نہیں ہے۔ لیکن اگر ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ خُدا نے اِس دِن کو غیر تبدیل شدہ شخص کے لیے بھی اُسی طرح تشکیل دِیا ہے جس طرح کہ ایک مسیحی کے لیے، تو ہمیں اِس کے ساتھ لڑنے کی ضرورت ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہودی اور مسلمان کاروباری لوگوں کو اجازت دی جاسکتی ہے کہ وہ اتوار کے روز کاروبار کریں۔ لیکن کسی مسیحی سے کام کا مطالبہ نہیں

ہم نے دیکھا کہ سبت روح کی منڈی کا دِن ہے۔ خُدا نے اِس دِن کو مقرر کیاِ ہے کہ اُس کے ساتھ خاص معاملات کیے جائیں۔ جب ہم اِس دِن کو اُس کے مطابق تشکیل دیتے ہیں تو ہم اُن فوائد کو حاصل کریں گے جن کا خُداوند نے یسعیاہ 58 باب 13 تا 14 آیت میں وعدہ کیاِ ہے۔ تا کہ ہمیں دِن کی شادمانی کے لیے آزاد کرے۔ خُدا ہمیں اجازت دیتا ہے کہ ہم عام اور روز مرہ معاملات کو ایک طرف کر کے اُس کے دِن کی تقدیس کے لیے اپنے آپ کو مخصوص کریں۔ اِس میں ہمیں یہ یاد دِلایا جاتا ہے کہ خُدا کے تمام قوانین کی طرح چوتھا حکم کوئی بوجھ نہیں بلکہ سچائی کی راہ، متوازن شادمانی اور خوشی ہے۔ ہم اپنے آپ اور خُدا کو دھوکہ دیتے ہیں جب ہم اِس دِن کو اپنے کام کاج اور تفریح کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

کیاِ جانا چاہئے۔ مسیحی ہونے کے ناطے سے ہم دوسروں کے عقائد کا احترام کرتے ہیں۔ دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے لیے مشکل صرف اتوار کو بند ہونے والے کاروبار کے قوانین کی نہیں۔ ہماری سرزمین کا قانون یک زوجگی ہے جب کہ مسلمان اور مورمن ازم کثرت ازدواج پہ یقین رکھتے ہیں۔ وہ جس سرزمین پر رہتے ہیں اُس کے قوانین کی پابندی اُن پر لازم ہے۔

باب4

عہد کانشان

ہم نے سبت کو روح کے بازار کے دن طور پر دیکھا جسے خُدا نے مقرر کیا ہے کہ اپنے لوگوں کے ساتھ خاص معاملات کرے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں اِس دِن کی تقدیس کرنی ہے کہ ہم اِس دِن میں خُدا کو تلاش کر سکیں۔ سب سے پہلے ہمیں غیر ضروری کاموں سے باز رہ کر اِس دِن کو تشکیل دیناہے۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ رائے دیتے ہیں کہ جیسا کہ بازار کادِن سترہویں صدی کے انگلستان کی طرح مفید تھا لیکن مالز، سُپر مار کیٹ اور انٹر نیٹ کی وجہ سے متروک ہو گیاہے۔ اِس لیے پرانے عہد نامے کے سبت کو مسیح کے کام اور نئے عہد نامے نے متروک کر دیاہے۔ اور چونکہ کلیسیا ساتویں دِن کی بجائے پہلے دِن عبادت کرتی ہے اِس لیے سبت پر ستی متروُک ہو چکی ہے۔ ہمارے پاس جدید دور کے لوگوں کی سوچ کے مطابق دِن ہے۔ دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ جدید دور کے لوگوں کے لیے ویسٹ منسٹر کے مطلوبہ معیار کے مطابق سبت کو ماننا ناممکن ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ چوتھے حکم کو ماننے کی کوشش کرنا غیر بائبلی اور ناقابلِ عمل ہے۔ اگلے باب میں ہم عملی طور پر سبت کو ماننے پہ بات کریں گے۔ تاہم اِس باب میں ہم اِس سوال کا جائزہ لیں گے کہ "کیا چوتھا حکم ابھی تک لاگو ہے؟"

سبت کے مخالفین کے دلائل

وہ لوگ جو اِس بات پر قائم ہیں کہ چوتھا حکم اب ہمارا بیرونی رویہ منظم نہیں کرتا یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ سبت صرف اسرائیل کے لیے عہد کا نشان تھا اور اب آگے کو یہ متروک ہو گیا ہے۔ وہ چوتھے حکم کی خروج 31 باب 13 تا 17 آیت کی بنیادوں پر تفسیر کرتے ہیں:

"تُو بنی اسرائیل سے یہ بھی کہہ دینا کہ تُم میرے سبتوں کو ضرور ماننا۔ اِس لیے کہ یہ میرے اور تمہارے درمیان تمہاری پشت در پشت ایک نشان رہے گا۔ تاکہ تُم جانو کہ مَیں خُداوند تمہارا خُدا پاک کرنے والا ہوں۔ پس تُم سبت کو ماننا اِس لیے کہ وہ تمہارے لیے مُقدس ہے۔ جو کوئی اُس کی بے حُرمتی کرے وہ ضرور مار ڈالا جائے۔ جو اُس میں کوئی کام کرے وہ اپنی قوم میں سے کاٹ ڈالا جائے۔ چھ دِن کام کاج کیا جائے لیکن ساتواں دِن آرام کا سبت ہے جو خُداوند کے لیے مُقدس ہے۔ جو کوئی سبت کے دِن کام کرے وہ ضرور مار ڈالا جائے۔ پس بنی اسرائیل سبت کو مانیں اور پشت در پشت اُسے دائمی عہد جان کر اُس کا لحاظ رکھیں۔ میرے اور بنی اسرائیل کے درمیان یہ ہمیشہ کے لیے ایک نشان رہے گا۔ اِس لیے چھ دِن میں خُداوند نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا اور ساتویں دِن آرام کر کے تازہ دم ہوا۔"

سبت کے مخالفین یہ کہتے ہیں کہ چونکہ سبت صرف اسرائیل کے لیے خُدا کے عہد کا نشان تھا جب مسیح اور نئے عہد نامے میں اُس عہد کی تکمیل ہو گئی تو سبت کا نشان متروک ہو گیا۔ ہفتہ وار سبت دیگر مذہبی عیدوں اور نئے چاندوں کے ساتھ ایک رسمی قانون تھا جو کہ قربانیوں کی طرح ختم ہو گیا ہے[1]۔ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ مستقل اخلاقی قانون موجود ہے جو خُدا کے لوگوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ درست طریقہ سے اُس کی عبادت کی جائے۔ لیکن وہ

---

[1] اِس طرزِ فکر کی وضاحت کے دیکھیے:۔ Gary D. Long, *The Christian Sabbath – Lord's Day Controversy*, Sovereign Grace Ministries (Stirling, VA: Grace Abounding Ministries, 1980); cf. D.A. Carson, From Sabbath to Lord's Day

اِس بات پہ مُصر ہیں کہ نئے عہد نامے میں اِس بات کا مطالبہ نہیں کیا گیا کہ سارا دِن خُداوند کے کاموں کے لیے مخصوص کر دیا جائے۔ کچھ افراد شخصی طور پر اگر چاہیں تو ایسا کر سکتے ہیں۔ اگرچہ کلیسیا کو عبادت کے لیے ایک مقرر شدہ دِن کی ضرورت ہے لیکن کلیسیا سبت کو یوں ماننے کا حکم نہیں دے سکتی کہ سبت کے دِن کاروبار قانوناً بند کر دیئے جائیں۔ ریاست مذہبی کاموں اور اخلاقیات کو قانوناً نافذ نہیں کر سکتی۔

مَیں اِس بات سے اختلاف نہیں کر رہا کہ پرانے عہد نامے میں سبت کا نظام اسرائیل کے لیے ایک نشان تھا۔ لیکن کیا سبت کی بابت عہد کا مقصد چوتھے حکم کے مقصد کو ختم کر دیتا ہے؟ کیا چوتھا حکم اخلاقی نہیں ہو سکتا اور کیا عہد کی اہمیت ابھی بھی ہے؟ اسرائیل کے لیے عہد کے نشان کے طور پر اِس کے خصوصی کردار کا جائزہ لینے سے پہلے ہم اُن متعدد وجوہات پر غور کریں گے کہ ہمیں کیوں چوتھے حکم کو اخلاقی شریعت کے طور پر لینا چاہیئے۔

بالآخر ہم اِس بات پر غور و خوض کریں گے کہ یہ کس طرح سے نشان کے طور پر جاری ہے اور نئے عہد کے لوگوں پر ایک مُقدس اثر چھوڑتا ہے۔

اخلاقی شریعت کا بیان

ہم اُن وجوہات پر غور و خوض کریں گے جِن کی بِنا پر چوتھا حکم اخلاقی شریعت کا حصہ ہے۔

سب سے پہلے یہ کہ دس احکام کی فطرت اور اتحاد یہ سکھاتا ہے کہ چوتھا حکم تمام لوگوں کے لیے خُدا کی آفاقی اخلاقی مرضی کا اظہار ہے۔ دس احکام خُدا کی اخلاقی شریعت کے خلاصے کے طور پر کام کرتے ہیں۔ ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکیزم اخلاقی شریعت کو انسانیت کے لیے خُدا کی مرضی کے بیانیے کے طور پر بیان کرتا ہے جو ہر کسی کو شخصی فرائض، روح اور جسم کے فرائض اور مُقدس اور راستی کے تمام فرائض کی ادائیگی کے لیے کامل اور دائمی طور پر اُس

کی مکمل اطاعت کا پابند کرتا ہے جو خُدا اور انسان کے سامنے عہد کیا ہے اِس پر عمل کی صورت میں زندگی کا وعدہ ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں موت کی دھمکی ہے۔[2]

اِس سوال کے جواب میں کہ "پوری اخلاقی شریعت کا خلاصہ کہاں درج ہے؟" کیٹیکیزم یوں کہتا ہے کہ "پوری اخلاقی شریعت کا خلاصہ دس احکام میں درج ہے جو کوہِ سینا پر خُدا کی آواز کے ذریعہ سے دیئے گئے اور اُسی نے اِن کو دو لوحوں پر لکھا اور خروج کے بیسویں باب میں مندرج ہیں۔ پہلے چار احکام کا تعلق خُدا کی بابت ہمارے فرائض کے ساتھ ہے اور دوسرے چھ احکام کا تعلق انسان کی نست ہمارے فرائض کے ساتھ ہے۔"[3] اِس موقف کے حامی کہ چوتھا حکم صرف اسرائیل کے لیے رسمی نشان کے طور ہے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ دس احکام اصل میں اخلاقی شریعت کا خلاصہ نہیں بلکہ اِس عہد کا بیان ہیں جو خُدا نے اسرائیل کو عہد کے لوگ ہونے کے ناطے سے دِیئے تھے۔[4] بحر حال دس احکام کی اخلاقی شریعت کے طور تفہیم میں نیا عہد نامہ بالکل صاف ہے۔ مثال کے طور پر جب یسوع مسیح سے یہ پوچھا گیا کہ سب سے بڑا حکم کونسا ہے؟ تو اُس نے اپنے جواب کی بنیاد پرانے عہد نامے کے جملوں پہ رکھی جو دس احکام کا خلاصہ پیش کرتے ہیں، استثنا 6 باب 5 آیت اور احبار 19 باب 18 آیت:

"اُس نے اُس سے کہا کہ خُداوند اپنے خُدا سے اپنے سارے دِل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ۔ بڑا اور پہلا حکم یہی ہے۔ اور دوسرا اِس کی مانند یہ ہے

---

[2] ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکیزم 93۔

[3] ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکیزم 98۔

[4] Long, pp. 16-19.

کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔ انہی دو حکموں پر تمام توریت اور انبیا کے صحیفوں کا مدار ہے(متی 22باب 37 تا40 آیت)۔"

متی اُنیس باب میں یسوع مسیح دوسرے خلاصے کا تعلق (اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ)دس احکام کے ساتھ واضح طور ظاہر کرتے ہیں۔جوان امیر آدمی کے اِس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ وہ کون سے حکموں کو مانے، یسوع مسیح نے کہا:"یسوع نے کہا کہ یہ کہ خُون نہ کر۔ زِنانہ کر۔ چوری نہ کر۔ جھوٹی گواہی نہ دے۔ اپنے باپ کی اور ماں کی عزت کر اور اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ(متی 19باب 18 تا19 آیت؛موازنہ کریں ؛یعقوب 2باب 8 تا11 آیت کے ساتھ)"

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع مسیح دوسرے بڑے حکم کو آخری چھ احکام کا خلاصہ سمجھ رہے ہیں۔ تو اِس طرح اگر خلاصہ اخلاقی طور پر پابند ہے تو جِس کا خلاصہ کیا جا رہا ہے وہ بھی اِسی طرح اخلاقی طور پر پابند ہے۔ کچھ جواب دیتے ہیں کہ آخری چھ احکام اخلاقی ہیں کیونکہ یہ نئے عہد نامے میں دہرائے گئے ہیں۔ جبکہ یسوع آخری چھ احکام کا حوالہ دیتے ہوئے ظاہر کرتے ہیں کہ دس حکم خُدا کی اخلاقی شریعت کا خلاصہ ہیں۔ دلچسپی کی بات یہ ہے کہ پہلے چار حکموں کا نئے عہد نامے میں اقتباس نہیں کیا گیا۔ چار احکام کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور اُن کا اطلاق کیا گیا ہے۔[5]

خُدا کی اخلاقی شریعت کے خلاصے کے طور پر دس حکم خُدا کی مرضی کا متحدہ اظہار ہیں۔ اِس اتحاد کو اُس طریقہ سے تقویت ملتی ہے جس سے خُدا نے یہ شریعت دی تھی(استثنا

---

[5] کچھ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ پرانے عہد نامے کے احکام کو ایک مسیحی پر لاگو کرنے کے لیے نئے عہد نامے میں اُن کا اعادہ ضروری ہے۔وہ کہتے ہیں کہ دوسرے نَو احکام نئے عہد نامے میں دہرائے گئے ہیں جب کہ نیا عہد نامہ چوتھے حکم پہ خاموش ہے۔ اگلے 5 اور 8 باب میں ہم اِس بات کو واضح کریں گے کہ چوتھے حکم پہ نیا عہد نامہ خاموش نہیں ہے۔

10 باب 4 آیت)۔ دس احکام جس شاندار طریقہ سے کوہِ سینا پر دیئے گئے اور جیسے یہ خُدا کی انگلی سے پتھر کی لوحوں پہ کھودے گئے وہ ایک اکائی کی طرح اکٹھے ہیں۔ وہ اسرائیل کے خُدا کے ساتھ عہدوی تعلق کی بنیاد کے طور پر کام کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ خُدا کی مرضی کا لازوال اظہار ہیں۔ یہ بات معقول وجہ کے خلاف ہے کہ ایک کو اخلاقی قانون کے طور پر رد کر دیا جائے اور کہا جائے کہ ہم اِس کے پابند نہیں ہیں۔

اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ چوتھے حکم کا کوئی رسمی پہلو نہیں ہے۔ اسرائیل کی تمام رسمی اور عدالتی شریعت کی بنیاد اِن دس احکام پر ہے۔[6] دس احکام انسان کی خُدا کی طرف ذمہ داری کا خلاصہ بیان کرتے ہیں۔ عدالتی شریعت اسرائیل کی سماجی زندگی پر اخلاقی شریعت کا اطلاق کرتی ہے۔ جب کہ رسمی شریعت اسرائیل کی عبادت پہ اخلاقی شریعت کا اطلاق کرتی ہے۔ دس احکام کے سماجی اور رسمی اثرات ہیں۔ مثال کے طور پر دوسرے حکم کا اطلاق خیمہ اجتماع اور ہیکل کی عبادت، قربانیوں، اور مذہبی عیدوں کے تمام انتظامات پر ہوتا ہے۔[7] یہ ساری چیزیں یسوع مسیح اور اُس کے کام کا عکس تھیں اور آخر کار ختم ہو گئیں۔ لیکن دوسرے حکم کے اخلاقی تقاضے قائم رہیں گے۔ جیسے کہ ایک اور مثال یہ ہے پانچویں حکم پر غور کیجیے جو اُس سر زمین میں جو خُدا اُن کو دینے کو تھا سرفرازی اور لمبی عمر کا وعدہ کرتا ہے (استثنا 5 باب 16 آیت)۔ افسیوں 6 باب 3 آیت میں جب پولُس اِس دعوے کو دہراتا ہے وہ الفاظ کو یوں بدل دیتا ہے۔ "تاکہ تیرا بھلا ہو اور تیری عمر زمین پر دراز ہو۔" جیسا کہ اِس کا اسرائیل پہ اطلاق ہوتا تھا وہ اِس علمی و نظریاتی پہلو کو ہٹا کر اِس وعدے کو نئے عہد نامے

---

[6] - ویسٹ منسٹر اقرار الایمان 19 باب 3 تا 4 جز: مَیں اِس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ پرانے عہد نامے میں اخلاقی، رسمی اور عدالتی شریعت میں فرق واضح نہیں ہے۔ تاہم یہ فرق درست ہے کیونکہ یہ اخلاقی قانون کے اطلاق کے طریقوں کو عبارت کرتا ہے۔

[7] - دیکھیے استثنا 12 باب۔

کے بچوں سے ہم آہنگ کرتا ہے۔ اِسی طرح چوتھے حکم کے رسمی پہلو ساتویں دِن کی عبادت، خاص سبت اور عیدیں ہیں۔ یہ اسرائیل کے لیے مخصوص تھا اور تکمیل کے لیے مقرر تھا اور مسیح میں منسوخ ہو گیا۔ لیکن یہ اصول کہ خُدا انسان سے سات میں ایک دِن عبادت اور مذہبی خدمت کے لیے مخصوص کرواتا ہے یہ ایک عالمی اخلاقی قانون ہے جو کہ آج بھی عائد ہے۔

چوتھے حکم کو اخلاقی حکم ماننے اور یہ کہ یہ صرف اسرائیلیوں پر نہیں بلکہ سب انسانوں پر عائد ہوتا ہے کی دوسری وجہ اِس کا دائرہ کار ہے: "لیکن ساتواں دِن خُداوند تیرے خُدا کا سبت ہے اُس میں نہ تُو کوئی کام کرے نہ تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ تیرا غلام نہ تیری لونڈی نہ تیرا چوپایا نہ کوئی مسافر جو تیرے ہاں تیرے پھاٹکوں میں پایا جاتا ہو (خروج 20 باب 10 آیت)۔" جیسا کہ پچھلے باب میں کہا گیا ہے اسرائیل کے ساتھ عہد کے سیاق و سباق میں مسافر اسرائیل کے درمیان سکونت پذیر غیر تبدیل شدہ لوگ تھے۔ بعض تبدیل تو ہو گئے تھے لیکن ابھی بھی غیر اقوام کی طرح نامختون تھے۔ خُدا غیر تبدیل شدہ لوگوں سے سبت کے دستور کو ماننے کا مطالبہ کرتا ہے۔ اگرچہ وہ عیدوں یا ہیکل کی عبادت میں حصہ نہیں لے سکتے تھے۔ ہم اِس ممانعت کا اطلاق نحمیاہ 13 باب 15 تا 21 آیت میں دیکھتے ہیں۔ تاجر اور چیزیں بیچنے والوں کو (کم از کم جو اُن میں سے غیر اقوام تھے، آیت 16) سبت کے روز کاروبار کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ نحمیاہ سختی سے اُن کو سبت کے روز کاروبار کرنے سے منع کرتا ہے (آیت 21)۔ مَیں نے یہ مثال چُنی ہے کہ اگرچہ اسرائیل عہد میں شامل تھے لیکن ابھی تک آزاد قوم نہیں تھے وہ بیگانہ حکمرانوں کے اطاعت گزار تھے اِس کے باوجود نحمیاہ چوتھے حکم کو غیر اقوام پر بھی ایسے ہی عائد کر رہا ہے جیسے کہ یہودیوں پر۔ اِس سے ہم یہ نتیجہ اَخذ کرتے ہیں کہ چوتھا حکم خُدا کا اسرائیل کے ساتھ عہد کا نشان ہونے سے بڑھ کر تھا۔ اُس نے اُن کی سرزمین میں رہنے والے غیر اقوام سے مطالبہ کیا کہ وہ بھی اِس حکم کو مانیں۔

چوتھے حکم کو اخلاقی حکم ماننے اور مثبت حکم نہ ماننے کی تیسری وجہ یہ ہے کہ رسمی شریعت خُدا کے دیئے گئے احکام کی الٰہیاتی بنیاد ہے۔ خُدا چوتھے حکم کی بنیاد تخلیق کا دستور قرار دیتا ہے۔ کیونکہ خُداوند نے چھ دِن میں آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے وہ سب بنایا اور ساتویں دِن آرام کیا۔ اِس لیے خُداوند نے سبت کے دِن کو برکت دی اور اُسے مُقدس ٹھہرایا (خروج 20 باب 11 آیت)۔ یہ اُسلوب واضح طور پر چوتھے حکم کو برگشتگی سے پہلے سبت کی ترتیب کے ساتھ مِلا دیتا ہے۔ کچھ لوگ رائے زنی کرتے ہیں کہ چوتھے حکم کی وجہ اسرائیل کی مصر سے رہائی ہے (استثنا 5 باب 15 آیت)۔ تخلیقی ترتیب حکم کی وجہ نہیں ہو سکتی۔ وہ کہتے ہیں اگر دو مختلف وجوہات دی گئی ہیں تو کلام اپنی نفی خود کرتا ہے[8]۔ یہ حقیقت ہے کہ بائبل ایک قانون کے لیے دو وجوہات بیان کرتی ہے۔ خُدا کا عمل کسی بھی طرح سے الجھن پیدا نہیں کر سکتا یا اپنی نفی نہیں کر سکتا۔ خُدا کئی دفعہ اپنے عمل کی ایک سے زیادہ وجوہات بتاتا ہے۔ مثال کے طور پر یہوداہ 7 آیت بتاتی ہے کہ خُدا نے سدوم اور عمورہ کو اُن کی حرام کاری کی وجہ سے تباہ کر دیا جب کہ حزقی ایل اِس کی وجہ اُن کا تکبر اور غریبوں کی دستگیری نہ کرنا بتاتا ہے (حزقی ایل 16 باب 49 تا 50 آیت)۔ کیا یہ دو بیان کی گئی وجوہات میں اختلاف ہے؟ نہیں! بے شک خُدا نے اُنہیں دونوں وجوہات کے سبب سے ہلاک کیا۔ یہوداہ ایک وجہ پر زور دینا چاہتا ہے جبکہ حزقی ایل دوسری پہ۔

یہاں پہ کوئی مشکل نہیں ہے کہ خُدا نے اسرائیل کے لیے سبت ماننے کی دو وجوہات بیان کی ہیں۔ حقیقت میں جیسا کہ ہم نے اُوپر دس حکموں پر غور کیا۔ یہ خُدا کی اخلاقی شریعت کا خلاصہ ہونے کے ناطے خُدا کے لوگوں کے لیے خاص کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اِس

[8]. Long, pp. 15, 16.

لیے خُدا اسرائیل کو حکم دیتا ہے کہ وہ سبت کو پاک مانیں کیونکہ سبت کو پاک ماننا تمام انسانوں کا اخلاقی فرض ہے۔

جب وہ اُس سرزمین میں داخل ہونے کو تھے تو اُس نے انہیں دوسری وجہ دی۔ وہ خُدا کے مخلصی یافتہ لوگ تھے۔ اِس لیے گواہی بالکل واضح ہے کہ چوتھا حکم اگرچہ اپنے آپ میں رسمی شریعت کا عنصر رکھتا ہے پھر بھی تمام لوگوں کے لیے دائمی اخلاقی دستور ہے۔ بازار کا دِن پُرانا نہیں ہے۔ یہ شہر کے چوک سے نئے شاپنگ سنٹر میں منتقل ہو گیا ہے پھر بھی یہ خُدا کے ساتھ ہمارے روحانی لین دین کا مرکز ہے۔

لیکن چوتھا حکم خصوصی طور پر ساتویں دِن کا ذکر کرتا ہے تو کیا ہم ساتویں دِن کو بطورِ سبت ماننے کے پابند نہیں ہیں یا یہ مان لیں کہ چوتھا حکم بھی متروک ہو چکا ہے اور اب عائد نہیں ہے؟ بالکل نہیں! کیونکہ ہم نے پہلے ہی بیان کر دیا ہے کہ چوتھے حکم کا اطلاق رسمی طور پر ہے۔ دوسرے باب میں ہم نے دیکھا تھا کہ دِن کا تقرر اخلاقی مثبت قانون تھا۔ چونکہ یہ اخلاقی مثبت قانون تھا اِس لیے اخلاقی قانون کی فطرت پر اثر انداز ہوئے بغیر دِن تبدیل ہو سکتا ہے[9]۔

سبت اسرائیل کے لیے عہد کا نشان تھا

سبت کے دستور نے عہد کے لوگ ہونے کے ناطے سے اسرائیل کے لیے ایک خاص کردار ادا کیا۔ خروج 31 باب 16 تا 17 آیت کے مطابق اِس نے عہد کے نشان کے طور کا کام کیا:

---

9 ۔ کچھ لوگ استدلال کرتے ہیں کہ چوتھے حکم کے لیے سات میں سے صرف ایک دِن کا تقاضا ہے نہ کہ تاریخی اعتبار سے ساتویں دِن کا۔ علم التفسیر کے لحاظ سے مَیں اِس تفسیر کو ترجیح دوں گا کہ ساتویں دِن کا مطلب سات میں کوئی ایک دِن نہیں بلکہ تاریخی لحاظ سے ساتواں دِن ہے۔ کسی بھی طرح سے حکم کی اخلاقی نوعیت قائم رہتی ہے۔

"پس بنی اسرائیل سبت کو مانیں اور پشت در پشت اُسے دائمی عہد جان کر اُس کا لحاظ رکھیں۔ میرے اور بنی اسرائیل کے درمیان یہ ہمیشہ کے لیے ایک نشان رہے گا۔ اِس لیے کہ چھ دِن میں خُداوند نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور ساتویں دِن آرام کر کے تازہ دم ہوا۔"

دوسرے سبتوں کے ساتھ ساتویں دِن کا سلسلہ پرانے عہد کے لوگوں کو الگ کر دے گا۔ جیسا کہ ہم نے دوسرے باب میں دیکھا کہ برگشتگی سے پہلے سبت ابدی زندگی کی حقیقت کا ذائقہ تھا۔ برگشتگی کے بعد یہ اِس بات کا عہد بن گیا کہ خُدا اپنے لوگوں کو ابدی زندگی عطا کرے گا۔ کیونکہ اسرائیل کے لیے سبت دو سمتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے: پہلے پیچھے کی طرف جو اُن کو یاد دلاتا ہے کہ خُدا خالق ہے جِس نے برگشتگی کے بعد بھی ایک نجات دہندہ کے وسیلہ سے اُن کے ساتھ نجات کا وعدہ کیا؛ اور پھر آگے کی طرف، جو اُن کو یہ یاد دلاتا ہے کہ انہیں ایمان کے ساتھ موعودہ نجات دہندہ کا انتظار کرنا ہے۔ پیچھے تخلیق کی طرف اور آگے نجات دہندہ کی طرف اشارہ کرنے کے علاوہ سبت اسرائیل کو یہ یاد دِلاتا ہے کہ خُدا نے اسرائیل کو غلامی سے نجات دِلائی تھی۔ استثنا پانچ باب میں کوہ سینا پر چوتھے حکم کو دُہرانے کے بعد موسیٰ نے کہا:

"اور یاد رکھنا کہ تُو ملکِ مصر میں غلام تھا اور وہاں سے خُداوند تیرا خُدا اپنے زورآور ہاتھ اور بلند بازُو سے تجھ کو نکال لایا۔ اِس لیے خُداوند تیرے خُدا نے تجھ کو سبت کو ماننے کا حکم دِیا۔"

ایک وقت تھا کہ وہ غلام تھے اَب وہ وعدہ کی ہوئی سرزمین کے آرام میں داخل ہونے کو تھے جو کہ بذاتِ خود خُدا کے ساتھ اُن کے تعلق کی تصویر تھی۔ اُنہیں نہ صرف اپنے غلاموں پر ظلم کرنے سے باز آنا تھا بلکہ اُنہیں اور اُن کے غلاموں کو سبت کو بھی ماننا تھا۔ خُدا

نے آرام کے دِن پر نشان کیا کہ اِس حقیقت کا نشان ہو کہ وہ خُدا کے نجات یافتہ لوگ ہیں جن کو اُس نے آرام بخشا ہے۔

ہفتہ کے آخر پر سبت کو ماننے سے اسرائیل کو یہ بات سکھائی گئی کہ اُنہیں خُدا کے نجات دہندہ کا انتظار کرنا ہے جو کہ حقیقی آرام دینے والا ہے۔ خُدا نے آرام کے دِن کو اِس نشانی کے طور پر مقرر کیا کہ وہ خُدا کے بچائے ہوئے لوگ ہیں جن کو وہ آرام فراہم کر رہا ہے۔

اِس کے علاوہ یہ اُن کے آس پاس رہنے والے لوگوں کے لیے بھی نشان تھا کہ اسرائیل کا خُدا کے ساتھ خاص تعلق ہے اور یہ اُس کے لیے اور اُسی کے وسیلہ سے الگ کیے گئے ہیں۔ بار بار جب خُدا اپنے لوگوں کو اُن کے انحراف کی سزا کے لیے بولتا تو وہ اُن کی ساری بدی کا خلاصہ ایک جملہ میں بیان کرتا ہے کہ اُنہوں نے سبت کو توڑا ہے۔ چوتھے حکم کو توڑنے سے وہ اُس نشان کو ناپاک کرتے ہیں جو اُن کو دوسری اقوام سے الگ کرتا تھا۔ اور اُن کو خُدا کے بچائے ہوئے لوگ ہونے کے رُتبے پر قائم کرتا تھا(حزقی ایل20باب12اور20آیت)۔ جیسا کہ اُن کے مردوں پر ختنہ کے ذریعہ سے نشان کیا گیا تھا اُسی طرح ساری قوم پر سبت کو ماننے سے نشان کیا گیا تھا۔

سبت خُدا کا اپنے لوگوں میں تقدیس کے کام کا ذریعہ بھی تھا۔ سبت کے ذریعہ سے خُدا بیان کرتا ہے "میَں خُداوند تمہارا خُدا پاک کرنے والا خُدا ہوں (خروج 31باب 13آیت)۔" سبت کو ماننے نے اُن کو یہ یاد دِلایا کہ وہ خُدا کے لوگ ہیں سبت تقدیس میں بڑھنے کے لیے خاص کردار کرتا ہے۔ جب وہ سبت کو پاک مانتے تو وہ جانتے تھے کہ وہ خُدا کے اُس فضل سے لُطف اندوز ہوں گے جِس کا یسعیاہ58باب13اور14آیت میں وعدہ کیا گیا ہے[10]۔

---

[10] دیکھیے باب1۔

اِس کے علاوہ ساتویں سال کا سبت اور پچاس سال کی جوبلی نہ صرف آنے والے نجات دہندہ کے کام کی تمثیل ہے(لوقا 4باب 18 آیت)بلکہ اُن کو یہ بھی سکھاتا تھا کہ وہ ایمان پر زندگی بسر کریں اور موعودہ فصل کے لیے خُدا پر بھروسہ کریں۔ اسرائیل کی روحانی زندگی میں سبت کا یہ بے مثال کردار گنتی 15 باب 32 تا36 آیت کی پابندی کے سخت نفاذ کی وضاحت کر دیتا ہے۔

خروج 35باب 1 تا 2 آیت کے مطابق سبت کے روزآگ جلانا خلافِ شرع تھا کیونکہ بہت سے کاموں کا تعلق آگ جلانے سے تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ صرف کاہنوں کو مذبحہ پر آگ جلانے کی اجازت تھی(احبار 1 باب)۔

گنتی پندرہ باب میں ایک آدمی بیچنے یا شاید جلانے کے لیے لکڑیاں اکٹھی کر رہا تھا۔ اُس نے اپنے ایندھن کی فراہمی پر توجہ نہ دی تھی اور اپنی آگ کو نظر انداز کیا تھا اِس لیے یہ بجھ گئی۔ اِس کے علاوہ اُسے آگ جلانے کے لیے لکڑیاں اکٹھی کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ کچھ لکڑیاں اور کچھ جلتے ہوئے کوئلے ہمسائے سے ادھار لے سکتا تھا اور اپنے ہمسائے کی آگ استعمال کر سکتا تھا۔ اُس کا لکڑیاں چُننا سرِ عام خُدا کے قانون کی توہین کرنا تھا۔ سبت کے قانون کی اہمیت کو واضح کرنے کے لیے خُدا نے کہا کہ اُسے قتل کر دیا جائے۔

یہ واقعہ ایسا بالکل نہیں سکھاتا جیسا بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم خُداوند کے دِن کھانا نہیں پکا سکتے یا بجلی کا استعمال نہیں کر سکتے۔ اگرچہ اِس قانون کا اطلاق اتوار کے روز باہر جانے اور گھر کا سودا خریدنے یہاں تک کہ باہر کھانا پر سکتا ہے۔ بے شک سبت کا دستور توڑنے پر سزائے موت موسوی نظام کا خاص حصہ تھا جس کا ہم پر اطلاق نہیں ہوتا۔ اِس کے باوجود سزائے موت سبت کی سنجیدگی کے بارے سکھاتی ہے۔ اگر کلیسیا خُدا کے دِن کی تضحیک کی اجازت دیتی ہے تو کلیسیا وفادار نہیں رہ سکتی۔

مسلسل نشان

یہ حقیقت ہے کہ چوتھا حکم اسرائیل کے لیے نشان تھا اِس کی اخلاقی ذمہ داری کو ختم نہیں کرتا۔ سبت نئے عہد نامے میں بھی مسلسل خُدا کے عہد کا نشان ہے۔ جیسے کہ ختنہ اور فسح کے نشان،بپتسمہ اور عشاربانی کے عہد کے نشان میں بدل گئے اُسی طرح سبت ساتویں دِن سے پہلے دِن میں بدل گیا اور خُدا کے لوگوں کے لیے بطورِ نشان قائم ہے۔[11] ہم جو نجات کی تکمیل کی حقیقت میں رہ رہے ہیں ہمارا سبت ہفتہ کا پہلا دِن ہے۔ یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ خُدا نے مخلصی کا کام مکمل کر دیا ہے اور ہم نے اِس مخلصی کے کام میں شامل ہونا شروع کر دیا ہے۔ اسرائیل کے سبت کی طرح ہمارا سبت بھی پیچھے مسیح کے جی اُٹھنے کی طرف اشارہ کرتا ہے اور ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ ہم اُس میں آرام پائیں گے، ہمارے تمام گناہ معاف ہو چکے ہیں۔ یہ مستقبل کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے اور ہمیں یاد دلاتا ہے کہ مسیح واپس آئے گا اور ہم ہمیشہ اُس کے ساتھ کامل خوشی میں رہیں گے۔

ہمارا خُداوند کے دِن کو ماننا ہمارے ہمسائیوں کے لیے نشان اور گواہی بھی ہے کہ ہم خُدا کے نجات یافتہ لوگ ہیں۔ جب ہم سبت کو مانتے ہیں تو یہ ہمارے اِرد گِرد کے لوگوں کے لیے گواہی بن جاتی ہے کہ ہم خُدا کے خاص لوگ ہیں۔ بے شک بہت کم باتیں ہیں جو ہمیں دوسرے لوگوں سے الگ کرتی ہیں کیونکہ اُن میں سے ظاہری طور پر اخلاقی، ذمہ دار شہری اور بہت سے چرچ جاتے ہیں۔ ایک ظاہری نشان جو خُدا نے ہمیں دیا ہے، جِس کے جھنڈے تلے ہم رہتے ہیں وہ ہے مسیحی سبت کو پورے طور پر ماننا۔ اِس سے ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم اپنے نہیں ہیں بلکہ مسیح کے ہیں۔ ہو سکتا ہے ہماری وفاداری سے سبت کو ماننا ہمارے

---

[11] دن کی تبدیلی اور اِس کی اہمیت کے لیے دیکھئے ابواب 7 اور 8۔

ہمسائیوں کے لیے گواہی ہو اور ہو سکتا ہے کہ ہمارارڈیہ ہمیں یہ موقع فراہم کرے کہ اُن کے سامنے اپنے اِس عمل کی وضاحت کر سکیں۔ مثال کے طور پر جب ہم اپنے ہمسائیوں کو یہ بتائیں گے کہ ہمارے بچے سالگرہ پر نہیں آ سکتے یا ہم ہمسائیوں کے سیر و تفریح یا کھیل کے پروگرام میں شامل نہیں ہو سکتے، کیونکہ ہم مسیحی ہیں اور اتوار کو اپنے خُداوند کی عبادت اور اُس کی خدمت کے لیے مخصوص کرنا چاہتے ہیں تو شاید ہمیں موقع مل جائے کہ ہم اس کے سبب اپنے ایمان کی وضاحت کر سکیں۔ یہ بہت عجیب بات ہے کہ جو کلیسیائیں دُنیا سے الگ ہونے کی بات کرتی ہیں وہ دُرست طور سے سبت ماننے کے خلاف بات کریں۔ وہ اپنی علیحدگی کا اظہار غیر بائبلی قوانین کے ساتھ موافقت کی فہرست سے کرتی ہیں: فلم دیکھنے نہ جائیں، شراب نہ پئیں، سگریٹ نہ پئیں وغیرہ وغیرہ۔

بائبل ہمیں اِس لیے بُلاتی ہے کہ ہم اپنی علیحدگی بشمول سبت، کلام کے احکام کے مطابق زندگی بسر کرنے سے کریں۔ جب ہم سبت کو درست طور سے مانیں گے تو ہم شریعت پرست نہیں بن جاتے بلکہ بائبلی علیحدگی کو ظاہر کرتے ہیں۔

اِس کے برعکس شریعت پرستی یہ ہے کہ ہم خُدا کے قانون میں اِس بات کا اضافہ کر دیں کہ ہم اپنی فرماں برداری سے خُدا کی محبت کو کمانے کی کوشش کریں یا مسیح پر ایمان لائے بغیر خُدا کی شریعت کی تابعداری کریں۔ ہمیں خیال رکھنا چاہئے کہ ہماری فرماں برداری میں بااصول درستگی شریعت پرستی نہیں ہے۔

تقدیس کے وسائل

اسرائیلیوں کی طرح سبت ہماری تقدیس میں بھی کردار ادا کرتا ہے۔ پہلے باب میں ہم نے اُن برکات پر بات کی جو سبت کے ساتھ منسلک ہیں۔ یہ برکات بہت حد تک ہماری تقدیس کے

ساتھ منسلک ہیں، دوہرے عمل یعنی گناہ کے اعتبار سے مرنا اور پاکیزگی اور خُدا کے کلام کی فرماں برداری میں ترقی کرنا[12]۔ سبت کو ماننے میں یہ دونوں باتیں شامل ہیں۔

سب سے پہلے یہ گناہ کے اعتبار سے مرنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔ کیونکہ ہمارے اندر گناہ کا بقیہ موجود ہے۔ اِس لیے ضرور ہے کہ ہم آزمائش اور غلط ترجیحات کے خلاف روزانہ کشُتی کریں۔ ہم خُداوند اپنے خُدا سے اپنے سارے دِل، اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے محبت نہیں رکھ سکتے۔ اور نہ ہی اُس کی بادشاہی اور راستبازی کی تلاش کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے کام، مشاغل، خوشیوں اور اپنی چیزں کے استعمال میں خُداوند کو بھول جاتے ہیں۔ ہم خُداوند پر بھروسہ کرنے میں ناکام رہتے ہیں اور ہم دوسروں پر اور جسمانی چیزوں پر انحصار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ خُداوند نے ہمیں سبت کا دِن دیا ہے کہ ہمیں ہمارے مالک کی طرف واپس بُلائے۔ زندگی کا یہ ہفتہ وار وقفہ ہمارے کام، تفریح اور آرام میں دخل اندازی کرتا ہے اور اِس بات کے لیے ہماری تربیت کرتا ہے کہ ہم سب کچھ کو بھول کر اُس کی طرف دیکھیں۔ خُداوند کا دِن ہمیں خُداوند ہمارے خُدا کی حضوری میں لے آتا ہے۔ اور ہمیں یاد دِلاتا ہے کہ "پہلے اُس کی بادشاہی اور اُس کی راستبازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تُم کو مل جائیں گی"۔ اپنے کام، آرام کا تعاقب نہ کرنا اور اِن کی بابت غیر ضروری سوچ اور الفاظ سے باز رہنا ہمیں اِن کی طرف مائل ہونے سے باز رکھتے ہیں۔ یہ موت کی حد تک کام کے جنونی ہونے یا ہماری پسندیدہ تفریح اور سرگرمی کے جنون میں مبتلا ہونے کی بات کرتا ہے۔ اِس دِن خُدا ہم سے کہتا ہے کہ دوسری سب چیزوں کو بھول جاؤ۔ ہماری بت پرستی کی طرف رغبت کو مار دِیا جاتا ہے۔ اگرچہ سبت منفی زاویہ سے ہماری تقدیس کرتا ہے۔

---

[12] اقرارالایمان مختصر 35۔

اِس کے باوجود سبت ماننا مثبت زاویے سے بھی ہماری تقدیس میں کردار ادا کرتا ہے۔ خُدا نے یسعیاہ 58 باب میں وعدہ کیا ہے کہ اگر ہم سبت کے دِن کو پاک مانیں گے تو ہم خُداوند میں شادمان رہیں گے اور روحانی طور پر سرفراز ہوں گے اور فتح حاصل کریں گے۔ سبت ایسا ذریعہ ہے جس کے وسیلہ سے ہم بطورِ مسیحی ترقی کرتے اور سرفراز ہوتے ہیں۔ جیسا کہ باب تین میں بتایا گیا ہے کہ اِس دِن کو اِس طور سے بنایا گیا ہے کہ یہ ہماری ترقی میں کردار ادا کرتا ہے۔ کیونکہ اِس دِن میں خُدا ہمیں عبادت کرنے، تعلیم پانے اور منادی کرنے اور رفاقت رکھنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ وہ ہمیں وقت دیتا ہے کہ ہم دوسرے مطالبات اور مصروفیات سے ہٹ کر مطالعہ اور دُعا کریں۔ وہ ہمیں آزاد کرتا ہے کہ ہم اُس کی اَور اپنے ہمسائیوں کی خدمت کر سکیں۔ یہ تمام چیزیں ہمارے اندر اِس طرح کام کرتی ہیں کہ ہم اَور زیادہ خُداوند مسیح کی صورت میں تبدیل ہوتے جائیں۔

کیا ہمیں پُرانے عہد کے لوگوں سے اِن چیزوں کی کم ضرورت ہے؟ سبت کا نشان قائم رہتا ہے اگرچہ دِن کی تبدیلی سے اِس کے علمِ الٰہی کی اہمیت کا مرکز بدل جاتا ہے۔ جیسا کہ ختنہ کی جگہ بپتسمہ نے لے لی اور فسح کی جگہ عشاء ربانی نے لے لی۔ اسی طرح سبت کے ساتویں دِن کی جگہ پہلے دِن نے لے لی جو کہ خُداوند کا دِن ہے۔

جیسا کہ ہم نے بیان کیا کہ اگرچہ سبت رسمی مقاصد کے لیے کام کرتا ہے پھر بھی ایک مستقل اخلاقی ذمہ داری ہے۔ یہ تفسیر نئے عہد نامے سے بھی ثابت ہوتی ہے۔ اگلے باب میں ہم مسیحی سبت کے بارے میں نئے عہد نامے کے مواد کی جانچ پڑتال کا آغاز کریں گے۔

باب نمبر 5

سبت کا مالک

متی 12 باب 1 تا 8 آیت

میری پہلی کلیسیا Mississippi کی ریاست میں واقع ایک چھوٹے سے زرعی قصبے میں تھی۔ قصبہ کے بالکل شمالی حصہ میں ریاستی پارک کمیشن والوں نے ایک نئی قسم کا پارک تعمیر کیا جِس کا نام "زندہ کاشتکاری" تھا۔ اِس پارک کا مقصد اُنیسویں صدی کے کپاس کی کاشتکاری کو دوبارہ تخلیق کرنا تھا تاکہ لوگ تجربہ کر سکیں کہ جنوبی علاقہ میں کاشتکاری کی زندگی کیسی تھی۔ حقیقت میں یہ کھیت اگرچہ عجائب گھر تھے اور اصل کھیت نہ تھے۔ کلیسیا کی ساری تاریخ میں وقفے وقفے سے سبت کی بابت غیرت رکھنے والوں نے خُداوند کے دِن کو عجائب گھر میں بدل دیا۔ یہ آگے کو روحوں کے بازار کا دِن نہ رہا بلکہ عجائب گھر میں رکھی ایک چیز میں بدل گیا۔

یسوع مسیح کے دَور کے فریسیوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ جب اُنہوں نے نمایاں حیثیت حاصل کی تو پارک ایک ویران جنگی علاقے کی طرح دکھائی دیا۔ اُنہوں نے اِس کو بحال کرنے کی کوشش کی۔ اُنہوں نے پارک کو پھر سے تعمیر کیا، پھر سے پھولوں کی کیاریاں بنائیں، ساری ندیوں کو صاف کیا، اور گھاس اور درختوں کو چھانٹا۔ یہاں تک کہ اُنہوں نے پھر سے نشستیں رکھیں۔ پارک ایک دفعہ پھر سے خوبصورت دکھائی دینے لگا۔ لیکن لوگوں کو اِس پارک سے فائدہ اُٹھانے کی اجازت نہ دی۔ پارک کے چوگرد ایک باڑ لگا دی گئی۔ وہ آکر

صرف دیکھ سکتے تھے کہ پارک کس طرح کا نظر آتا ہے۔ جیسے آج لوگ پرانے بحال شدہ قلعے کا دورہ کرتے ہیں۔ یہ ایک عجائب گھر کی مانند تھا۔

لیکن جب بادشاہ کا بیٹا شہر میں آیا، اور پہلا کام جو اُس نے کیا وہ یہ تھا کہ اُس نے باڑ گرا دی۔ اُس نے کہا یہ پارک اِس لیے بنایا گیا تھا کہ میرے باپ کے لوگ اِس کو استعمال کریں اور مَیں یہاں اُن کے ساتھ ملاقات کر سکوں۔

یسوع مسیح نے متی 12 باب 1 تا 8 آیت میں باڑ گرانی شروع کر دی (موازنہ کے لیے دیکھیے مرقس 2 باب 23 تا 28 آیت؛ لوقا 6 باب 1 تا 5 آیت)۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ یسوع مسیح سبت کو ختم کر رہا تھا۔ لیکن حقیقت میں وہ آرام کے شہزادے کے طور پر آیا تا کہ سبت کو اپنے لوگوں کے لیے روحانی آرام کے طور پر بحال کرے۔ متی 11 باب 25 تا 28 آیت اور 12 باب 1 تا 8 آیت کے تعلق پر غور کریں۔ متی 11 باب 25 تا 28 آیت کے ابتدائی جُملے کا وقت یا موقعہ آئندہ باتوں سے متعلق ہے۔ عظیم آرام کا وعدہ کر کے متی ہمیں آرام کے دِن کی طرف متوجہ کراتا ہے۔

ہم نے پرانے عہد نامے میں سبت کی بنیاد کا جائزہ لیا۔ ہم نے یسعیاہ 58 باب 13 تا 14 آیت کے بڑے وعدے کا جائزہ لینے سے آغاز کیا۔ ہم نے سیکھا کہ انسان کے آغاز ہی سے خُدا کی یہ خواہش تھی کہ سب لوگ سات میں سے ایک دِن کو پاک مانیں۔ شادی اور کام کی طرح سبت کی تخلیق کا دستور ہے۔ ہم نے اِس بات کا بھی جائزہ لیا کہ چوتھے حکم میں خُدا یہ سکھاتا ہے کہ اُس کی مقرر کردہ برکات کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں کس طور سے اپنی زندگی کو تشکیل دینے کی ضرورت ہے۔ اور ہم نے اِس اعتراض کا جواب تلاش کرنے کی بھی کوشش کی کہ سبت صرف پرانے عہد نامے کا رسمی نشان ہے جو صرف پرانے عہد نامے کے لوگوں پر ہی عائد ہوتا ہے اور نئے عہد نامے میں خُدا کے لوگوں پر عائد نہیں ہوتا۔

ہمارے یہ سب کچھ کہنے کے باوجود بہت لوگ اِس بات پہ اعتراض کرتے ہیں کہ خُداوند کادِن مسیحی سبت ہے۔ اعتراض کرنے والے دعویٰ کرتے ہیں کہ نہ صرف یہ کہ نیا عہد نامہ چوتھے حکم کا اعادہ نہیں کرتا بلکہ یسوع مسیح نے سبت کو سختی سے منسوخ کر دیا۔ اِس باب اور اگلے تین ابواب میں ہم اِس اعتراض پر نئے عہد نامے کی تعلیم کا جائزہ لیں گے۔ ہم متی 12 باب 1 تا 8 آیت سے شروع کریں گے۔

سبت کی بابت یسوع مسیح کی تعلیم

پہلی بات ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یسوع مسیح سبت پر اپنا اختیار کا دعویٰ کر رہا ہے۔ جیسا کہ سبت کی صبح یسوع مسیح اور اُس کے شاگرد گندم کے کھیتوں میں سے جارہے تھے۔ اُس کے شاگردوں کو بھوک لگی اور وہ بالیں توڑ کر کھانے لگے۔ اِس پر فریسیوں نے اُس سے کہا:

”دیکھ تیرے شاگرد سبت کے دِن وہ کچھ کر رہے ہیں جو سبت کے دِن کرنا روا نہیں۔“

جب یسوع مسیح کے لیے اُن کی نفرت بہت زیادہ ہوئی تو فریسیوں نے یسوع مسیح کا تعاقب کرنا شروع کیا تاکہ اُس میں یا اُس کے شاگردوں میں کوئی غلطی ڈھونڈ سکیں۔ جونہی یسوع مسیح کے شاگرد گندم کی بالیں ہاتھوں میں مسل مسل کر کھا رہے تھے تو اُن کو موقع مل گیا۔ فوراً شہد کی مکھیوں کی طرح اُنہوں نے یسوع پر حملہ کر دیا۔ وہ شاگردوں پر کوئی چوری کا الزام نہیں لگا رہے تھے کیونکہ استثناہ 23 باب 25 آیت کے مطابق اُن کو یہ اجازت تھی کہ ہمسائے کے کھیت کے پاس سے گزرتے ہوئے کھانے کے لیے بالیں توڑ سکتے تھے۔ بنیادی طور پر وہ یسوع مسیح پر یہ الزام لگا رہے تھے کہ اُس نے اپنے شاگردوں کو سبت کو توڑنے کی اجازت دی ہے۔ اور یوں وہ شریعت کو توڑنے کو بڑھاوا دے رہا ہے۔

بہت سے لوگ غلطی سے فریسیوں کی طرح یہ نتیجہ اَخذ کر لیتے ہیں کہ شاگرد سبت کو توڑ رہے تھے۔ شاگرد پرانے عہد نامے کے سبت کے دستور کو نہیں توڑ رہے تھے۔ وہ صرف یہودیوں کے بنائے ہوئے انسانی قوانین کو توڑ رہے تھے۔

فریسیوں کا شریعت میں ردوبدل

فقیہوں اور فریسیوں کی خُدا کی شریعت کے لیے غیرت قابلِ بیان تھی۔ وہ خُدا کی شریعت کے ساتھ محبت رکھتے تھے اور ہر حال میں اِس کو محفوظ رکھنا چاہتے تھے۔ اِس لیے اُنہوں نے خُدا کی شریعت کے گِرد باڑ لگا رکھی تھی تا کہ لوگوں کو اِس کے خلاف گناہ سے باز رکھ سکیں۔ اِسی طرح اِختیار والوں نے "گرینڈ کینن پارک" کی انتہائی حدود پر رکاوٹیں کھڑی کر رکھی تھیں تا کہ لوگ حدود کے بہت قریب نہ آسکیں۔ یہودیوں نے ایسے خود ساختہ قانون ایجاد کر لیے کہ لوگوں کو ایسے نقاط سے دُور رکھ سکیں جہاں شریعت کو پامال کرنے کے خدشات تھے۔

آج کے دور میں یہ اُن کلیسیاؤں کی مثال ہے جنہوں نے مشروبات پینے کو محض اِس لیے ممنوع قرار دے دیا کہ لوگ شراب نوشی کے سنجیدہ گناہ کے مرتکب ہوں۔ اُنہوں نے مشروب پینے پر انسانی شریعت کی باڑ لگا دی تا کہ لوگ شراب نوشی کی طرف نہ بڑھ جائیں۔ بالآخر ایک انسانی شریعت ایجاد کی گئی جو خُدا کی شریعت کی طرح عائد ہو گئی اور یہاں تک کہ انسان کی بنائی ہوئی شریعت خُدا کی شریعت سے بھی زیادہ اہمیت اختیار کر گئی۔ مسیح کے الفاظ میں "تُم خُدا کے حکم کو ترک کر کے آدمیوں کی روایت کو قائم رکھتے ہو (مرقس 7 باب 8 آیت)۔"

درحقیقت گناہ کی طرف بڑھنے سے بچانے کے لیے بنائے گئے انسانی قوانین اِس بات کا انکار تھا کہ خُد کی شریعت کافی ہے۔ ایسے قوانین اِس قدر سختی سے عائد کر دیئے گئے کہ

صرف خُدا کا کلام یہ سکھانے کے قابل نہیں ہے کہ ہمیں کِس طرح گناہ سے بچنا ہے۔ فریسی خُدا کے کلام اور بالخصوص سبت کے خُود ساختہ محافظ بن بیٹھے تھے اور اُنہوں نے سینکڑوں قوانین ایجاد کر لیے تا کہ وہ لوگوں کو خُدا کے کلام کی بے حُرمتی کے خطرے میں نہ پڑنے دیں۔ اِن کے قوانین کی کتاب جِس کو ہم تالمود کہتے ہیں اُس میں اُنہوں نے سبت کے لیے چوبیس باب مختص کیے ہیں۔ اُنہوں نے انتالیس پیشوں کی فہرست بنائی جِن کو متعدد ذیلی اقسام کے ساتھ سبت کے روز اختیار نہیں کیا جا سکتا تھا۔ مثال کے طور پر چوتھا حکم سبت کے روز بونا اور کاٹنا ممنوع قرار دیتا ہے (خروج 34 باب 21 آیت)۔ اِس ممانعت کی بنیاد پر تالمود بالی کو لے کر ہاتھ (کاٹنا) میں مسلنے (گاہنا) کو ممنوع قرار دیتا ہے۔ اِس لیے جِس شریعت کو شاگردوں نے توڑا وہ یہودیوں کی روایت تھی نہ کہ خُدا کی شریعت۔

یسوع مسیح اپنا اختیار واضح کرتا ہے

غور کیجئے یسوع مسیح سبت کو توڑنے کی حمایت نہیں کر رہا بلکہ روایت کو توڑ رہا ہے۔ اپنے شاگردوں کا دفاع کر کے یسوع مسیح نے اپنے آپ کو شریعت کے دینے والے اور شریعت کی تفسیر کرنے والے کے طور پر پیش کیا۔ جب وہ کہتا ہے "ابنِ آدم سبت کا مالک ہے" تو وہ شریعت کے ساتھ اپنے بے مثال رشتے کا اظہار کر رہا ہے۔ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ سبت کو کیا کیا جانا چاہئے اور کیا نہیں یہ تفسیر کرنے کا حق اور سبت کی باڑ گِرانے کا حق اُسی کے پاس ہے۔ یسوع مسیح یہ نام "ابنِ آدم" دانی ایل 7 باب 13 آیت سے مستعار لیتے ہیں۔

"مَیں نے رات کو رویا میں دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الایام تک پہنچا۔ وہ اُسے اُس کے حضور لائے۔"

یہودیوں کے مسیح بادشاہ کی فطرت کے تعلق سے غلط تصور کی وجہ سے یسوع مسیح نے یہ نام اپنے لیے استعمال کیا۔ یہ نام اُس کے دُکھوں کے کام اور اِسی طرح خُدا کے مقرر کردہ نجات دینے والے بادشاہ کے طور پر اُس کی سربلندی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

اُس کا یہ دعویٰ "لیکن مَیں کہتا ہوں (آیت 6)" فقیہوں اور فریسیوں کی انسانی تفسیر کا اِنکار کرتا ہے۔ وہ واضح طور پر کہتا ہے کہ وہ خُدا کی شریعت کا اِنکار نہیں کر رہا:

"یہ نہ سمجھو کہ مَیں توریت یا نبیوں کی باتوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ مَیں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہر گز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پُورا نہ ہو جائے۔ پس جو کوئی اِن چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے بھی کسی کو توڑے گا اور یہی آدمیوں کو سکھائے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلائے گا" (متی 5 باب 17 تا 19 آیت)۔

یسوع مسیح دعویٰ کرتا ہے خُدا کی شریعت کا خوبصورت اور دائمی کردار آج بھی نافذ العمل ہے۔ ذرا سوچئے کہ اگر یسوع مسیح نے اپنی زمینی خدمت میں خُدا کی شریعت کی تردید کی ہوتی تو وہ مسیح کہلانے کے قابل نہ ہوتا کیونکہ 40 زبور 6 تا 8 آیت میں لکھا ہے:

"قربانی اور نذر کو تُو پسند نہیں کرتا۔ تُو نے میرے کان کھول دیئے ہیں۔ سوختنی قربانی اور خطا کی قربانی تُو نے طلب نہیں کی۔ تب مَیں نے کہا دیکھ مَیں آیا ہوں۔ کتاب کے طومار میں میری بابت لکھا ہے۔ اے میرے خُدا! میری خوشی تیری مرضی پوری کرنے میں ہے۔ بلکہ تیری شریعت میرے دِل میں ہے۔"

اِس لیے متی 5 باب 17 تا 19 آیت میں خُدا کی شریعت کی حقیقی فطرت کی بنیاد رکھنے کے بعد مسیح خُدا کی شریعت کو نہیں بلکہ فریسیوں کی تفسیر کو کالعدم قرار دے رہا ہے۔

متی 5 باب 21 اور 22 آیت میں اِس بات کو واضح طور پر دیکھتے ہیں:

"تُم سُن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ خون نہ کرنا اور جو کوئی خون کرے وہ عدالت کی سزا کے لائق ہو گا۔ لیکن مَیں تُم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر غصہ ہو گا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہو گا۔ اور جو اُس کو احمق کہے گا وہ آتشِ جہنم کا سزاوار ہو گا۔ پس اگر تُو قربان گاہ پر اپنی نذر گزرانتا ہو اور وہاں تجھے یاد آئے کہ میرے بھائی کو مجھ سے کچھ شکایت ہے تو وہیں قربانگاہ کے آگے اپنی نذر چھوڑ دے۔ اور جا کر پہلے اپنے بھائی سے ملاپ کر۔ تب آ کر اپنی نذر گزران۔"

یہودیوں نے چھٹے حکم میں جسمانی قتل کو اِس اختصار کے ساتھ بیان کیا کہ اُنہوں نے حکم کی اصل روح کو کھو دِیا۔ یسوع مسیح معاملے کی روح تک جاتے ہیں اور سکھاتے ہیں کہ نفرت یا حقارت جیسے اعمال بھی چھٹے حکم کو توڑتے ہیں۔

متی 5 باب میں یسوع مسیح یہودیوں کی غلط تفسیر کی تردید کر رہا ہے اور شریعت کی حقیقی تفسیر کا دعویٰ کر رہا ہے۔ جب وہ اپنے آپ کو سبت کا مالک کہہ کر اپنے شاگردوں کا دفاع کر رہا ہے تو وہ بالکل یہی کر رہا ہے۔ اُس نے اصل میں یہ کہا تھا "کہ صرف مَیں ہی سبت کو پاک ماننے اور اِس کی درست تفسیر کے لیے بااختیار ہوں"۔

اِس لیے وہ سبت کو نہیں بلکہ اِس کی بابت غلط تفسیر کو منسوخ کر رہا تھا۔ وہ اپنے لوگوں کے لیے روحانی آرام کے لیے دِن کو نئے سِرے سے قائم کرتا ہے۔ "یہ وہی دِن ہے جسے خُداوند نے مقرر کیا ہے ۔ ہم اِس میں شادمان ہوں گے اور خوشی منائیں گے۔ (118 زبور 24 آیت)"

اپنے آپ کو موعودہ ابدی آرام دہندہ کے طور پر متعارف کروا کر (متی 11 باب 28 آیت) اُس نے خُدا کے مقرر کردہ مقصد کے مطابق آرام کے دِن کو یہودیوں کے بار آزاد کرنا شروع کر دیا۔ کیا یہ مناسب نہیں کہ وہ ہماری ابدی میراث اور یادگار کے طور پر اِس دِن کو بحال کرتا ہے؟ سبت کو منانے سے ہم اِس بات کی خوشی کرتے ہیں کہ ہم نے ابدی آرام میں داخل ہونا شروع کر دیا ہے اور ہم اِس آرام میں داخل ہونے کے لیے آگے بڑھ رہے ہیں۔ یسوع مسیح کے اختیار کے نکتہ کو چھوڑنے سے پہلے اِس بات پر غور کیجیے کہ وہ کتنی دفعہ سبت کو ماننے کی تعمیل کرتا ہے۔ اناجیل میں مندرج یسوع مسیح کی تین سالہ خدمت میں، چھ مختلف جگہوں پر یہودیوں کے ساتھ درست سبت کے موضوع پر اُس کی نوک جھوک ہوئی۔ اِس کے علاوہ تینوں اناجیل میں دو مواقع درج ہیں: دو واقعات متی 12 باب 1 تا 14 آیت میں اور پھر مرقس 2 باب 23 آیت سے 3 باب 6 آیت میں دہرائے گئے ہیں اور لوقا 6 باب 1 تا 11 آیت میں۔

چھ دفعہ یسوع مسیح نے خود سبت کی بابت سکھایا جبکہ قتل کی بابت اُس نے ایک دفعہ سکھایا اور تین دفعہ شادی کی بابت سکھایا۔ اگر یہ حکم رسمی شریعت کی ردی کی ٹوکری ہی کے لیے تھا تو اناجیل کے مصنفین نے کیوں اِس کی طرف اتنی توجہ دی؟ کیا آپ کسی رسمی شریعت کے بارے میں سوچ سکتے ہیں جس پر لوگوں کو درست کرنے کے لیے یسوع مسیح نے اتنا وقت لگایا؟ نہیں! اُس نے اپنے لوگوں کو رسمی شریعت سے دُور رہنے کے لیے تیار کیا۔ شریعت دینے والے کے طور پر وہ یہاں پر کوُڑے کو صاف کرتا ہے اور وہ باڑ کو گراتا ہے اور پارک اپنے لوگوں کے لیے کھول دیتا ہے تاکہ وہ اِس کو درست طور سے استعمال میں لائیں۔

تقویٰ اور ضرورت کے اصول

یسوع مسیح سپریم کورٹ کا چیف جسٹس کی طرح سبت پر اپنے اختیار کا دعویٰ کرتے ہوئے بادشاہ کی مرضی کے مطابق یہودیوں کی شریعت کو جانچتا ہے اور چوتھے حکم پر ہر اُس غیر بائبلی قانون کو جو خُدا کی مرضی کے ساتھ متصادم ہے ختم کر دیتا ہے۔ اپنے اختیار کے ساتھ وہ اُن قوانین کو عائد کرتا ہے جن سے سبت کو ماننا چاہئے۔ اور یہ سکھاتا ہے کہ ہم وہ کام کریں جن سے اِس دِن کے مقاصد کو فروغ ملے۔ اپنے شاگردوں کے دفاع میں وہ یہودیوں کی روایات کی تردید کرنے کے لیے بائبلی دلائل کا ایک سلسلہ بیان کر دیتا ہے۔

یسوع مسیح پہلی دلیل عہد کے لوگوں کی تاریخ سے دیتے ہیں(1۔ سموئیل 21باب 1 تا6 آیت)۔ ''اُس نے اُن سے کہا کیا تم نے نہیں پڑھا کہ جب داؤد اور اُس کے ساتھی بھوکے تھے تو اُس نے کیا کیا؟ وہ کیوں کر خُدا کے گھر میں گیا اور نذر کی روٹیاں کھائیں۔ جِن کو کھانا نہ اُس کو روا تھا نہ اُس کے ساتھیوں کو مگر صرف کاہنوں کو(متی 12باب 3تا4 آیت)۔'' سیاق وسباق ہمیں بتاتا ہے کہ یونتن کے خبردار کرنے کے بعد کہ ساؤل اُسے قتل کرنا چاہتا ہے داؤد اپنی زندگی بچانے کے لیے بھاگ رہا تھا۔ چند ایک ساتھیوں کے ہمراہ اُس نے جلدی میں اپنے ساتھ روٹی یا تلوار نہیں لی۔ خیمہ اجتماع میں اُس نے کاہن سے روٹی اور تلوار مانگی۔ لیکن جو روٹی اُس وقت دستیاب تھی وہ نذر کی روٹی تھی جو خُداوند کی میز پر سے ابھی ابھی اُٹھائی گئی تھی۔ مُقدس مقام پر ہفتہ میں بارہ روٹیاں میز پر خیمہ اجتماع میں رکھی جاتی تھیں جو اپنے لوگوں کے ساتھ خُدا کی رفاقت کی یادگیری تھی۔ سبت کے روز وہ روٹیاں تازہ روٹیوں کے ساتھ بدل دی جاتی تھیں۔ اور کاہن کو وہ ایک ہفتہ پرانی روٹی کھانا ہوتی تھی(احبار 24باب 5 تا9 آیت)۔ صرف یہی روٹی تھی جو اُس وقت گھر میں تھی کاہن نے یہی روٹی داؤد اور اُس کے ساتھیوں کو دے دی۔

یسوع نے یہ بیان اِس لیے لیا کیونکہ اِس بیان میں داؤد اور اُس کے ساتھیوں اور یسوع مسیح اور اُس کے شاگردوں میں مماثلت تھی۔ یہ روٹی سبت کے روز تبدیل ہوتی تھی۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ دونوں واقعات سبت کے دِن ہوئے۔ اِس کے علاوہ دونوں بیانات خُدا کے ممسوحوں سے متعلق ہیں جو خُدا کے کام پر نکلے تھے۔ دونوں مثالیں زندگی اور موت کی بابت نہیں تھیں مگر صرف اِتنا تھا کہ ساتھی بھوکے تھے۔ اُنہوں نے تقویت حاصل کی تاکہ خُدا کے کام کو جاری رکھ سکیں۔

اِس مثال میں یسوع مسیح نے ادنیٰ سے اعلیٰ کی مثال دی۔ اُس نے اطلاق کیا کہ اگر یہاں سبت کے روز ممسوح کے لیے جب وہ خُدا کے کام پر تھا رسمی شریعت کو توڑنا روا تھا تو یقیناً موعودہ ممسوح اور اُس کے ساتھیوں کے لیے انسانوں کی روایت کو توڑنا کتنا زیادہ روا تھا جب کہ وہ سبت کے روز خُدا کا کام کر رہے تھے۔ اِس پہلی دلیل سے یسوع مسیح نے یہ سکھایا کہ سبت کے روز ہم وہ کام کر سکتے ہیں جو ہمیں خُدا کے کام کے لیے تقویت بخشتے ہوں۔

یسوع مسیح نے دوسری دلیل شریعت میں سے دی۔ گنتی 28 باب 9 اور 10 آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اُس نے کہا۔ "یا تُم نے توریت میں نہیں پڑھا کہ کاہن سبت کے دِن ہیکل میں سبت کی بے حُرمتی کرتے ہیں اور بے قصور رہتے ہیں۔ مَیں تم سے یہ کہتا ہوں کہ یہاں وہ ہے جو ہیکل سے بھی بڑا ہے" (متی 12 باب 5 اور 6 آیت)۔ نہ صرف کاہن کو سبت کے روز کام کرنا پڑتا بلکہ یہ اُن کا مصروف ترین دِن ہوتا۔ وہ سبت کو دوگنی قربانیاں چڑھاتے اور سارا دِن ہیکل سے متعلق دوسرے کاموں کو جاری رکھتے۔ مُقدس چراغدانوں کو جھاڑتے، روٹی کو تبدیل کرتے، سارے دِن کی دوسری رسومات کو ادا کرتے تھے۔ اگرچہ ہیکل اور خیمہ اجتماع میں کام بہت مشقت طلب تھا تو بھی کاہن سبت کو توڑنے کا مرتکب نہیں ہوتا تھا کیونکہ خُدا کے لوگوں کے عبادت کرنے کے لیے اُن کا کام ضروری تھا۔

کاہن کے کام کا حوالہ دے کر یسوع مسیح پھر ادنیٰ سے اعلیٰ کی دلیل دیتے ہیں کیونکہ یسوع مسیح خوُد ہیکل کی تکمیل تھا کیونکہ ہیکل یسوع مسیح کی تمثیل تھی۔ وہ آیت چھ میں اپنی طرف اشارہ کرتا ہے۔"مَیں تم سے کہتا ہوں کہ یہاں وہ ہے جو ہیکل سے بھی بڑا ہے۔"جس طرف ہیکل نے اشارہ کیا اور تصویر کشی کی وہ یسوع مسیح ہی تھا جو کہ خُدا کی ہیکل اور خیمہ اجتماع تھا اور ہمارے درمیان تھا۔ اِس لیے جو اُس کے سبت میں اُس کے ساتھ کام کر رہے تھے جب اُنہوں نے انسانی روایتوں کو توڑا تو سبت کی بے حُرمتی نہیں کی اِس کے بر عکس جب وہ مسیح کے ساتھ اُس کی خدمت میں منادی، بشارت اور عبادت کے کام میں مشقت کر رہے تھے تو وہ سبت کا حقیقی کام کر رہے تھے۔ وہ سبت کے حقیقی ماننے والے تھے۔ جب کہ وہ فریسی جو اُن کے پیچھے پیچھے اِس لیے تھے کہ وہ نجات دہندہ مسیح کو پھانسنے کا موقع پا سکیں سبت کے توڑنے والے تھے۔

یسوع مسیح نے اپنی آخری دلیل ہوسیع 6 باب 6 آیت میں سے دی۔ اُس نے کہا "لیکن اگر تُم اِس کے معنی جانتے کہ مَیں قربانی نہیں بلکہ رحم پسند کرتا ہوں تو بے قصوروں کو قصوروار نہ ٹھہراتے (متی 12 باب 7 آیت)۔"اُس نے یہودیوں کو یہ یاد دِلایا کہ خُدا سبت کی صرف رسموں پر نظر نہیں بلکہ دِل سے کی گئی عبادت پر نظر کرتا ہے، یوں اُس نے اپنے پیروکاروں کے معصوم ہونے کا دعویٰ کیا۔ وہ ایسی حقیقی عقیدت پر نظر کرتا ہے جو خُدا اور اپنے ہمسائے کو پیار کرتی ہے۔

اپنے شاگردوں کی معصومیت ثابت کرنے کے بعد وہ فریسیوں کو ملزم ٹھہراتا ہے۔ کیا وہ سبت کو مان رہے تھے جب کہ شریعت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اُسے پکڑنے کی اُمید میں گھوُم رہے تھے تا کہ یسوع کو بدنام کریں؟ وہ خُدا کے کاموں میں کہاں مصروف تھے؟ کیا خُدا کے لوگوں کے لیے اُن کے پاس رحم بھرا دِل تھا؟ کیا وہ خُدا کی عبادت کو دیکھنے

کے متمنی تھے؟ نہیں!وہ تو حاسد تھے جو انسان کے بنائے ہوئے قوانین کے محافظ تھے۔ جب کہ معصوم تو خدمت سے سبت کے مالک کی پیروی کر رہے تھے۔ اِس پہرے سے علمِ الٰہی کے مفسرین نے درست طور سے یہ اصول اَخذ کیا ہے کہ خُداوند کے دِن ہم ضروری کام کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکیزم کہتا ہے:

''سبت کے دِن مکمل طور پر پاک آرام میں ٹھہرنا یعنی تمام کاروبار اور تفریح سے اجتناب کرنا جو ہفتے کے دوسرے ایام میں جائز ہے۔ اور سبت کے دِن کا پُورا وقت خُدا کی اجتماعی اور شخصی عبادت میں گزارنا ماسوائے ضرورت اور رحم کے کام کے''۔[13]

جان مرے اِن کاموں کو رحم اور ضرورت کے کاموں کے طور پر بیان کرتا ہے۔ اِن میں ہم زندگی کو بچانے والے ضروری کاموں کو شامل کرتے ہیں[14]۔

اِس دن کے مقاصد کو فروغ دینا

متی 12 باب 1 تا 8 آیت میں یسوع مسیح ہمیں سکھاتے ہیں کہ اِس دِن کے مقاصد کو فروغ دینے کے لیے ہم خُداوند کے دِن رحم اور ضرورت کے کام کر سکتے ہیں۔ ہم خُداوند کے دِن کے مقاصد کا اندازہ پیدائش 2 باب 1 تا 3 آیت میں خُدا کے آرام کے مقاصد کو دیکھ کر لگا سکتے ہیں۔ اپنے آرام میں خُدا نے تین کام کیے: وہ تخلیق کے کام سے رُک گیا۔ اُس نے تخلیق کے کام کو مکمل کر کے اِس کو دیکھا اور تازہ دم ہوا۔ اور اُس نے آئندہ ابدی آرام کا عہد کیا۔ اِس لیے سبت کے دِن ہمیں بھی اپنے روزمرہ کے کاموں سے باز رہنا ہے اور آرام کرنا ہے تاکہ ہم اپنے نجات دہندہ خُداوند یسوع مسیح کی خوبصورتی کو دیکھ سکیں اور اُس کے کاموں

---

[13] ویسٹ منسٹر کیٹیکیز مختصر۔60۔

[14] John Murray, *Collected Writings of John Murray* (Edinburgh: Banner of Truth, 1976), Vol. I: pp. 205-216.

کی تکمیل اور دیئے ہوئے آرام کے سبب سے اُس کے شکر گزار ہو سکیں۔ ہم اپنے آپ کو اجتماعی اور شخصی عبادت کے لیے وقف کرتے ہیں تا کہ ہم اپنے آپ کو اُس کی بادشاہی کے لیے پہلے سے مضبوط کر سکیں اور اُس کے ساتھ آسمانی آرام پر غور و خوض کر سکیں۔ ضروری ہے کہ ہمارا ہر اِک کام اِن مقاصد کی روشنی میں پرکھا جائے۔ کس طرح ہمارے کام اِس دِن کے مقاصد کو پُورا کر سکتے ہیں؟

ہم میں سے بہت سے لوگ رحم کے کاموں کے لیے بُلائے گئے ہیں جو کہ اِس دِن کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ جیسا کہ کاہن ہیکل میں خدمت کرتے، اِسی طرح ضرور ہے کہ خادم منادی کریں اور سنڈے سکول ٹیچر سکھائیں۔ کچھ کو ضرورت ہو گی کہ وہ جلدی آئیں اور ایئر کنڈیشنر چلائیں۔ ہو سکتا ہے راستوں سے برف ہٹانی ہو۔ یہ تمام باتیں عبادت کے لیے جماعت کے جمع ہونے کے لیے ضروری ہیں اور ایسے کاموں اور رفاقت کی اجازت ہے۔

اِس کے علاوہ جب ہم ضرورت کے اصول سمجھ جاتے ہیں تو ہم اپنی زندگی کے تمام معاملات پر اِن کا اطلاق کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ جو کچھ ہم کرتے ہیں اُس کی پیمائش اِس سوال سے ہونی چاہئے کہ کیا یہ کام اِس دِن کے مقصد کو پورا کرے گا؟ اکثر اوقات ہم سبت کو بچوں کی طرح لیتے ہیں جو اپنے والدین پر ہر ممکن حد تک اپنے قوانین ٹھونستے ہیں۔ ہم اُس لڑکے کی مانند ہوتے ہیں جب اُس کو بتایا جاتا ہے کہ وہ کوئی شرٹ نہیں پہن سکتا تو وہ اُس کو اپنے جِم والے بیگ میں چھپا لیتا ہے اور سکول لے جاتا ہے اور جب وہاں پہنچتا ہے تو اُسے پہن لیتا ہے۔ اصولی طور پر اُس نے نافرمانی نہیں کی کیونکہ وہ اِس کو سکول پہن کر نہیں گیا۔ لیکن حقیقت میں سکول جا کر پہن کر اُس نے نافرمانی کی ہے۔ یہ پوچھنے کی بجائے کہ خُدا کو خوُش کرنے، اُس میں مسرور ہونے کے لیے ہم کیا کر سکتے ہیں ہم یہ پوُچھ رہے ہوتے ہیں مَیں

اپنی خوشی کے لیے کیا کر سکتا ہوں؟ یہ رویہ خُدا کی تعظیم نہیں کرتا۔ ہمیں یہ پوچھنا چاہئے کہ کیا ہمیں کوئی سرگرمی اِس قابل بناتی ہے کہ ہم سبت کو اور زیادہ بہتر طور سے منا سکیں اگر نہیں تو یہ ہمیں اِس دِن کے مقصد سے ہٹادے گا۔ ہمارے ہاں بگڑی ہوئی شریعت پرستی ہے جو شریعت کے کھینچے گئے خط کے مطابق زندگی بسر کرنے کو تیار ہے لیکن ضروری کام کرنے کو تیار نہیں ہے۔

ضرورت کے اصول پر مکمل گرفت ہماری مدد کرتی ہے کہ ہم اپنی زندگی کے مختلف اصولوں پر غور کریں۔ مثال کے طور پر کوئی کہتا ہے کہ ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکیزم جسمانی آرام سے منع کرتا ہے جب کہ یہ مطالبہ کرتا ہے کہ سارا وقت جماعتی اور شخصی عبادتی کاموں میں گزارا جائے[15]۔ کیا اِس کا یہ مطلب ہے کہ اتوار کے روز دوپہر کو ہمیں ستانا نہیں چاہئے؟ اِس سوال کا جواب دینے کے لیے ضرور ہے کہ آپ ستانے کے مقصد کا تعین کریں۔ کیا یہ اِس لیے تھا کہ آپ ستا کر نئے جوش سے اِس دِن کے مقصد کو پورا کر سکیں یا یہ سستی کی وجہ سے چناؤ کیا گیا ہے کیونکہ آپ کوئی اور کام نہیں کرنا چاہتے تھے۔ کچھ لوگوں کو شام کی عبادت کے لیے ستانے کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ وہ شام کی عبات میں اُونگھے بغیر پڑھ سکیں۔ ہو سکتا ہے دوسرے کو ضرورت ہو کہ وہ چست ہونے کے لیے چہل قدمی کے لیے چلا جائے۔ یا جیسا کہ اُوپر بیان کیا گیا ہے ہمارے بچوں کو کئی قسم کی جسمانی سرگرمیوں کی ضرورت ہو سکتی ہے تا کہ دِن اُن کے لیے بوجھ نہ بن جائے۔ ضرورت کا یہ اصول بجلی کے استعمال کے بارے میں بھی جواب پانے میں ہماری مدد کرتا ہے۔ جیسا کہ پچھلے باب میں بیان کیا گیا ہے کہ جب ہم بجلی کا استعمال کرتے ہیں تو یہ اسرائیل کی ممنوعات یعنی آگ جلانا میں نہیں آتی۔ خُداوند کے سبت کو ماننے کے لیے بہت سی ضروری چیزیں بجلی کے ذریعہ سے مہیا

---

15 . . Ibid., 60.

ہوتی ہیں۔ ہمیں چرچ بلڈنگ اور اپنے گھروں کو گرم یا ٹھنڈا کرنے اور روشنی کے لیے بجلی کی ضرورت پڑتی ہے۔ اِس لیے یہ سبت کے قوانین کے خلاف نہیں ہے کہ اتوار کے دِن ہم بجلی کے بٹن کو یا ہیٹر کو آن یا آف کرتے ہیں۔

دو احتیاتیں

ہمیں یہ ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ اِس سب کچھ کے باوجود ہمیں دو احتیاتیں کرنی ہیں۔ پہلی یہ کہ ہم خُدا کے ایک اخلاقی قانون کو پورا کرنے کے لیے دوسرے کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے۔ ہم داوٗد اور نذر کی روٹی کے واقع سے سیکھتے ہیں کہ کسی اعلیٰ مقصد کے لیے مثبت قانون کو توڑا جا سکتا ہے۔ لیکن بائبل ہمیں یہ نہیں سکھاتی کہ ہم ایک اخلاقی قانون کی پاسداری کے لیے دوسرے اخلاقی قانون کو توڑ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اولین آبادکاروں کا ایک گروہ انڈین سے چھُپتا پھر رہا تھا اُنہوں نے ایک روتے ہوئے بچے کو قتل کر دیا کیونکہ اُس کے رونے کی آواز سے اُن کے دشمن اُن کو ڈھونڈ لیتے۔

اِس بات کا سبت پر اطلاق کریں تو یہ دلیل ایک غلط دلیل ہے کہ ہم اتوار کے روز ایک غیر مسیحی دوست کے ساتھ کوئی کھیل اِس لیے کھیلنے جا رہے ہیں کہ ہم اُس کو مسیح کی گواہی دے سکیں۔ کلام میں کوئی ایسی ضمانت موجود نہیں کہ ہم سبت کے کسی مقصد کو حاصل کرنے کے لیے سبت کے قوانین کو توڑ سکتے ہیں۔ بالخصوص کھوئے ہوؤں کی تلاش کے بارے میں۔

ایک اور مثال اُس سوال سے سامنے آتی ہے جو سبت کے موضوع پر تعلیم دیتے ہوئے اکثر مجھ سے پوُچھا جاتا ہے۔ ''مَیں آپ کی ہر بات سے متفق ہوں۔ لیکن بعض اوقات یوں ہوتا ہے کہ مجھے کاروبار کے سلسلہ میں کسی دوسرے شہر میں سوموار کی صبح تک پہنچنا پڑتا ہے۔ تو کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ مَیں ہفتہ کو کسی دوسرے شہر میں اپنے خاندان سے دور جا کر

سارا سبت گزارنے کی بجائے آدھا سبت اپنے خاندان کے ساتھ گزار لوں اور اتوار دوپہر کے بعد سفر کر لوں؟'' جب ہم اِس بات کو سمجھتے ہیں کہ ہم خُدا کے قانون کی خلاف ورزی اِس لیے نہیں کر سکتے کہ ہم سبت کے کسی دوسرے مقصد کو پورا کرنا چاہتے ہیں تو ہمارا جواب واضح ہے۔ ہر حال میں کوشش کریں کہ سبت کے روز غیر ضروری وجہ سے اپنے خاندان سے جُدا نہ ہوں لیکن اگر ہم اپنے اوقاتِ کار کو ترتیب نہیں دے سکتے تو ہمیں سبت کو ماننے کے لیے سبت کے قوانین کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیے۔ حقیقت میں اگر ہم اتوار کو ایک دِن سفر کے لیے استعمال کر لیتے ہیں تو ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ سوموار کے دِن کا کام سبت کے کام سے زیادہ ضروری ہے۔

دوسری احتیاط جو ہمیں ذہن میں رکھنی ہے وہ یہ کہ خُداوند کے دِن خُدا کے مقرر کردہ مقاصد کو انجام دینے کے لیے ہمارے پاس کوئی ضروری کام ہونا چاہیے۔ مثال کے طور پر ہم نے اِس بات پر غور کیا ہے کہ چوتھا حکم ہمیں منع کرتا ہے کہ ہم دوسروں سے کام کروائیں۔ اگر اتوار کی صبح مجھے پتہ چلتا ہے کہ میرے پاس دودھ نہیں ہے تو کیا یہ درست ہے کہ مَیں خود پرچوُن کی دُکان پر جا کر دُودھ خرید لوں کیونکہ مجھے پہلے پتہ نہیں چلا؟ نہیں! یہ درست نہیں ہے۔ میری لاپرواہی نے میرے لیے یہ حالات پیدا کیے ہیں۔ ہماری لاپرواہی کسی کام کو ضروری نہیں بناتی بلکہ یہ افادیت ہے جو آپ کو سبت کے مقصد کو انجام دینے کے قابل بناتی ہے۔ دوسری طرف اگر مَیں ہفتہ کے آخر پر کسی ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہوں تو کیا یہ ضروری کام میں شامل ہے کہ مَیں ہوٹل میں کھانا کھاؤں تاکہ مَیں دِن بھر کے فرائض سر

انجام دے سکوں[16]۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنا فیصلہ کرنا ہے کہ ضروری کیا ہے۔ یسوع مسیح نے ہمیں ایک معیار دیا ہے جس کی روشنی میں ہمیں فیصلے کرنے ہیں:

کیا یہ چیز اِس دِن کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے ضروری ہے؟ اِس سوال کا جواب ہمیں خود اپنے آپ کو دینا ہے۔ اگر ہماری خواہش ہے کہ ہم اِس دِن میں وہ کام کریں جو دِن کے مالک نے مقرر کیے ہیں تو ہم غیر ضروری کام کرنے کے خطرے میں نہیں ہیں۔ ایک سوچ کے مطابق ہمیں اُن کاموں سے باز رہنا چاہئے جو خُداوند کے دِن کے مفید استعمال سے ہماری توجہ ہٹاتے ہیں۔ یسوع مسیح سبت کے مالک نے وہ باڑ گرا دی ہے جو انسان نے بنائی تھی تاکہ سبت کے مقصد سے شادمان ہونے کے لیے ہمیں آزاد کرے۔ خُدا ہم میں سے ہر ایک کو یہ خواہش دے کہ ہم اِس دِن میں اُسے تلاش کر سکیں اور اُس میں شادمان ہو سکیں۔

اگلے باب میں ہم رحم اور تحفظ کے اُن کاموں پر غور کریں گے جِن کی خُداوند کے دِن اجازت ہے۔

---

[16] کچھ لوگ اِس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ وہ سینڈوچ کا میٹریل خرید کر اپنے کمرے میں رکھ لیں۔ اور کچھ روزے میں دِن گزارتے ہیں۔ میری رائے میں ہوٹل موٹل، ریسٹورنٹ، ہسپتال یا یونیورسٹی کے کیفے ٹیریا ہمارے معاشرے کی ضرورت ہیں لیکن فاسٹ فوُڈ کے ادارے اور ریسٹورنٹ جو ہوٹل موٹل سے منسلک نہیں ہیں انہیں بند کر دینا چاہئے۔

باب نمبر 6

سبت: رحم کا دِن

ہمارے باورچی خانے میں ایک قدیم صندوق ہے جس کو 'پائی سیف' کہا جاتا ہے۔ یہ صندوق چھ فٹ لمبا اور پختہ لکڑی کا بنا ہوا ہے۔ لیکن یہ صندوق ہمارے لیے پہلے اِتنا پسندیدہ نہ تھا جتنا کہ اب ہے۔ جب ہمیں پچیس سال پہلے ملا تو اِس پہ سفید روغن کی ایک تہہ تھی پھر اُس کے اوپر گلابی رنگ کی ایک تہہ اور پھر اُس کے اوپر سبز رنگ کی ایک تہہ تھی۔ مَیں اور میری بیوی نے اِس کا رنگ اُتار کر لکڑی تک پہنچنے کی گھنٹوں کوشش کی۔ پھر اِس کی قدرتی چمک لانے کے لیے ہم نے اِس کو تیل سے رگڑا۔ ہمیں گرد کی ایک موٹی تہہ اُتارنی پڑی اور صندوق کو اِس کی اصلی حالت میں لانے کے لیے دوبارہ پینٹ کرنا پڑا۔

پچھلے باب میں ہم نے دیکھا تھا کہ کس طرح فریسیوں نے سبت کو محفوظ کرنے کی غرض سے اِس کے گرد باڑ لگا دی۔ اگرچہ باڑ کا مقصد اِس کو محفوظ کرنا تھا۔ لیکن اِس نے بنیادی طور پر اِس دِن میں خُدا کے لوگوں کی خوشی اور شادمانی کو ختم کر دیا۔ مسیح بادشاہ کے بیٹے کے طور پر آیا اور باڑ کو گِرا دیا تا کہ لوگ پھر سے پارک میں آ سکیں۔ گرد اور پینٹ کی تہہ کا اُتارنا یسوع مسیح کے کام کو جو اُس نے سبت کو اپنے لوگوں کے لیے بحال کرنے کی خاطر کِیا ایک اور طریقہ سے سوچنا ہے۔

سبت خاندانی ورثہ کی طرح ہے۔ خوبصورت صندوق جو روایت کے پینٹ اور گرد کی تہہ سے اَٹا پڑا تھا۔ یسوع مسیح کے دِنوں میں یہ بہت گندہ ہو چکا تھا یہاں تک کہ کوئی اِس کی

خوبصورتی کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اور نہ اِس کو پہچان سکتا تھا کہ خُدا نے کس خواہش کے ساتھ اِس کو بنایا تھا۔ یسوع مسیح نے اِس پر سے انسانی روایات کی ساری گرد اُتاری اور اِس کو پھر سے اِس کے اصلی مقصد میں بحال کر دیا۔

اُس نے یہ سب کیوں کیا؟ اگر سبت کے دِن کو ختم ہی کرنا تھا تو اناجیل کے مصنفین نے سبت کے تضادات پہ اتنی توجہ کیوں مرکوز کی۔ یسوع مسیح یہودیوں کے اِس رسمی عمل کو درست کرنے کے لیے تھوڑا سا وقت صَرف کر دیتا جب کہ اُس نے بہت سا وقت سبت کو درست طور سے ماننے کی بابت تعلیم دینے میں صَرف کیا۔ اُس نے سبت کا مالک ہونے کا دعویٰ کیا تاکہ سبت کو نئے عہد کی کلیسیا کے لیے درست طور سے قائم کرے، کلیسیا اِسے مانے اور اُس آرام کو جان سکے جو اُس نے مہیا کیا ہے۔ پانچویں باب میں ہم نے دیکھا۔ جب شاگرد بالیاں توڑ کر کھا رہے تھے تو اُن کا دفاع کرتے وقت یسوع مسیح نے سکھایا کہ کون سے کام ہیں جو سبت کے دِن کے مقصد کو پُورا کرتے ہیں۔ یہ ضرورت کے کام ہیں۔

رحم کے کاموں پر فریسیوں سے مباحثہ

اِس باب میں ہم دوسرے تصادم کی بابت دیکھیں گے جو متی 12 باب 9 تا 14 آیت میں درج ہے۔ اگرچہ یہ تصادم ایک اور سبت پہ ہوا۔ تینوں اناجیل کا بیان دو واقعات کو اکٹھا کرتا ہے تاکہ سبت کی بابت یسوع مسیح کی تعلیم کی وسیع تصویر ہمارے سامنے آ سکے۔[17]

اِس بیان میں یسوع مسیح یہ اصول سکھاتا ہے کہ سبت اپنے ہمسائے سے نیکی کرنے کا دِن ہے۔ واقعہ جو اِن آیات میں درج ہے بہت بنیادی روحانی تصادم ہے جو یسوع مسیح اور یہودیوں کے مذہبی رہنماؤں کے درمیان ہوا۔ یہ جانتے ہوئے کہ وہ ہیکل میں عبادت کے

---

17 پچھلے باب میں ہم نے مرقس 2 باب 23 آیت تا 3 باب 6 آیت اور لوقا 6 باب 1 تا 11 آیت کا موازنہ کیا۔ لوقا 6 باب 6 آیت ہمیں بتاتی ہے کہ یہ ایک دوسرا سبت تھا۔

لیے آئے گا اُنہوں نے اُسے پھانسنے کے لیے ایک پھندا تیار کیا۔ وہ جانتے تھے کہ سبت کے روز یسوع کہاں ملے گا۔ چونکہ وہ سبت کو وفاداری سے مانتا تھا اِس لیے وہ جانتے تھے کہ وہ ہیکل میں ملے گا۔

اِس کے علاوہ اُنہوں نے یہ منصوبہ اِس لیے بنایا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یسوع مسیح شفادے سکتا ہے۔ اُن کے دِلوں کی بدی اور برگشتگی کی کیا حیران کن بصارت ہے۔ وہ مسلسل پوچھ رہے تھے۔ یہ کون ہے جو بیماروں کو شفا دے سکتا ہے، بدروحوں کو نکال سکتا ہے اور مرُدوں کو زندہ کر سکتا ہے؟

فریسیوں نے ایک مفصل منظر نگاری تیار کی۔ اُنہوں نے ایک شخص کو تیار کیا جِس کا ہاتھ سوُکھا ہوا تھا اُس کو ہیکل میں ایک خاص جگہ پہ کھڑا کیا تا کہ ہر حال میں یسوع اُس آدمی اور اُس کی المناک حالت کو دیکھ سکے۔ جونہی یسوع ہیکل میں داخل ہوا تو اُنہوں نے اُس سے پوچھا کیا سبت کے دِن شفا دینا روا ہے؟ درحقیقت اُنہیں یسوع کی رائے کی کوئی پرواہ نہیں تھی وہ تو اُسے بدنام کرنا چاہتے تھے۔ اِس کے علاوہ جیسا کہ ہم نے پچھلے باب میں دیکھا کہ مسئلہ خُدا کی شریعت کا نہیں تھا بلکہ اُن کے اپنے قوانین کا تھا۔ اُن کی روایت کے مطابق کوئی شخص صرف اُس وقت شفا کا کام کر سکتا تھا جب کسی کی جان خطرے میں ہوتی۔ دوسرے موقعہ پہ ہیکل کے سردار نے کہا کہ: "چھ دِن ہیں جِن میں کام کرنا چاہئے پس اِنہی دِنوں میں آکر شفا پاؤ نہ کہ سبت کے دِن" (لوقا 13 باب 14 آیت)۔

پھندے کا انحصار یسوع مسیح کے کردار پہ تھا۔ وہ نہ صرف یسوع مسیح کی قدرت کو جانتے تھے بلکہ اُس کے ترس کو بھی جانتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ وہ اِس آدمی کو شفادے گا کیونکہ وہ محتاجوں کو خالی ہاتھ نہیں پھیرتا۔ یعنی اب یسوع مسیح ٹھیک وہاں پہ تھا جہاں وہ چاہتے تھے۔ یسوع مسیح کا ردِعمل حیران کن تھا۔ عموماً وہ اپنے حریفوں سے تصادم کو نظر انداز ہی کیا

کرتے تھا۔ حقیقت میں اِس تصادم کے اندراج کے بعد متی اُس پر یسعیاہ 42 باب 1 تا 3 آیت کا اطلاق کرتا ہے۔

"دیکھو یہ میرا خادم ہے جسے مَیں نے چُنا ہے، میرا پیارا جس سے میرا دل خوش ہے، مَیں اپنا روح اِس پر ڈالوں گا، اور یہ غیر قوموں کو انصاف کی خبر دے گا، یہ نہ جھگڑا کرے گا اور نہ شور، اور نہ ہی بازاروں میں کوئی اِس کی آواز سنے گا۔ یہ کچلے ہوئے سرکنڈے کو نہ توڑے گا اور دھواں اٹھتے ہوئے سن کو نہ بجھائے گا جب تک کہ انصاف کی فتح نہ کرائے اور اِس کے نام سے غیر قومیں اُمید رکھیں گی" (متی 12 باب 18 تا 21 آیت)۔

یسوع مسیح فریسیوں کے ساتھ تصادم نہیں چاہتا تھا۔ جب ممکن ہوا اُس نے اپنے دشمنوں کو نظر انداز کیا اور کھلے عام کبھی یہ دعویٰ نہ کیا کہ وہ موعودہ مسیح ہے۔ پر اِس موقع پر وہ آگے بڑھا اور یہودیوں کو مزید بھڑکایا: "پس اُس نے اُس آدمی سے جس کا ہاتھ سوکھا تھا کہا ، اُٹھ اور بیچ میں کھڑا ہو۔ وہ اُٹھ کھڑا ہوا" (لوقا 6 باب 8 آیت)۔ "اُس نے اُس آدمی سے جس کا ہاتھ سوکھا ہوا تھا کہا بیچ میں کھڑا ہو۔ اور اُن سے کہا سبت کے دِن نیکی کرنا روا ہے یا بدی کرنا؟ جان بچانا یا قتل کرنا؟" (مرقس 3 باب 4 آیت)۔

کیوں؟ نجات دہندہ جو حلیم اور فروتن ہے جو تصادم نہیں کرتا کیوں اُن کے سامنے کھڑا ہو گیا؟ وہ بعد میں بھی آدمی کو شفا دے سکتا تھا۔ اُس نے کیوں اُن کے پھندے میں قدم رکھا؟ سوال بہت باموقع اور مناسب ہے جب ہم یہ جان لیتے ہیں کہ سبت کے تنازعہ پر اکثریت یہ سمجھتی ہے کہ یسوع مسیح نے سبت کے روز شفا دے کر جان بوجھ کر مسئلہ کھڑا کیا[18]۔ اُس نے اِس مسئلہ پر کیوں اپنے دشمنوں کو اُکسایا؟ یقیناً سبت کو درست طور سے ماننا اور اِس کا درست استعمال اُس کے نزدیک اِتنا اہم تھا کہ وہ جارحانہ طریقے سے سبت کو

---

[18] یوحنا 5 باب 1 تا 18 آیت؛ 9 باب 1 تا 14 آیت؛ لوقا 13 باب 10 تا 17 آیت؛ 14 باب 1 تا 6 آیت۔

انسانی احکام سے آزاد کرنے اور اِس پر صدیوں کی گرد صاف کرنے کے مواقع تلاش کرتا تھا۔ اِن مشاہدات کی بنیاد پر بائبل کے اُساتذہ کی تعداد کے بارے میں سوچنا ناقابل یقین ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ چوتھے حکم کے بارے میں نیا عہد نامہ خاموش ہے۔ یسوع مسیح نے تصادم کو تین گنا زیادہ چیلنج کے ساتھ کھڑا کر لیا جو سوالات کی فہرست میں بیان کیا گیا ہے۔ متی پہلے سوال کا بیان نہیں کرتا۔ بلکہ اِس کو بیان کے خلاصے کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ مرقس اور لوقا کے مطابق، یسوع پہلے پوچھتا ہے "کیا سبت کے دِن نیکی کرنا روا ہے یا بدی کرنا جان بچانا یا قتل کرنا؟" (مرقس 3 باب 4 آیت)۔ یہودیوں نے اُسے پوچھا "کیا سبت کے دِن شفا دینا روا ہے؟" یسوع مسیح کا سوال اُنہیں واپس بنیادی اخلاقی اصولوں کی طرف لے جاتا ہے: "کیا سبت کے دِن نیکی کرنا روا ہے یا بدی کرنا؟ جان بچانا یا قتل کرنا؟" اچانک وہ اپنے ہی پھندے میں پھنس گئے۔ یقیناً اُس کے سوال کا جواب یہ تھا کہ بدی کرنا یا قتل کرنا روا نہیں ہے۔ اُنہیں یہ کہنا پڑا کہ نیکی کرنا اور جان بچانا روا ہے۔ یہ جواب ضروری ہے کیونکہ جب کسی کی استعداد میں ہو نیکی کرنے اور جان بچانے میں ناکام ہونا قتل کرنے کے برابر ہے۔ یہ نتیجہ بائبل کے اصولوں کی صحیح تشریح کرنے کے بارے میں درست تفہیم پر مبنی ہے۔ یعنی جو حکم نہیں وہ ممنوع ہے اور جو ممنوع نہیں وہ حکم ہے[19]۔ مثال کے طور پر جب خُدا زنا سے منع کرتا ہے تو وہ وفاداری سے یک زوجگی کا مطالبہ کر رہا ہے۔

یسوع مسیح نے اِس بات کا درست اطلاق کیا کہ اگر نیکی کرنا کسی کی دسترس میں ہے تو وہ ضرور کرے۔ لہٰذا اگر کسی کے پاس موقع ہے کہ وہ زندگی بچائے لیکن وہ اِنکار کرے تو وہ گناہ کرتا ہے۔ جب اُس نے مناسب حالات دیکھے اُس نے اپنی مرضی کی قوت سے شفا

19 تفصیلی کیٹیکیزم 99، "کہ جہاں کسی فرض کا حکم دیا گیا ہے وہاں اِس کے برعکس گناہ سے منع کیا گیا ہے۔ جہاں گناہ سے منع کیا گیا ہے وہاں فرض کا حکم دیا گیا ہے۔۔۔"

دی تو اگر وہ نہ دیتا تو یہ اُس کے لیے غلط ہوتا۔[20] اُس کے سوال نے اُن کو خاموش کر دیا۔ کیونکہ وہ کچھ کرنا جو اخلاقی مطالبہ تھا ہرگز سبت کی بے حرُمتی نہیں کرتا۔ اِس میں کچھ عجیب نہیں کہ بائبل بتاتی ہے کہ وہ خاموش ہو گئے اور جواب دینے سے اِنکار کر دیا۔ اُس نے اپنا دوسرا سوال بھی اُن کی جھولی میں ڈال دیا: ''اُس نے اُس سے کہا تم میں ایسا کون ہے جس کی ایک ہی بھیڑ ہو اور وہ سبت کے دِن گڑھے میں گر جائے تو وہ اُسے پکڑ کر نہ نکالے؟'' (متی 12 باب 11 آیت)۔ اگرچہ اُن کے انسانی قوانین کے مطابق سبت کے روز شفا دینا غیر شرعی بات تھی، اگر کسی کا بیل گڑھے میں گر جاتا تو وہ اُس کے لیے خوراک اور پانی کھائی میں اُتار سکتا تھا۔ اُن کی شریعت نے سبت کے روز جانور کو کھائی میں سے نکالنے کے لیے قوانین مہیا کیے تھے۔ وہ پوچھ رہا ہے کیا تم اپنے جانوروں کے لیے انسانوں کی نسبت زیادہ نیک ہو؟

متی 12 باب 12 آیت میں تیسرے سوال میں یسوع مسیح نے اپنا جال بچھایا۔ ''پس آدمی کی قدر تو بھیڑ سے بہت زیادہ ہے۔ اِس لیے سبت کے دِن نیکی کرنا روا ہے۔'' وہ اِس کا اطلاق کر کے یہ کہہ رہا تھا کہ آپ کی شریعت سبت کے روز آپ کو ایک بے زبان جانور کو بچانے یا خوراک مہیا کرنے کی اجازت دیتی ہے لیکن جس کے پاس انسان کو شفا دینے کی الٰہی قدرت ہے اُسے منع کرتی ہے۔ کسی دوسرے موقع پر اُس نے اپنا سوال زیادہ زور دار طریقے سے اُن پر داغا۔ اُس عورت کو شفا دینے کے بعد جو اٹھارہ برس سے کبڑی تھی اُس نے عبادت خانہ کے سردار سے کہا جس نے لوگوں کو سبت کے روز سفا پانے پر ڈانٹا تھا:

''خُداوند نے اُس کے جواب میں کہا کہ اے ریاکارو! کیا ہر ایک تم میں سے سبت کے دِن اپنے بیل یا گدھے کو تھان سے کھول کر پانی پلانے نہیں لے جاتا؟ پس کیا واجب نہ تھا

[20] - اس بیان کا یسوع مسیح پر اطلاق ہوتا ہے جو اپنی خدمت میں اکیلا ہی قادر تھا۔ رسول یا اُس دور کے لوگ اُس وقت شفا دے سکے جب یسوع مسیح چاہتا تھا۔ شفا کی نعمت رسولی دور میں ختم ہو گئی۔

کہ یہ جو ابرہام کی بیٹی ہے سبت کے دِن اِس بند سے چھڑائی جاتی؟"(لوقا 13 باب 15 تا 16 آیت)۔

نجات دہندہ کا روحانی منطق کیا ہی لاجواب تھا کہ انسان خُدا کی شبیہ پر بنا ہے، عہد کے لوگوں کا ایک رکن جانور سے کہیں زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اپنی خاموشی سے پھر فریسیوں نے اُس کی دلیل کی سچائی کو قبول کیا۔ متی 12 باب 12 آیت میں واضح نتیجہ کا بیان کرتے ہوئے "پس سبت کے روز نیکی کرنا روا ہے" یسوع مسیح نے اُس آدمی کو شفا دی۔

سبت کی بے حرُمتی کرنے والے تو فریسی تھے جو اِس لیے ناراض نہیں تھے کہ اُس نے سبت کو توڑا بلکہ اِس لیے کہ اُس نے اُن کی ریاکاری ظاہر کر دی۔ نہ صرف وہ اُس کو نیکی کرنے سے روکنے کے متمنی تھے بلکہ وہ اُسے قتل کرنے کی کوشش میں تھے۔ اپنے بڑے دشمنوں ہیرودیوں کے ساتھ صلاح مشورہ کر کے وہ اُس کو قتل کرنے کی کوشش کرنے لگے جس نے نیکی کی اور زندگی بچائی۔ یوں چوتھے حکم کی طرح چھٹے حکم کی بھی خلاف ورزی کر رہے تھے۔ اگر درست طور سے دیکھیں تو اُس نے اُن کے قوانین کی خلاف ورزی نہیں کی تھی۔ اُس نے کوئی جسمانی کام نہیں کیا تھا بلکہ الٰہی قوت سے شفا دی تھی۔ اُنہوں نے اُس کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا کیونکہ اُس نے اُن کی ریاکاری کا پردہ فاش کر دیا تھا۔

متی بیان کو یوں ختم کرتا ہے "پس سبت کے روز نیکی کرنا روا ہے" یہ کہنے سے یسوع مسیح نے یہ قانون قائم کیا کہ نیکی کرنے کے لیے سبت کا دِن مناسب دِن ہے۔ اصل میں یہ اِس دِن کے مقاصد کا حصہ ہے۔ ابدی زندگی کی تصویر پیش کرنے کے لیے نیکی کے واسطے خُدا کے مقرر کردہ دِن کے علاوہ اور کون سا دِن بہترین ہو سکتا ہے؟

اِس لیے یسوع مسیح سبت کو ختم نہیں کرتا بلکہ انسانی اضافہ کو ختم کرتا ہے جس نے سبت کو بوجھ بنا دیا تھا۔ جیسا کہ اُس نے پہلے کہا تھا "سبت آدمی کے لیے بنا ہے نہ کہ آدمی سبت

کے لیے"(مرقس 2باب 27 آیت)۔ہم نے دوسرے باب میں سیکھا کہ جب خُدا نے سبت کو برکت دی تو اُس نے اِسے انسانیت کے لیے برکت بنایا۔ جیسے کہ ہم نے پچھلے باب میں کہا کہ سبت کے روز رحم اور ضرورت کے کام کرنا واجب ہے۔ ہم نے سیکھا کہ اِسی طرح رحم اور زندگی بچانے کے کام بھی واجب ہیں۔

رحم اور زندگی بچانے کے اصول

ہم درست نتیجہ اَخذ کرتے ہیں کہ وہ پیشہ جات اور کام جو زندگی بچانے اور ہمارے ہمسائے کی بھلائی کے لیے ہوں سبت کے روز غیر مناسب نہیں ہیں۔ وہ جو نیکی کا کام کرتے ہیں جو جان بچاتے اور محفوظ کرتے ہیں، جیسے کہ ڈاکٹرز، فوجی، فائیر بر گیڈ کے ملازم، پولیس، نرسیں اور دوائیں فروخت کرنے والے سبت کی بے حُرمتی نہیں کرتے۔ ڈاکٹرز کو اتوار کے روز ہنگامی آپریشن کے علاوہ آپریشن نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن بحران کے دور میں انتہائی خطرناک حالات اور بیماری میں وہ زندگی بچانے کے لیے آپریشن کرے گا۔

جنگ کے دوران ایک مسیحی جنرل اِس بات کو ترجیح دے گا کہ اتوار کے روز لڑائی نہ کرے لیکن کسی حکمتِ عملی کی بنا پر اتوار کے روز ملٹری آپریشن کر سکتا ہے۔ خُدا کے حکم سے اسرائیل کی فوج نے یریحو کے گرد سات دِن چکر کاٹا۔ تھامس سٹون والؔ جو کہ ریاستوں کے درمیان ایک جنگ میں شمالی آرمی کے مسیحی جرنیلوں میں سے ایک تھا اور سبت کا ماننے والا تھا وہ اتوار کے روز موصول ہونے والے خط کو نہیں پڑھتا تھا۔ اُس کی بیوی بہت حیران ہوئی جب اُس نے یہ پڑھا کہ اُس نے اتوار کے روز ایک جنگ کا آغاز کیا۔ اُس کا جواب خُداوند کے دِن ملٹری آپریشن کی ضرورت اور رحم کے فکر انگیز اصول کو ظاہر کرتا ہے:

"آپ میرے اتوار کے روز حملہ کرنے کے بارے میں فکر مند ہیں۔ مَیں بھی بہت فکر مند تھا لیکن مَیں نے جنگ موخر کرنے کے تباہ کُن نتائج کے پیشِ نظر اِسے لڑنا اپنا

فرض سمجھا۔ جہاں تک مَیں دیکھ سکتا ہوں میرا کام عقلمندانہ تھا۔ حالات کے پیشِ نظر یہی بہترین کام تھا جو مَیں کر سکتا تھا۔ اگرچہ یہ میرے نزدیک کوئی اچھا کام نہیں تھا۔ مجھے اُمید ہے اور مَیں اپنے آسمانی باپ سے دُعا کرتا ہوں کہ مجھے کبھی دوبارہ اِس دِن جیسے حالات کا سامنا نہ ہو۔ میرا یقین ہے کہ جہاں تک ہماری فوجوں کا تعلق ہے ضرورت اور رحم دونوں نے جنگ کا مطالبہ کیا۔ اگر مَیں اتوار کی بجائے سوموار کو جنگ لڑتا تو میرا خیال ہے کہ ہمارے مقصد کو نقصان پہنچتا۔ جب نتائج سامنے آئے تو مَیں سوچ سکتا ہوں کہ ہماری مصروفیت سے ہمیں ہمارا مقصد حاصل ہوا[21]"

ہنگامی طور پر مرمت کا کام بھی رحم کے کاموں میں سمجھا جائے گا۔ ایک دفعہ جب مَیں نے مسیحی سبت پہ وعظ کیا تو ایک نوجوان جو کہ پلمبر تھا اُس نے اپنے خدشات کا اظہار کیا کہ اُسے کیا کرنا چاہئے جب کوئی سبت کے دِن پلمبر کے کام کے حوالہ سے سنجیدہ مشکلات کا شکار ہو۔ اگر اِس مسئلہ سے املاک کو نقصان نہیں پہنچ رہا تو کام کو سوموار تک ملتوی کیا جانا چاہئے۔ لیکن اگر کوئی نَل ٹوٹ گیا ہے اور یا سیوریج لائین میں رکاوٹ آ گئی ہے تو خُداوند کے دِن اِس کی مرمت کرنا رحم کے کاموں میں آتا ہے۔ کیونکہ مسئلہ میں مبتلا لوگوں کی صحت کا انحصار اِس پہ ہے۔ اِس کے علاوہ وہ کمرے میں بہتے پانی یا سیوریج کی رکاوٹ کے ساتھ سبت کے روز شادمان نہیں ہو سکتے۔

لہٰذا سبت وہ دِن ہے جس دِن زندگی بچائی جائے اور اپنے ہمسائیوں کی بھلائی کے کام کیے جائیں۔ یہ استثنا صرف انسانی زندگی کے لیے نہیں ہے بلکہ جانوروں کے لیے بھی۔ یہودی اِس بات پہ درست تھے کہ وہ اپنے مویشیوں کا بھی خیال رکھتے تھے۔ ضرور ہے کہ

---

[21] . Mary Anna Jackson, *Memoirs of 'Stonewall' Jackson* (Dayton: Press of Morningside Bookshop, 1985) p. 249.

کسان اپنے ریوڑوں کو کھلائیں، گوالے گائے کا دودھ دھوئیں، اور جانوروں کے ڈاکٹروں کو جانوروں کا خیال کرنا پڑے گا۔ تاہم ایک اہم انتباہ پر غور کریں کہ بعض اوقات مسیحی اِس اصول "بیل گڑھے میں" کا اطلاق نامناسب کام کو مناسب بنانے کے لیے بھی کر سکتے ہیں۔

جب مَیں کسانوں کی جماعت میں پاسبانی خدمت کر رہا تھا۔ تو ایسے کسان جو مسیحی کہلاتے تھے بعض اوقات سبت کے دِن کام کرتے تھے۔ وہ اِس مثل سے دفاع کرتے تھے کہ "بیل گڑھے میں ہے" جبکہ یہ اصول کا غلط استعمال تھا۔ بائبل واضح طور پر سبت کے روز بونے یا کاٹنے کے کام سے منع کرتی ہے (خروج 34 باب 21 آیت)۔ مسیح نے جو استثنا دِیا وہ سبت کے دِن زندگی کے خطرے میں ہونے یا ہمسائے کی ضرورت کی بابت تھا۔ بیل گڑھے میں ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ آپ اپنے کاموں کے پیچھے بھاگیں۔ اگر کوئی مرنے کو نہیں ہے، کسی جان کو خطرہ نہیں ہے اور کوئی ہمسایہ ہنگامی حالات کا شکار نہیں ہے تو بیل گڑھے میں نہیں ہے۔

اِس اصول کا دوسرا اطلاق ہمیں یہ یاد دِلاتا ہے کہ سبت کا دِن اپنے ہمسائیوں سے روحانی نیکی کرنے کا دِن ہے۔ اِس لیے اجتماعی عبادت، شخصی اور خاندانی مطالعہ اور رفاقت کے علاوہ یہ خدمت کا دِن ہے۔ مثال کے طور پر ہوم نرسنگ میں خدمت کر کے بھلائی کرنا، تنہا لوگوں کے ساتھ مِلنا یا جو اپنے گھر سے باہر نہیں نکل سکتے، اور بشارت کا کام کرنا بھلائی کرنا ہے۔ ابتدائی کلیسیائی بزرگ اور پیورٹین دونوں نے سبت کے دِن غریبوں میں کھانے اور پیسے کی تقسیم کر کے خُدا کی خدمت کی۔ اور اِس بات کو واضح کِیا کہ خُدا نے یہ دِن بھلائی کرنے کے لیے بنایا ہے۔

اور تیسرا اطلاق ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم وہ کام کر سکتے ہیں جو بڑے پیمانے پر معاشرے کو محفوظ رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ کچھ فرض کر لیتے ہیں کہ چونکہ ہمارا معاشرہ

صنعتی اور تکنیکی معاشرہ ہے اور سبت کا تعلق زرعی ثقافت سے تھا اِس لیے آج اِس کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا۔ بڑی بڑی بھٹیوں والی فیکٹریوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو کہ اتوار کے روز بند نہیں ہو سکتیں وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے صنعتی دور میں سبت کے اصولوں کا اطلاق کرنا ناممکن ہے۔ حقیقت میں وہ جو ایسے اعتراضات اُٹھاتے ہیں وہ کلام کے کافی ہونے سے اِنکار کرتے ہیں۔ علمِ الٰہی کے کام کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ وہ بائبلی اصولوں اور بیان میں امتیاز کرے اور جدید حالات میں اطلاق کرے۔ مثال کے طور پر یہ حکم کہ تُو اپنے چھت پر منڈیر بنانا(استثنا 22باب 8 آیت)۔ منڈیر ایک چھوٹی دیوار یا باڑ ہے جو سیدھے چھت کے چوگرد بنائی جاتی تھی۔ یہ جنگلہ کے طور پر کام کرتی تھی۔ اگرچہ ہم میں سے بہت ساروں کے چھت سیدھے نہیں ہیں تو بھی اصولوں کا اطلاق ہوتا ہے کہ احتیاطی تدابیر ضروری ہیں کہ ہماری املاک سے دوسروں کو نقصان نہ پہنچے۔ مثال کے طور پر خطرناک جانوروں کو باندھ کر رکھنا یا تالاب کے چوگرد باڑ لگانا۔ اس سبب سے ہم سبت کی بابت کلامِ مُقدس کا وہ اصول دیکھتے ہیں جس کا ہماری ثقافت پہ اطلاق ہوتا ہو۔

ایک اصول یہ ہے کہ جب فطری طور کوئی سرگرمی باقی چھ دِنوں کے کام اور روزگار کو متاثر کیے بغیر بند نہیں کی جا سکتی تو یہ جاری رہ سکتی ہے۔ مَیں بحری جہاز کے عملے کی زندگی سے یہ اصول اَخذ کروں گا۔ سلیمان اور یہوسفط دونوں کے جہازوں کے بیڑے تھے(2۔ تواریخ 8باب 17 تا 18 آیت؛ 20باب 35 تا 36 آیت)۔ ایک جہاز سبت کے روز سمندر پر بیکار کھڑا نہیں کیا جا سکتا۔ عملے کی بھلائی کے لیے بہت سی ذمہ داریاں نبھانی پڑتی ہیں۔ سامان اِدھر اُدھر کر کے جہاز کا توازن درست کرنا پڑتا تھا کہ وہ اگلے دِن سفر کے لیے تیار ہو سکیں۔ جہاز کے اختیار کردہ راستہ کا چارٹ تیار کیا جاتا تھا، عمومی دیکھ بھال کرنی پڑتی تھی۔ اور پھر جا کر عملے کی جسمانی ضروریات پوری ہوتی تھیں۔ اِس اصول کا اطلاق کرتے

وقت ہمیں یہ پوچھنا پڑے گا، کیا کام ہے جو ہمارے ہمسائے کی بھلائی کے لیے ضروری ہے اور اُس کے یا ہمارے شرعی بلاوے کے لیے ہے؟ اِسی طرح فیکٹری کا کام جو باقی ہفتہ کے کام کو متاثر کیے بغیر بند نہیں کیا جا سکتا وہ ضرورت کا کام ہے اور اِسی زمرے میں آتا ہے اور اِسی طرح بجلی پیدا کرنے والا پلانٹ اور ہسپتال کا فرنس روم، یا کالج کا کیفے ٹیریا بھی اِسی زمرے میں آتا ہے۔ مزدوروں کی تبدیلی کے ذریعہ کسی کو ہر اتوار کام نہیں کرنا چاہیئے اور ہر ایک کو خُداوند کے دِن کو صبح شام کی عبادت میں شمولیت کرنی چاہیئے۔

تبدیل شدہ تناظر

یسوع نے جو کہ سبت کا مالک ہے اِس خوبصورت دِن پر سے سارا بھدا روغن اُتار پھینکا۔ اُس نے باڑ گرا دی۔ اِس لیے نہیں کہ مَیں اور آپ جو دل چاہے کریں بلکہ اِس لیے کہ ہمیں اِس دِن کو منانے کے لیے آزاد کرے اور ہم اِس دِن کے مقصد کو پا سکیں اور اِس دِن کا مقصد خُدا کی عبادت کرنا، خُدا اور اُس کے لوگوں کے ساتھ رفاقت اور اپنے ہمسائے سے بھلائی کرنا۔

سبت کی بابت یسوع مسیح کی تعلیم کی بنیاد پر آپ استدلال کو بڑھا سکتے ہیں جو آپ کے روّیے کی رہنمائی کریں گے۔ یہاں تک کہ اگر آپ سبت کو ماننے کے سخت اصولات سے متاثر نہیں ہیں تو بھی یہ استدلال آپ کے راستہ کو بدلیں گے اور رہنمائی کریں گے کہ آپ کو کیا کرنا چاہیئے۔ یہ آپ کے ترجیح کو نئی سمت بخشیں گے کہ آپ خُدا کی خُوشی کے خواہاں ہوں اور اپنے ہمسائے کی خدمت کر سکیں۔ آپ کا نقطہ نظر بدل جائے گا۔

مَیں آپ میں سے ہر ایک کی حوصلہ افزائی کروں گا کہ آپ کا سبت کی بابت جو کچھ بھی نظریہ ہے پھر بھی اپنے اِس دِن کے استعمال پر دو سوالوں کے ساتھ غور کریں: پہلا، کہ جو کام آپ کر رہے ہیں اِس دِن کے مقصد کو پُورا کرتا ہے؟ کیا یہ انجیل کے مقصد کو آپ کی اور دوسروں کی زندگی میں قائم کرے گا؟ کیا یہ خُدا کی عبادت کو قائم کرے گا؟ اگر خُدا

کے حضور ان سوالات کے جواب "ہاں" میں ہیں تب آپ اِن کاموں کو خُدا کے جلال کے لیے جاری رکھیے۔ اگر آپ ایسا نہیں کہہ سکتے تو پھر آپ کو اپنی راہوں سے پھرنے کی ضرورت ہے۔ آخر کار، کیا یہ آپ کی خواہش نہیں ہے کہ اپنی زندگی اور اِس دُنیا میں مسیح کے مقاصد کو ترقی دی جائے اور اُس کی بادشاہی کو پھیلایا جائے۔

دوسرا، کیا اِس سے میرے ہمسائے کی جسمانی طور پر، اور سب سے بڑھ کر روحانی طور پر بھلائی ہو گی؟ ایک خاتون کے لیے جو ریسٹورنٹ میں ویٹر ہے روحانی طور پر کیا فوائد ہو سکتے ہیں جس کو اِس لیے کام کرنا پڑتا ہے کہ چرچ جانے والے لوگ اِتوار کے روز یہاں سے کھانا کھا سکیں؟ کیا آپ کا عمل اُس کی نجات میں ہمت افزائی کر سکتا ہے؟ کیا آپ کا عمل اُسے آزاد کر سکتا ہے کہ وہ عبادت کے لیے جا سکے؟ کیا وہ اِس دِن کے مقصد سے شادمان ہو سکتی ہے؟ مسئلہ یہ نہیں ہے کہ وہ ایسا کر رہی ہو گی چاہے آپ وہاں موجود تھے یا نہیں۔ آپ کے لیے مسئلہ یہ ہے کہ کیا آپ وہ کام کر رہے ہیں جو اُسکی روحانی فلاح کو فروغ دے یا آپ رکاوٹ کا باعث ہیں؟ اپنے ہر فیصلے پہ، اپنے ہر انتخاب پہ جس پر آپ غور کر رہے ہیں، اپنے ہر کام پر اِس سوال کا اطلاق کریں۔ کیونکہ یہ ہے جِس کی بطورِ مسیحی ہم سب کو تمنا ہونی چاہئے۔ سبت کی بابت اپنے خُداوند کی تعلیمات پہ غور کرنے کے بعد اگلے دو ابواب میں ہم اپنی توجہ دِن کی تبدیلی کی طرف کریں گے۔

باب نمبر 7

دِن بدل گیا، فرائض لا تبدیل

کلسیوں 2 باب 16 اور 17 آیت

دوسری صدی میں مارقیون نام ایک بدعتی شخص نے غناسیطیت کی ایک قسم کی تعلیم دی۔ اُس نے پرانے عہد نامہ کے خُدا اور یسوع مسیح میں ظہوُر پذیر ہونے والے خُدا میں امتیاز کیا۔ اُس نے اِس بات سے اِنکار کیا کہ مسیح حقیقی انسان تھا اور اُس نے شادی کو بھی ردّ کر دیا۔ جب کہ اُس کی بہت سی تعلیم پرانے عہد نامے اور نئے عہد نامے کے کچھ حصوں کے اُلٹ تھی۔ اُس نے بائبل کی کتابوں کی اپنی فہرست متعارف کروائی۔

مارقیون کی بائبل میں صرف لوقا کی ترمیم شدہ انجیل اور پوُلس کے دس خطوط شامل تھے۔ یہ کہنا غیر ضروری ہے کہ اگر کوئی بائبل میں ترمیم کرتا ہے تو کوئی بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ آج کے دَور میں بے شمار مسیحی بائبل میں ترمیم کر رہے ہیں۔ اگرچہ لفظی طور پر وہ پرانے عہد نامے کو بطور بائبل کا حصہ قبول کرتے ہیں لیکن بنیادی طور وہ اُس کی اخلاقی تعلیم کو نظر انداز کرتے ہیں۔ وہ یہ یقین کرتے ہیں کہ یہ تاریخ کی کتاب ہے اور اُن نبوتوں کی بات کرتی ہے جو مسیح میں پوُری ہو چکی ہیں۔ لیکن یہ بھی اصرار کرتے ہیں کہ اگر اِس کی تعلیم اور احکام آج کی کلیسیا کے لیے بااختیار ہوتے تو یہ نئے عہد نامے میں ضرور دہرائے جاتے۔

اصل میں وہ اپنی بائبل سے پرانے عہد نامے کا ایک بڑا حصہ نکال دیتے ہیں۔ اِس کے جواب میں اصلاحی عہد کے علمِ الٰہی نے بائبل کے اتحاد پر زور دیا۔ جو کچھ نئے عہد نامے میں کالعدم قرار نہیں دیا گیا وہ قائم اور موثر ہے۔ مثال کے طور پر شادی اور خاندان کے بارے میں جو کچھ مسیحی یقین کرتے اور سکھاتے ہیں اُس کا بہت سا حصہ پرانے عہد نامے میں پایا جاتا ہے۔ ہمارا عہد کا نظریہ اور عہد میں ہمارے بچوں کے مقام کی بنیاد جزوی طور پر اُس حصے پر ہے جو خُدا نے پُرانے عہد میں اپنے لوگوں کو سکھایا تھا۔ اِسی طرح سبت بطور مسیحی دستور کی تعلیم کی بنیاد پرانے عہد نامے پر ہے۔ ہم نے اِس کو پیدائش 2 باب 1 تا 3 آیت اور خروج 20 باب 8 تا 11 آیت سے ثابت کرنے کی کوشش کی کہ سبت کو ماننا مستقل اخلاقی مطالبہ ہے۔ اِس قائلیت کی تصدیق یسعیاہ 58 باب 13 اور 14 آیت کے جلالی وعدے سے ہوتی ہے۔ جب تک نیا عہد نامہ اِس دستور کو کالعدم قرار نہیں دیتا یہ موثر اور قائم رہے گا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یسوع نے متی 12 باب 1 تا 14 آیت میں سبت کو ختم کر دیا۔ ہم نے دیکھا کہ کس طرح یسوع نے سبت کو بحال کیا اور رہنمائی فرمائی جو ہمارے لیے مددگار ہے۔ جس سے ہم اِس دِن کی بابت اپنے رویے کو پرکھ سکتے ہیں۔

پولُس کی تعلیمات

کچھ وہ بھی ہیں جو یہ سکھاتے ہیں کہ پولُس نے سبت کو ماننے کے خیال کی تردید کی ہے۔ نئے عہد کے سبت کے مخالفین اپنے دلائل کی بنیاد تین حوالوں پر رکھتے ہیں۔ پہلا رومیوں 14 باب 5 اور 6 آیت:

”کوئی تو ایک دِن کو دوسرے سے افضل جانتا ہے اور کوئی سب دِنوں کو برابر جانتا ہے۔ ہر ایک اپنے دِل میں پوُرا اعتقاد رکھے۔ جو کسی دِن کو مانتا ہے وہ خُداوند کے لیے مانتا ہے

اور جو کھاتا ہے وہ خُداوند کے واسطے کھاتا ہے کیونکہ وہ خُدا کا شکر کرتا ہے۔ اور جو نہیں کھاتا وہ بھی خُداوند کے واسطے نہیں کھاتا اور خُدا کا شُکر کرتا ہے"

دوسرا حوالہ گلتیوں 4 باب 10 اور 11 آیت ہے:

"تُم دِنوں اور مہینوں اور مقررہ وقتوں اور برسوں کو مانتے ہو۔ مجھے تمہاری بابت ڈر ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ جو محنت مَیں نے تُم پر کی ہے بے فائدہ جائے۔"

تیسرا حوالہ کلسیوں 2 باب 16 اور 17 آیت ہے:

"پس کھانے پینے یا عید یا نئے چاند یا سبت کی بابت کوئی تُم پر اِلزام نہ لگائے کیونکہ یہ آنے والی چیزوں کا سایہ ہیں۔ مگر اصل چیزیں مسیح کی ہیں۔"

سبت کے مخالفین اِس بات پر قائم ہیں کہ نئے عہد نامے کی کلیسیا کو کسی خاص دِن کو ماننے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور کچھ تو یہاں تک بھی پہنچ جاتے ہیں کہ ہفتہ کے پہلے دِن سبت کو ماننا یہودیت کی ایک شکل ہے۔ اُن کے مطابق سبت کو ماننا مسیحی آزادی کو چھین لیتا ہے۔ کوئی بھی شخص جس طرح چاہے اِس دِن کو مان سکتا ہے لیکن وہ دوسروں سے اِس دِن کو ماننے کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔

یہ نظریہ پولُس کی اِن حوالہ جات میں دی گئی تعلیم کو غلط طور سے سمجھتا ہے۔ پولُس کی تعلیم کو سمجھنے کے لیے کلیدی حوالہ کلسیوں 2 باب 16 اور 17 آیت ہے۔ یہ حوالہ نہ صرف "دِنوں" کی بابت پولُس کے نقطہ نظر کو سمجھنے میں مددگار ہے بلکہ یہ بھی سکھاتا ہے کہ ہمیں یہودیوں کے ساتویں دِن کے سبت کو ماننے کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسرے لفظوں میں پولُس ساتویں دِن کو منسوخ کر رہا ہے نہ کہ اُس اخلاقی اصول کو جو سبت کے حکم میں ہے۔ اِس حوالہ پر ایک نظر پولُس کی ممانعت کو درست طور سے جاننے میں ہماری مدد کرے گی۔ کلسیوں کے خط میں پولُس ایک راہبانہ بدعت پر جوابی حملہ کرتا ہے جو یہودیت کے نجات

بذریعہ اعمال کے نظریہ اور رسمی شریعت کی پابندی کو تارک الدُنیا کے غناسطی نظریہ میں یکجا کرتی تھی۔ یہ نظریہ سکھاتا تھا کہ مسیح خُدا میں سے پیدا ہونے والی کم درجے کی الٰہی مخلوق تھا، جو فرشتوں کی عبادت اور کچھ خاص کھانوں، مادہ پرستی اور جسمانی خوشی سے پرہیز کر کے اِس مقام تک پہنچا۔

پولُس کلسیوں کے دوسرے باب میں بطورِ نجات دہندہ مسیح کے اعلیٰ اختیار کی بات کرتا ہے اور شریعت دینے والے کے طور پر پیش کرتا ہے۔ وہ یہ سکھاتا ہے کہ ہم مسیح کی خدمت انسانی قوانین، روایات اور رسومات کی فرماں برداری سے نہیں کرتے۔ اِس کے علاوہ ہم نے خُدا کو دُنیا کی فلسفے سے نہیں بلکہ کلام میں خُدا کے مکاشفہ سے جانا ہے۔ اِن باتوں کی روشنی میں وہ کہتا ہے۔ ''پس کھانے پینے یا عید یا نئے چاند یا سبت کی بابت کوئی تُم پر اِلزام نہ لگائے کیونکہ یہ آنے والی چیزوں کا سایہ ہیں۔ مگر اصل چیزیں مسیح کی ہیں۔'' آیت کے پہلے حصے میں وہ اِس دعوے سے نمٹتا ہے کہ چونکہ کچھ خاص کھانے ناپاک ہیں اِس لیے پاک لوگوں کو اُن کو کھانے سے باز رہنا چاہئے۔ اِس کے بعد پولُس اُس راہبانہ تعلیم کی طرف اشارہ کرتا اور اُس کی مخالفت کرتا ہے:

''جب تُم مسیح کے ساتھ دنیوی ابتدائی باتوں کی طرف سے مر گئے تو پھر اُن کی مانند جو دُنیا میں زندگی گزارتے ہیں انسانی احکام اور تعلیم کے موافق ایسے قاعدوں کے کیوں پابند ہوتے ہو کہ اِسے نہ چھُونا۔ اُسے نہ چکھنا۔ اُسے ہاتھ نہ لگانا۔ کیونکہ یہ سب چیزیں کام میں لاتے لاتے فنا ہو جائیں گی۔ اِن باتوں میں اپنی ایجاد کی ہوئی عبادت اور خاکساری اور جسمانی ریاضت کے اعتبار سے حکمت کی صورت تو ہے مگر جِسمانی خواہشوں کے روکنے میں اِن سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا'' (کلسیوں 2 باب 20 تا 23 آیت)۔

اِس حوالے میں وہ کھانوں کی بابت تمام زاہدانہ تعلیم کی تردید کرتا ہے۔ کلام میں واضح لکھا ہے کہ مسیحی وہ تمام چیزیں کھا اور پی سکتے ہیں جو خُدا نے اُنہیں دی ہیں (104زبور15 آیت؛ مرقس7باب19 آیت؛1۔ تمتھیس4باب3تا6آیت)۔ سولہویں آیت کے دوسرے حصے میں پولُس دِنوں کی بابت معاملہ اُٹھاتا ہے: ''پس کھانے پینے یا عید یا نئے چاند یا سبت کی بابت کوئی تُم پر اِلزام نہ لگائے۔ ''کیا پولُس سبت کو ماننے کو منسوخ کر رہا ہے یادوسرے رسمی دِنوں کے ساتھ ساتویں دِن کو بطور سبت ماننے کو منسوخ کر رہا ہے؟ ہمیں اِس سوال کا جواب تب ملتا ہے جب ہم پولُس کی تیسری اصطلاح پر غور کرتے ہیں: ''عیدیں یا نئے چاند یا سبت کا دِن یا (سبت کے دِن)۔''

یہ تینوں اصطلاحات پرانے عہد نامے میں اکثر مختلف اُن رسمی دِنوں کا بیان کرنے کے لیے استعمال ہوئی ہیں جن کو خُدا کے لوگوں سے ماننے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ مثال کے طور پر 2۔ تواریخ31باب3 آیت میں حزقیاہ کی اصطلاحات کا بیان کرتے ہوئے کہتی ہے:

''اور اُس نے اپنے مال میں سے بادشاہی حصہ سوختنی قربانیوں کے لیے یعنی صبح و شام کی سوختنی قربانیوں کے لیے اور سبتوں اور نئے چاندوں اور مقررہ عیدوں کی سوختنی قربانیوں کے لیے ٹھہرایا جیسا خُداوند کی شریعت میں لکھا ہے۔''

اور نحمیاہ کی اصلاحات کی بابت ہمیں بتایا جاتا ہے:

''اور ہم نے اپنے لیے قانون ٹھہرائے کہ اپنے خُدا کے گھر کی خدمت کے لیے سال بہ سال مثقال کا تیسرا حصہ دیا کریں۔ یعنی سبتوں اور نئے چاندوں کی نذر کی روٹی اور دائمی نذر کی قربانی اور دائمی سوختنی قربانی کے لیے اور مقررہ عیدوں اور مُقدس چیزوں اور خطا کی قربانیوں کے لیے کہ اسرائیل کے واسطے کفارہ ہو اور اپنے خُدا کے گھر کے سب کاموں کے لیے''(نحمیاہ10باب32تا33آیت)۔

ان حصوں کا یونانی ترجمہ (جو کہ ہفتادوی کہلاتا ہے) بالکل وہی تین اصطلاحات استعمال کرتا ہے جو پولُس کلسیوں 2باب 16آیت میں کرتا ہے۔احبار 23باب اِن اصطلاحات پر تفصیلی تبصرہ کرتا ہے۔ اِس باب میں موسیٰ پرانے عہد نامے کی کلیسیا کے پوُرے مذہبی کیلنڈر کو ترتیب دیتا ہے۔پہلی تین آیات ہفتہ وار سبت پہ بات کرتی ہیں:

''اور خُداوند نے موسیٰ سے کہا کہ بنی اسرائیل سے کہہ کہ خُداوند کی عیدیں جن کا تُم کو مُقدس مجمعوں کے لیے اعلان دیناہو گامیری وہ عیدیں یہ ہیں۔ چھ دِن کام کاج کیا جائے پر ساتواں دِن خاص آرام کا اور مُقدس مجمع کا سبت ہے۔ اُس روز کسی طرح کا کام نہ کرنا۔ وہ تمہاری سب سکونت گاہوں میں خُداوند کا سبت ہے۔''

اِس کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں کہ پولُس سبتوں کی اصطلاح ساتویں دِن کے سبت کو شامل کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔

چوتھی سے چوالیس آیت تک موسیٰ پرانے عہد نامے کی کلیسیا کی بڑی عیدوں کو تفصیلاً بیان کرتا ہے: فسح کی عید جو کہ بے خمیری روٹی کی عید کے ساتھ ہے، عیدِ پنتکُست اور عیدِ خیام۔ پولُس ''عیدیں ''کہہ کر اِن عیدوں کا حوالہ دے رہا ہے۔ اِس کے علاوہ احبار 23باب 24 تا 25آیت میں موسیٰ نے ساتویں مہینے کے پہلے دِن کو منانے کے لیے قانون سازی کی:

''بنی اسرائیل سے کہہ کہ ساتویں مہینے کی پہلی تاریخ تمہارے لیے خاص آرام کا دِن ہو۔ اُس میں یادگاری کے لیے نرسنگے پھونکے جائیں اور مُقدس مجمع ہو۔ تُم اُس روز کوئی خادمانہ کام نہ کرنااور خُداوند کے حضور آتشین قربانی گزراننا۔''

پولُس کے ذہن میں یہ بات ہے جب وہ نئے چاند کا لفظ استعمال کرتا ہے۔اس کے باوجود اِن تین جملوں میں پرانے عہد نامے کے تین رسمی دِنوں اور سبتوں کا بیان کر رہاہے اور

کہتا ہے کہ مسیحی اِن دِنوں کو منانے کے پابند نہیں ہیں۔ پرانے عہد سے نئے عہد میں تبدیل ہوتے وقت یہ ہدایات ضروری تھیں۔ بہت سے یہودی مسیحیوں نے پرانے عہد نامے کی عیدوں اور دِنوں کو منانا جاری رکھا۔ اگرچہ وہ ایسا کرنے کے پابند نہیں تھے۔ کیونکہ مسیح نے اِن تقاضوں کی تکمیل کر دی تھی۔ اُنہوں نے اِن کے وسیلہ سے اُس کی پرستش کی۔ اِس تبدیلی کے وقت کے دوران وہ ایسا کرنے کے لیے آزاد تھے جب پولُس یروشلیم میں گرفتار کیا گیا تو اُس نے ایسا ہی نہ کیا (اعمال 21 باب 26 آیت)؟

پہلے اُس نے کہا تھا کہ وہ عیدِ پنتکُست تک یروشلیم میں واپس جانا چاہتا ہے (اعمال 20 باب 16 آیت)۔ اگرچہ پرانے عہد کی عبادت سے نئے عہد کی عبادت میں تبدیل ہونے کے وقت پنتکُست مسیحی تہوار نہیں تھا۔ رسول اور دوسرے یہودی مسیحی اِس کو مسیح کے نجات بخش کام کی وجہ سے مناتے تھے۔ اِسی طرح کئی یہودی مسیحی آج بھی اپنے خاندانوں میں فسح مناتے ہیں تاکہ یہ اِس بات کا اظہار کر سکیں کہ مسیح فسح کا حقیقی برّہ ہے۔

آنے والی باتوں کا عکس

تاہم کچھ لوگ اِسی گمراہ کن جوش سے جس سے اُنہوں نے غیر اقوام سے ختنہ کا مطالبہ کیا غیر قوم سے آنے والے مسیحیوں پر یہ عیدیں اور دِن مسلط کر رہے تھے۔ جس کے جواب میں پولُس دعویٰ کرتا ہے کہ مسیحی کسی بھی یہودی عید یا دِن کو منانے کے پابند نہیں ہیں اور کہتا ہے کہ نئے عہد کی کلیسیا کسی سے یہودی مذہبی عیدیں، دِن یا تہوار منانے کا مطالبہ نہیں کر سکتی کیونکہ یہ سب چیزیں آنے والی باتوں کا محض عکس تھیں۔ لیکن اصلی باتیں مسیح کی ہیں (کلسیوں 2 باب 17 آیت)۔ پولُس ہمیں یاد دِلاتا ہے کہ پرانے عہد نامے کی رسمیں مسیح

خُداوند کی شخصیت اور کاموں کا عکس تھیں[22]۔ پرانے عہد نامے کی تمام رسموں کے پیچھے مسیح کے کام اور شخصیت تھی۔ عیدوں، نئے چاند کے سبتوں اور ساتویں دِن کے سبت الٰہی اصل کے طور پر ہیں۔

ابدیت سے خُدا نے ہمیں مسیح میں چُن لیا، تجسیم کی منصوبہ بندی کی اور نجات کا بڑا کام کیا۔ تاریخ کے شروع سے لے کر جب خُدا نے اپنی سچائی کا اظہار کرنا شروع کیا، خُدا بیٹا سب چیزوں پر مینارِ نور تھا۔ مکاشفہ کا نُور اُس پر چمکا اور پرانے عہد نامے کے مکاشفہ کے واقعات سے پر سایہ ڈالا۔ خُدا کی حاکمیت میں پرانے عہد نامے کے عبادت کرنے والے صاف طور سے مسیح کو نہ دیکھ سکے۔ کیونکہ یہ نظارہ ہمارے لیے رکھا گیا تھا جو زمانوں کی معموری میں رہتے ہیں۔ (عبرانیوں 1 باب 1 اور 2 آیت؛ 11 باب 39 اور 40 آیت)۔ لیکن رسومات اور رسومات کے ذریعہ اُنہوں نے اُس کی قدرت اور جلالی سایہ کو دیکھا۔

لہٰذا رسمی عبادت کے ہر حصے کا حوالہ اُس کے جوہر کی طرف تھا۔ جلال کی روشنی اِس طور سے غیر مجسم مسیح پر پڑی کہ اُس کا سایہ صدیوں بعد قربانیوں، خیمہ اجتماع، ہیکل، کہانت، مکتبِ انبیا، اسرائیل کے بادشاہ، فسح، نئے چاند اور سبتوں پر پڑا۔ مثال کے طور پر خیمہ اجتماع اور ہیکل ہی کو لے لیں۔ یوحنا ہمیں بتاتا ہے کہ کلام مجسم ہوا اور ہمارے درمیان رہا (یوحنا 1 باب 14 آیت)۔ یسوع مسیح نے دعویٰ کیا کہ وہ حقیقی مقدس ہے (یوحنا 2 باب 19 آیت)۔ موعودہ ہیکل کی تکمیل کرتے ہوئے وہ جو سچا خُدا ہے اپنے لوگوں کے درمیان ہے۔ اُس کی آمد کے بعد ہیکل بے معنی ہو گئی اور اب اِس کی ضرورت نہیں رہی (یوحنا 4 باب 21 تا 24 آیت)۔ کیونکہ اپنی ساری عیدوں اور قربانیوں کے ساتھ وہ صرف عکس تھی۔

---

[22] Joseph A. Pipa, Jr., *Root and Branch* (Philadelphia: Great Commission Publications, 1989), chs. 7-10.

اِسی طرح رسمی دِنوں میں سے ہر ایک خُداوند یسوع مسیح اور اُس کے اپنے لوگوں کے ساتھ تعلقات کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ خیموں کی عید اُن کو یاد دلاتی تھی کہ خُدا نجات کا خُدا ہے جس نے اپنے لوگوں کو نجات بخشی۔ اور وہ ایک سرزمین پر پردیسی اور مسافر تھے وہ اُنہیں آسمانی شہر کی طرف لے گیا۔ وہ اُنہیں سایہ سے حقیقت کی طرف لے گیا۔ عید کے آخری دِن (جو کہ آٹھواں دِن جس کو قیامت کی علامت کہا جاتا تھا)۔ جیسے کاہن پانی اُنڈیلتا تھا اُسی طرح یسوع نے اپنی طرف اشارہ کرکے کہا:

"پھر عید کے آخری دِن جو خاص دِن ہے یسوع کھڑا ہوا اور پکار کر کہا اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آکر پیئے۔ جو مجھ پر ایمان لائے گا اُس کے اندر سے جیسا کہ کتابِ مُقدس میں آیا ہے زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہوں گی۔ اُس نے یہ بات اُس روح کی بابت کہی جسے وہ پانے کو تھے جو اُس پر ایمان لائے۔ کیونکہ رُوح اب تک نازل نہ ہوا تھا۔ اِس لیے کہ یسوع ابھی تک اپنے جلال کو نہ پہنچا تھا" (یوحنا 7 باب 37 تا 39 آیت)۔

فسح کی عید خُدا کے برّے کے طور پر اُسے پیش کرتی تھی جو اِس لیے آیا کہ جہان کے گناہوں کو اُٹھا لے جائے (یوحنا 1 باب 29 آیت)۔ بے خمیری روٹی کی عید اُس کے جی اٹھنے کی تصویر کے ساتھ یکجا ہو جاتی ہے (1۔ کرنتھیوں 15 باب 23 آیت)۔ ٹھیک اُسی صبح کاہن ہیکل میں کھڑا ہوتا اور جَو کی روٹی لہراتا، مسیح مردوں میں سے سامنے آیا جو کہ جی اٹھنے والوں میں پہلا پھل ہے۔

پنتکُست فصل کاٹنے کی بڑی عید روح القدس کے نزول اور خُداوند مسیح یسوع کے لیے بڑی قوم جمع کرنے کا عکس تھی۔ پنتکُست کے دِن کوہِ سینا پر اُس عہد کے دیئے جانے کی یادگار مناتے تھے جس سے وہ خُدا کی مملکت بنائے گئے تھے۔ اس کے باوجود پنتکُست کی

تکمیل روح القدس کے نزول اور نئے عہد نامے کی کلیسا کے عالمی سطح پر انجیل کی فصل کاٹنے کے افتتاح پر ہوتی ہے۔

اسرائیل خاص قربانیوں اور رسومات سے نئے چاند کی عید مناتے تھے۔ مہینے کا پہلا دِن ہفتہ وار سبت کی مانند منایا جاتا تھا۔ چاند کا ہر ماہ نکلنا عام طور پر لوگوں کو خُدا کے عہد اور وعدوں کے ابدی استحکام کی یاد دِلاتا تھا (پیدائش 8 باب 21 اور 22 آیت؛ یرمیاہ 31 باب 35 اور 36 آیت؛ 33 باب 25 اور 26 آیت)۔ کیونکہ مسیح نے عہد کے تمام وعدوں کو پورا کیا اُس کا جلال سورج اور چاند کی روشنی کی جگہ لے گا (مکاشفہ 21 باب 23 آیت)۔

سب سے نمایاں نشان ساتویں دِن کا سبت تھا۔ جب آدم گناہ میں گرِا اور خُدا نے نجات دہندہ کا وعدہ کیا۔ جب تک وہ آنہ گیا پرانے عہد نامے کے مُقدسین بندھن کے نیچے رہے اور اپنی میراث کے دِن کا انتظار کرتے رہے (گلتیوں 3 باب 23 تا 26 آیت)۔ ہفتہ کے سبت کے اختتام پر حقیقی آرام بخشنے والے مسیحِ موعود کی آمد کی پیشن گوئی کرتے تھے۔ اگرچہ اُن کا سبت کو ماننا نجات دہندہ کی آمد کا عکس تھا۔ جب وہ آ گیا بنیادی طور پر ساتویں دِن قبر کے اندر رہ کر، اپنے لوگوں کی جگہ پر اذیت ناک موت مرنے اور دفن ہونے سے اُس نے اپنے کفارہ کے کام کے ایک حصہ کو پُورا کیا۔ اور جب وہ پہلے دِن جی اُٹھا وہ اپنے آرام میں داخل ہوا۔

اگرچہ پولُس ساتویں سال کے سبت اور جوبلی کا ذکر نہیں کرتا اُن کی بھی مسیح میں تکمیل ہو گئی ہے۔ جیسا کہ ہم نے چوتھے باب میں بیان کیا ہے کہ سالانہ سبت نہ صرف لوگوں کو اپنی ضروریات کے لیے خُدا پر بھروسہ کرنا سکھاتا تھا بلکہ یہ بھی کہ وہ اُس دِن کے منتظر رہیں جب گناہ کا قرض چُکایا جائے گا اور گناہ کے قیدی آزاد کیے جائیں گے۔ لوقا 4 باب 18 اور 19 آیت

میں یسوع مسیح یسعیاہ 61 باب 1 اور 2 آیت کا حوالہ دیتے ہوئے اپنے لیے جوبلی کی زبان کا استعمال کرتا ہے۔

سات میں سے ایک دِن مستقل نمونہ

اِس سبب سے نئے عہد نامے کے مُقدسین پرانے عہد نامے کے رسمی دِنوں اور پُرانے ساتویں دِن کے سبت کو منانے کے پابند نہیں ہیں۔ لیکن اِس گفتگو میں ایک بات پر غور کریں کہ پولُس سات میں سے ایک دِن کے ماننے پر اعتراض نہیں کر رہا۔ جیسا کہ ہم نے دیکھا کہ تخلیق کے موقع پر خُدا نے سات میں سے ایک دِن کو مُقدس ماننے کے لیے ٹھہرادیا۔ اور اُس نے اِس بات کو مذہب کے دوسرے اخلاقی اصولوں کے ساتھ دس احکامات میں دہرایا۔ اگرچہ ایک خاص دِن شریعت کے اخلاقی مطالبوں کا حصہ نہیں تھا۔

چونکہ خاص دِن شریعت کا اخلاقی مطالبہ نہیں تھا۔ لیکن مثبت شریعت اخلاقی ذمہ داریوں کی تکمیل کو منظم کرنے کے لیے تھی۔ اس لیے ہفتہ کا دِن تبدیل ہو سکتا ہے۔ نیا عہد نامہ ساتویں دِن کو ماننے کو منسوخ کرتا ہے لیکن سات میں سے ایک دِن کو بطورِ سبت ماننے کو منسوخ نہیں کرتا۔[23]

واضح طور پر ابتدائی کلیسیا نے سات میں سے ایک دِن کو ماننا جاری رکھا۔ اُنہوں نے کوئی اور نمونہ جیسے کہ ہر تیسرے دِن یا دسویں دِن کو کیوں نہ اپنایا؟ جان اووِن اِس سوال کا جواب یوں دیتا ہے:

"اگرچہ ہفت روزہ گردش میں سے ایک کی بجائے نئے عہد نامے میں کوئی دوسرا دِن بھی مقرر کیا جا سکتا تھا کیونکہ اِس کے خاص کام چھ دِنوں میں بالکل ختم نہیں ہوئے تھے۔

[23] . See H.C.G. Moule, *Colossians and Philemon Studies* (London: Pickering & Inglis Ltd) p. 175. 3. Owen, p. 362 (emphasis is mine).

پھر بھی موسم مقررہ اور تخلیق کے قانون کے ذریعے پہلے سے طے شدہ ہیں۔ اِن میں کوئی جدّت یا تبدیلی نہیں ہو گی"۔[24]

نہ ہی کوئی ثبوت موجود ہے کہ عبادت کو ساتویں دِن سے پہلے دِن پر آنے کے درمیان کوئی عرصہ گزرا۔ نئے عہد کی کلیسیا نے سات میں سے ایک دِن کے نمونے پر عمل کرتے ہوئے فوراً ہفتہ کے پہلے دِن عبادت کرنا شروع کر دیا۔ اِس کے علاوہ پولُس کا اپنا عمل بھی یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ سات میں ایک دِن کو ختم نہیں کر رہا۔ اعمال 20 باب 7 آیت میں وہ ہفتہ کے پہلے دِن تروآس کی کلیسیا میں عبادت کرتا ہے ۔ 1۔ کرنتھیوں 16 باب 1 اور 2 آیت میں وہ آگاہ کرتا ہے کہ وہ تمام کلیسیاؤں کو حکم دیتا ہے کہ وہ غریبوں کے لیے اپنے ہدیہ جات ہفتہ کے پہلے دِن جمع رکھیں۔

کلسیوں 2 باب 16 اور 17 آیت کی درست تفہیم ہمیں اِس قابل بناتی ہے کہ ہم رومیوں 14 باب 4 تا 6 آیت کی تفسیر کر سکیں۔ اس باب میں پولُس یہودیوں کی رسمی شریعت کی بابت گفتگو کر رہا ہے۔ جیسا کہ کُلسے میں اور کچھ روم میں یہودی کھانوں اور مُقدس دِنوں کے قانون کی وکالت کر رہے تھے۔ پولُس کہتا ہے کہ اگرچہ لوگ یہودی کھانوں کے قوانین اور مُقدس دِنوں کو ماننے کے لیے آزاد ہیں وہ دوسروں سے ایسا کرنے کا مطالبہ نہیں کر سکتے۔ اِس لیے پولُس یہودی دِنوں کو ماننے کی ممانعت کرتا ہے۔

پولُس گلتیوں 4 باب 10 آیت میں مسیحیوں کے یہودیوں کی رسمی شریعت کے ساتھ تعلق کی بابت بات کرتا ہے۔ دِنوں، مہینوں اور سالوں کی فہرست سے مراد پرانے عہد نامے کے لوگوں کی مختلف رسومات ہیں۔ اور یہ اُس پُرانے نظام کا حصہ ہیں جس کی غلامی میں گلتیوں دوبارہ جانے کی آزمائش میں تھے ۔ اِس لیے پولُس عبادت کے لیے سات میں سے

[24] Owen, p. 362 (emphasis is mine).

ایک دِن الگ کرنے کی اخلاقی ذمہ داری کو کبھی رّد نہیں کرتا۔ بلکہ وہ پرانے عہد نامے کے سبت کو ماننے اور رسمی دِنوں کو منسوخ کرتا ہے۔ جو کچھ ہم نے کہا آئیں آر۔ ایل ڈبنی کے الفاظ کے ساتھ اِس کا خلاصہ کرتے ہیں:

"وہ حقائق جن پہ سب متفق ہیں اور جو اِن آیات میں رسول کے مقصد کو بیان کرتے ہیں وہ یہ ہیں: نئے دَور کی ترقی کے بعد یہودیت میں سے تبدیل ہونے والے مسیحیوں نے یہودی رسموں کو مسیحیت کے ساتھ خلط ملط کر دیا۔ وہ خُداوند کے دِن، بپتسمہ اور عشاربانی کو مانتے لیکن اُنہوں نے ساتویں دِن، فسح اور دوسری رسومات کو بھی ماننا جاری رکھا۔ پھر اُن کی طرف سے یہ دوغلا نظام غیر اقوام سے آنے والے مسیحیوں پہ بھی ٹھونسا گیا۔ لیکن اِس منصوبے کی یروشلیم میں رسولوں اور بزرگوں نے مزمت کی جو کہ اعمال پندرہ باب میں درج ہے۔ یہودی مسیحیوں کے بڑے حصے نے دونوں قسم کی رسومات کو ماننا جاری رکھا۔ پولُس کے ذریعہ سے تبدیل ہونے والی یہودیت اور غیر اقوام کی مخلوط کلیسیا غیر اقوام پر بھی اِس کے نفاذ کی کوشش کرتی رہی۔ اُن میں سے کچھ لوگ ایبیونائیٹ نظریہ (Ebionite theory) سے تعلق رکھتے تھے۔ (یہ نظریہ کہ یسوع مسیح کی پیدائش مافوق الفطرت طریقہ سے نہیں ہوئی بلکہ وہ یوسف اور مریم کا فطری بیٹا تھا۔ اور وہ یہودی شریعت کو ماننے کی وجہ سے مسیح موعود بن گیا۔ مترجم کی طرف سے اضافہ)۔ جو راستبازی بذریعہ رسومات جیسی ہلاک کرنے والی بدعت پر ایمان رکھتے تھے۔ یوں اِس دِن یہ تماشا لگا کہ ایشیائے کوُچک اور مغرب کی مخلوط کلیسیا میں کچھ بھائی ہفتہ کے روز ہیکل میں جاتے اور اتوار کے زور چرچ میں بھی جاتے تھے۔ اور مذہبی طور پر دونوں دِنوں کو مانتے تھے۔ کچھ نے محسوس کیا کہ وہ تمام یہودی تہواروں اور روزوں کو ماننے کے پابند ہیں جبکہ دوسرے اُن کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔ اور وہ لوگ جن کو مسیحیت کی یہ روشنی نہیں ملی تھی کہ وہ اِن غیر ضروری یہودی تہواروں کو

چھوڑ سکیں اُن کے ضمیر اِس شدت سے سخت بوجھل ہو گئے۔ یہ مشکل تھی جس کے لیے رسُول نے یہ آیات لکھیں۔

یہاں تک ہم متفق ہیں ۔ تاہم مزید زور دیتے ہیں کہ دِنوں، مہینوں، وقتوں، سالوں، پاک دِنوں، نئے چاندوں، سبتوں سے رُسول کی مراد صرف اور صرف یہودی تہوار اور عیدیں ہیں۔ یہاں پر مسیحی عید، اتوار کا سوال نہیں ہے کیونکہ اِس کا ماننا مسیحی کلیسیا میں متنازعہ نہیں تھا۔ یہودی اور غیر اقوام کے مسیحیوں نے عالمی سطح پر اِس کو پاک ماننے پر اتفاق کیا۔ جب پولُس کسی دِن کو ماننے یا نہ ماننے کی بابت زور دیتا ہے، جیسے کہ گوشت کا کھانا یا نہ کھانا تو اِس کی فطری اور منصفانہ تفسیر یہی ہے کہ یہ کوئی اور نہیں بلکہ وہی دِن تھے جو زیرِ بحث تھے۔ جب وہ یہ کہتا ہے کہ کوئی تو معصومیت سے سب دِنوں کو برابر مانتے ہیں، تو ہمیں سمجھنا چاہئے کہ یہ وہی دِن تھے جو اِس تنازعہ کا شکار تھے نہ کہ مسیحی سبت یعنی اتوار کا دن۔ اِس کے تعلق سے کوئی تنازعہ موجود نہیں تھا۔[25]

دو سبق

پولُس کے بیان کردہ اصول کو فروغ دینے کے بعد ہم دو بہت اہم سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ پہلے نمبر پر یہ کہ پولُس بہت واضح طور پر زور دیتا ہے کہ نئے عہد نامے کی کلیسیا کو ساتویں دِن کے سبت کو نہیں ماننا چاہئے۔ سیونتھ ڈے بیپٹسٹ اور سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ جیسے گروپ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ چونکہ چوتھا حکم مستقل طور پر عائد ہے اِس لیے کلیسیا کو ساتویں دِن کو سبت ماننا جاری رکھنا چاہئے۔ یہ گروپ اِس بات پر قائم ہیں کہ ابتدائی کلیسیا ساتویں دِن عبادت کیا کرتی تھی اور بعد میں کانسٹنٹائین اور پوپ کے دَور میں ساتویں دِن کو ہفتہ کے پہلے دِن میں تبدیل کر دیا گیا:

[25]. Dabney, *Lectures*, pp. 385, 386 (emphasis mine).

"۔۔۔لوگ ہفتہ کے پہلے دِن کو مانتے ہیں کیونکہ ابتدائی باغی کلیسیا نے غیر اقوام سے یہ رسم مستعار لے کر پروٹسٹنٹ ازم کے سپرد کر دی۔ غیر اقوام اِس دِن کو سورج کی پوجا کیا کرتے تھے۔۔۔۔ اتوار کا دِن ہمیشہ سے غیر اقوام کی عبادت کا دِن تھا۔ یہ ہمیشہ سے سورج دیوتا کے لیے مخصوص تھا۔ ۔۔۔ غیر اقوام کی سورج کی پرستش سے ہم نے اتوار(Sunday)کا لفظ لیا۔ حزقی ایل کے دور میں کیے جانے والے مکروہ کاموں کی بات کرتے ہوئے نبی نے کہا،"پھر وہ مجھے خُداوند کے گھر کے اندرونی صحن میں لے گیا اور کیا دیکھتا ہوں کہ خُداوند کی ہیکل کے دروازے پر آستانہ اور مذبح کے درمیان قریباً پچیس شخص ہیں جن کی پیٹھ خُداوند کی ہیکل کی طرف ہے اور اُن کے منہ مشرق کی طرف ہیں اور مشرق کا رُخ کر کے آفتاب کو سجدہ کر رہے ہیں"(حزقی ایل8باب16آیت)۔[26]

بہت سے ایڈوینٹسٹ مکاشفہ ساتویں باب کی ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر کو سیونتھ ڈے پرستار کے طور پر اور دانی ایل7باب25آیت کو ساتویں دِن کو پہلے دِن سے تبدیل کرنے والے باغیوں کے طور پر دیکھتے ہیں۔

اگر کوئی ایسا ثبوت ہوتا کہ ابتدائی کلیسیا(بشمُول غیر قوم کی کلیسیا)نے ساتویں دِن عبادت کی تھی(جس کا کہ کوئی ثبوت نہیں ہے)تو کوئی بھی اعمال20باب7آیت؛1۔کرنتھیوں16باب1اور2آیت؛مکاشفہ1باب10آیت میں پہلے دِن کی عبادت سے نہیں بھاگ سکتا۔کوئی بھی کلسیوں2باب16اور17آیت میں ساتویں دِن کی ممانعت کا اِنکار نہیں کر سکتا۔ بد قسمتی سے ایڈونٹسٹ کے لیے رسولی ممنوعات اور مشق کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ ایک ایڈونٹسٹ مصنف لکھتا ہے:"اِس پر زور دیا جانا چاہئے کہ اگرچہ رسولوں کا جھکاؤ اتوار کی

[26] Richard Lewis, *The Protestant Dilemma* (Mountain View, Cal., 1961) pp.85, 141, quoted in Jewett, p. 113. 6. Lewis, p. 103 quoted in Jewett, p. 113.

طرف تھا تو بھی بائبلی مسیحی اِسے قبول نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی کوئی خُدا کی شریعت کو بدل سکتا ہے چاہے وہ کوئی رسول ہی کیوں نہ ہو"۔[27] نئے عہد نامے کے لیے اِس طرح کا ہٹ دھرم نقطہ نظر صرف ایلن جی وائیٹ کی پیش گوئیوں سے وابستگی کی بنیاد پر ہے۔ اِن کے نزدیک یہ پیش گوئیاں الٰہیاتی حیثیت رکھتی ہیں اور رسولی تعلیمات و اعمال پر فوقیت رکھتی ہیں۔ بائبل کی واضح تعلیم کی روشنی میں ساتواں دِن منسوخ ہو چُکا ہے۔

اِس ساری گفتگو میں کہ کلیسیا کو کس دِن عبادت کرنی چاہئے دوسرا سبق بہت اہم ہے۔ اگر پولُس ساتویں دِن کو منسوخ کرتا ہے اور سات دِنوں میں سے کسی ایک دِن کے لیے کوئی اخلاقی اصول نہیں ہے تو ہم کس دِن کا تعین کریں؟ ہمارے پاس دو باتوں کا چناؤ ہے یا تو بائبل ہم پر کوئی خاص دِن ظاہر کرے یا کلیسیا کسی دِن کا چناؤ کرے۔ کلیسا کی تاریخ میں بشمول کیلوَن بہت سے لوگوں نے یہ سکھایا کہ چونکہ کلیسیا کے پاس عبادت کے لیے ایک مخصوص دِن ہونا چاہئے اِس لیے کلیسیا انتخاب کر سکتی ہے۔ کلیسیا نے درست طور پر مسیح یسوع کے جی اُٹھنے کی وجہ سے ہفتہ کے پہلے دِن کو مقرر کیا ہے۔ بہر حال اطلاق یہ ہے کہ اگر کلیسیا یہ چاہے تو دِن کو تبدیل کرنے کے لیے آزاد ہے۔ لوُتھر نے اپنے تفصیلی کیٹیکِزم میں سکھایا کہ:

"لیکن چونکہ بہت بڑی اکثریت پر کاروبار کا بوجھ ہے اِس لیے اِن معاملات پر توجہ کے لیے کوئی دِن ضرور مقرر ہونا چاہئے۔ چونکہ خُداوند کے دِن کی بے ضرر رسم نے متفقہ رضامندی حاصل کر لی ہے اِس لیے غیر ضروری اختراع کے نتیجے میں الجھن پیدا ہو سکتی ہے"۔[28]

---

[27] Lewis, p. 103 quoted in Jewett, p. 113.
[28] Martin Luther, *The Large Catechism* (Philadelphia: Fortress Press, 1959), p. 20.

کیلوؔن نے اتفاق کا اظہار کیا:"اگرچہ سبت منسوخ ہو گیا ہے ، اِس کے باوجود ہمارے پاس موقع ہے (۱) کہ بیان کردہ دِن پہ جمع ہو کر کلام سنیں، روٹی توڑیں اور اجتماعی دُعائیں کریں۔۔۔؛ (۲) تا کہ نوکروں اور مزدوروں کو محنت سے نجات دیں۔ بلکہ ہم اِسے کلیسیا میں نظم وضبط قائم رکھنے کے لیے بطورِ علاج استعمال کر رہے ہیں۔ ہمیں کلیسیا کی طرف سے کلام کے سننے، پاک رسومات کی ادائیگی اور اجتماعی دُعاؤں کے لیے اِس کو شرعی حکم کے مطابق ماننا چاہئے"۔[29]

جیسا کہ اِس دِن کی بابت کیلوؔن یقین رکھتا تھا کہ رسولی کلیسیا نے دانشمندانہ طور پر پہلے دِن کا چناؤ کیا کیونکہ یہ مسیح کے جی اُٹھنے کا دِن ہے۔ لیکن وہ کہتا ہے: ""مَیں نہ ہی 'سات' نمبر کے ساتھ چمٹا رہوں گا تا کہ مَیں کلیسیا کو اِس کا پابند کر دوں اور نہ ہی مَیں اُن کلیسیاؤں کی مذمت کروں گا جن کے عبادات کے لیے کوئی اَور دِن مخصوص ہیں بشر طیکہ اُن میں کوئی توہم پرستی نہ ہو۔""[30]

لیکن رومیوں 14 باب اور گلتیوں 4 باب میں پولُس کے بیان کے مطابق کسی فرد یا کلیسیا کے پاس کوئی استحقاق نہیں کہ وہ دوسروں کے لیے دِن کا تعین کرے۔ لیکن اگر ہمیں ساتویں دِن عبادت کرنے سے منع کیا گیا ہے اور دِن کا تعین بھی نہیں کر سکتے تو واحد متبادل یہ ہے کہ خُدا نے نئے دِن کا تعین کیا ہے۔

پھر سے ڈیبنیؔ کا حوالہ دیتے ہوئے:"اگر ہم یہ ثابت کرنے میں کامیاب رہے ہیں کہ سبت دائمی قانون ہے تو ثبوت کامل ہیں۔ دس احکام نے سب انسانوں کو دائمی حکم دیا ہے کہ وہ سبت کو مانیں جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں شریعت کا ایک شوشہ یا نقطہ نہ ٹلے گا

[29] John Calvin, *Institutes of Christian Religion* (Philadelphia: The Westminster Press, 1967) II, viii, pp. 32, 33, 34.
[30] Calvin, II, vii, p. 34.

جب تک سب کچھ پوُرا نہ ہو لے۔ کلسیوں 2 باب 16 اور 17 آیت میں پوُلس رسول واضح طور پر بتاتا ہے کہ ساتواں دِن ہمارا سبت نہیں ہے۔ تو پھر کون سا دِن ہے؟ کسی متبادل دِن کا ہونا ضرور ہے۔ تو خُداوند کے دِن سے زیادہ موزوں کون سا دِن متبادِل ہو سکتا ہے؟ شریعت منسوخ نہیں ہوئی، اور نہ ہو سکتی ہے۔ لیکن پوُلس ظاہر کرتا ہے کہ سبت بدل گیا۔ اگر پہلے دِن کے ساتھ نہیں تو سبت کس دِن کے ساتھ بدل گیا؟ ہفتہ کے کسی دوسرے دِن میں اس دعویٰ کا سایہ تک نظر نہیں آتا۔ یا تو یہ پہلا دِن ہے یا کوئی نہیں ہے۔ اور ایسا نہیں ہے کہ کوئی نہیں ہے کیونکہ کسی دِن کا ہونا ضروری ہے۔"[31]

پھر خُدا نے کس طرح کلیسیا پر ظاہر کیاِ ہے کہ دِن بدل گیا؟ ہم اِس سوال کا جواب اگلے باب میں دیکھیں گے۔

[31] Dabney, Lectures, 390, 391.

باب نمبر 8

پہلا دِن سبت

عبرانیوں 4 باب 9 اور 10 آیت

گذشتہ تین ابواب میں مَیں نے نئے عہد نامے کے سبت پر کیے جانے اعتراضات کو دُور کرنے کی کوشش کی ہے۔ پانچ اور چھ باب میں ہم نے مسیح کی تعلیم کے بارے میں دیکھا کہ اُس نے سبت کو ختم نہیں کیا بلکہ اُس نے یہودیوں کے بنائے ہوئے انسانی قوانین کو ختم کیا جنہوں نے اِس دِن کو بگاڑ دیا تھا۔ حقیقت میں مسیح نے دِن کو بحال کیا اور عملی تعلیم دی کہ یہ کیسے طے کیا جائے کہ کیا قابلِ قبول ہے۔ ساتویں باب میں ہم نے پولُس کی تعلیمات کا جائزہ لیا اور یہ دریافت کیا کہ پولُس سات میں سے ایک دِن کو ماننے کے اخلاقی قوانین کو منسوخ نہیں کرتا بلکہ وہ یہودیوں کے باقی تمام مُقدس دِنوں کے ساتھ ساتویں دِن کو ماننے کو منسوخ کرتا ہے۔

مسیحی سبت کو قائم کرنا

اگر سات میں سے ایک دِن کو ماننا جاری ہے اور ہمیں ساتویں دِن کو بھی نہیں ماننا ہے تو ہمیں کس دِن کو سبت ماننا چاہیئے ؟ کچھ کہتے ہیں کہ کوئی بھی دِن جس کو کلیسیا منتخب کرے۔ اِس کے باوجود پچھلے باب میں ہم نے ثابت کیا کہ دِن کا انتخاب ہم نہیں کر سکتے۔ اور یہ کہ در حقیقت رسولوں کے زمانے سے اب تک تقریباً یکساں طور پر عبادت اتوار کے روز ہی ہوتی ہے۔ ویسٹ منسٹر اقرار الایمان کہتا ہے کہ ”دُنیا کے آغاز سے لیکر مسیح کے جی اُٹھنے تک ہفتے کا آخری

دِن سبت کے طور پر مانا جاتا تھا۔ اور مسیح کے جی اُٹھنے سے یہ ہفتہ کے پہلے دِن میں تبدیل ہو گیا۔ جس کو کلامِ مُقدس میں خُداوند کا دِن کہا گیا ہے۔ اور یہی دُنیا کے آخر تک مسیحی سبت کے طور پر منایا جاتا رہے گا۔"[1]

دِن کے تبدیل ہونے کی کیا بنیاد تھی؟ ہم اِس سوال کا جواب عبرانیوں 4 باب 9 اور 10 آیت کی روشنی میں دینے کی کوشش کریں گے۔[2] اِن آیات سے نصیحتوں کی آخری دلیل کا آغاز ہوتا ہے جو کہ 3 باب 7 آیت سے شروع ہوتی ہیں اور 4 باب 13 آیت پہ ختم ہوتی ہیں۔

عبرانیوں کی کتاب اُن یہودی مسیحیوں کی حوصلہ افزائی کے لیے لکھی گئی جو پھر سے یہودیت کی طرف جانے کی آزمائش میں تھے۔ یہ کتاب ظاہر کرتی ہے کہ خُدا نے اپنے عہد کا مقصد یسوع ناصری میں پورا کیا۔ اِس بات کو ثابت کرنے کے لیے مصنف بتاتا ہے کہ خُدا کے نجات بخش کام کی تکمیل مسیح میں ہو چکی ہے۔ رچرڈ گیفن پیغام کے اِس حصہ کا بہت مددگار خلاصہ بیان کرتا ہے:

---

[1] The Westminster Confession of Faith XXI, vii.

[2]- اینڈریو لنکن سکھاتا ہے کہ وہ آرام جس کا ذکر عبرانیوں کے چوتھے باب میں کِیا گیا ہے یسوع مسیح کا تکمیل شدہ کام ہے۔ ایمان دار پہلے ہی آسمانی یروشلیم میں آچکے ہیں۔ اور اگرچہ دوسری آمد تک اپنی آرام حتمی شکل کو نہیں پہنچے گا لیکن ایمان دار کے اِس میں شامل ہونے کے تمام لوازمات پُورے ہیں۔ چونکہ سبت کی تکمیل ہو چُکی ہے اور یہ منسوخ ہو چُکا ہے:-Carson, pp. 197 220۔ ہم اِس اعتراض کا جواب بالواسطہ طور پر عبرانیوں 10 باب 9 اور 10 آیت کو آگے بڑھا کر دیں گے۔ لنکن کے تنقیدی جائزہ کے لیے رچرڈ گیفن کا باب دیکھیں: *'A Sabbath Rest Still Awaits the People of God'* *in Pressing Toward the Mark*, ed. by Charles Dennison (Philadelphia: The Committee for the Historian of the Orthodox Presbyterian Church, 1986) pp. 33-51.

عبرانیوں کے ابتدائی الفاظ آخرت کے بیان کا اعلان کرتے ہیں اور نجات بخش تاریخ کا مختصر جائزہ بیان کرتے ہیں۔ "اگلے زمانہ میں خُدا نے باپ دادا سے حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح کلام کر کے اِس زمانہ کے آخر میں بیٹے کی معرفت کلام کیا۔ جِسے اُس نے سب چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جس کے وسیلہ سے اُس نے عالم بھی پیدا کیے" (عبرانیوں 1 باب 1 اور 2 آیت)۔ "آخری زمانہ" کا موجودہ کردار "علم الآخرت کا مکاشفہ" جو بیٹے میں مجسم ہے وہ 9 باب 26 آیت میں اور بھی زیادہ واضح ہو جاتا ہے۔ زمانوں کے آخر میں گناہ کی قربانی دے کر مسیح سب کے واسطے ظاہر ہوا۔ بنیاد پرست تاریخی علم الآخرت کی اصطلاح کے مطابق دو زمانوں میں فرق ہے۔ مسیح کی موت اور اُس کی سرفرازی آنے والے دور کا آغاز کرتی ہے۔ جس کا خُدا کے کلام اور روح القدس کے ذریعہ سے کلیسیا کو پہلے ہی تجربہ ہو چکا ہے جو کہ آنے والے زمانے سے کسی بھی طرح کم نہیں ہے (6 باب 5 آیت)۔ اِسی طرح نجات موجودہ حقیقت ہے جو خُداوند کے وسیلہ سے پایہ تکمیل تک پہنچتی ہے (2 باب 3 آیت؛ 1 باب 1 اور 2 آیت؛ 6 باب 9 آیت)۔ پھر بیان کرتا ہوں کہ ایمان دار پہلے ہی زندہ خُدا کے شہر "آسمانی یروشلیم" میں آ چکے ہیں (12 باب 22 آیت) اور اُس میں موجود ہیں جو وہاں جمع ہونے والی معادیاتی جماعت کے طور پر بیان کیے گئے ہیں (12 باب 22 تا 24 آیت)۔[3]

اور بیک وقت مکمل حقیقت مستقبل میں ہے جب مسیح تمام چیزوں کو کامل کرنے کے لیے ظاہر ہو گا (9 باب 26 آیت)۔ گیفن کے مطابق:

"ایمان داروں کے لیے وہ مستقبل، دوسرا ظہور نجات کے لیے ہو گا" (9 باب 28 آیت بمقابلہ 1 باب 14 آیت؛ 6 باب 9 آیت)۔ ہمیشہ قائم رہنے والا شہر جس کی وہ تلاش کر رہے ہیں آنے والا شہر ہے (13 باب 14 آیت؛ موازنہ کیجئے

[3] Gaffin, p. 34

آبائی شہر کے ساتھ جو 11 باب 10 آیت پھر 13 تا 16 آیت میں ہے)۔ بیٹے کا ظہور، نجات، آسمانی شہر (دیس) اور پھر موجودہ اور مستقبل کے تمام کردار مصنف کی نظر میں وہاں موجود ہیں"[4]

حال اور مستقبل کی نجات کے درمیان تناؤ کی یہ نوعیت کتاب کے مضمون کو جنم دیتی ہے جو کہ یہودی مسیحیوں کو ایک نصیحت ہے کہ وہ ثابت قدم رہیں۔ اگر وہ یہودیت کی طرف پھریں گے تو وہ انجیل کی کامل حقیقت کو سایہ اور عکس کی خاطر رَدّ کر دیں گے اور خُدا کے آرام میں داخل ہونے میں ناکام رہیں گے۔ بے شک ایک حقیقی ایمان دار مستقل طور پر نہیں گر سکتا لیکن خطرہ ہمیشہ موجود رہتا ہے کہ کلیسیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو کہ اگرچہ ایمان کا اقرار کرتے ہیں تو بھی خُدا کی قدرت والی نجات کا تجربہ نہیں کر پاتے۔ صرف نجات کا اقرار نہیں بچاتا۔ حقیقی ایمان آرام کے وعدے کو پورا کرتا ہے اور اپنے آپ کو ثابت قدمی سے ظاہر کرتا ہے۔

عبرانیوں کے خط کا مصنف بنی اسرائیل کی بیابان میں انحراف کا حوالہ دے کر آرام میں داخل ہونے میں ناکامی کے خطرے کی نشاندہی کرتا ہے۔ اگرچہ اُن کے پاس ساتویں دِن کے سبت کی تصویر کشی کا وعدہ اور کنعان کی سرزمین میں آرام کی پیشکش تھی تو بھی وہ اپنی بے ایمانی کے باعث اِس میں داخل ہونے میں ناکام رہے۔ اِس کے علاوہ وہ عبرانی مسیحیوں کو یاد دلاتا ہے کہ جس آرام کا وعدہ خُدا نے تخلیق کے وقت ساتویں دِن آرام کر کے قائم کیا تھا وہ اُس وقت پُورا نہیں ہوا تھا جب یشوع نے انہیں موعودہ سرزمین میں داخل کیا تھا۔ وہ اِس نتیجہ کی بنیاد 95 زبور 7 تا 11 آیت کے بیان پر رکھتا ہے۔

---

[4] ایضاً۔

"کاش کہ آج کے دِن تم اُس کی آواز سنتے! تُم اپنے دِل کو سخت نہ کرو جیسا مریبہ میں، جیسا مسہ کے دِن بیابان میں کیا تھا۔ اُس وقت تمہارے باپ دادا نے مجھے آزمایا اور میرا امتحان کیا اور میرے کام کو بھی دیکھا۔ چالیس برس تک مَیں اُس نسل سے بیزار رہا اور مَیں نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دِل آوارہ ہیں۔ اور اُنہوں نے میری راہوں کو نہیں پہچانا۔ چنانچہ مَیں نے اپنے غضب میں قسم کھائی کہ یہ لوگ میرے آرام میں داخل نہ ہوں گے۔"

یشوع کے بنی اسرائیل کو موعودہ سرزمین میں داخل کرنے کے بہت بعد جب داؤد نے یہ الفاظ لکھے تو وہ یہ ظاہر کر رہا تھا کہ موعودہ سرزمین میں آرام نے تخلیق کے وقت کے وعدے کو پورا نہیں کیا۔ لہٰذا جب تک وعدہ باقی رہا خُدا کے لوگوں کی فوری ضرورت اُس آرام کو حاصل کرنا تھا (4 باب 7 اور 8 آیت)۔ خُدا کے آرام کے وعدہ کی تکمیل یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہوئی۔ اور وہ جو اُس پہ ایمان لاتے ہیں اُنہوں نے اِس کی حقیقت میں شامل ہونا شروع کر دیا ہے (3 باب 6 آیت)۔ اگر وہ واپس مڑے تو وہ بھی بنی اسرائیل کی طرح ہوں گے جو اپنی بے ایمانی کے سبب سرزمین میں داخل نہ ہو سکے (3 باب 16 اور 17 آیت؛ 4 باب 1 اور 2 آیت)۔ بیابان میں اسرائیل کی طرح وہ مسافر تھے۔ اُنہیں خُداوند یسوع مسیح کی طرف سے فراہم کردہ آسمانی آرام میں داخل ہونے کی کوشش کرنی تھی۔ "پس آؤ ہم اُس آرام میں داخل ہونے کی کوشش کریں تاکہ اُن کی طرح نافرمانی کر کے کوئی شخص گر نہ پڑے" (عبرانیوں 4 باب 11 آیت)۔

مصنف اپنی نصیحت کو 4 باب 9 تا 13 آیت کے ساتھ ختم کرتا ہے۔ وہ نویں آیت میں یہ کہہ کر اِس حصہ میں تعارف کرواتا ہے "پس خُدا کی اُمت کے لیے سبت کا آرام باقی ہے۔" لفظ "پس" 4 باب 3 تا 8 آیت کی دلیل کا اختتام کرتا ہے۔ عبرانیوں کو پیچھے نہیں بلکہ آگے کی طرف دیکھنا تھا کیونکہ خُدا کے لوگوں کے لیے سبت کا آرام ابھی باقی تھا۔ خُدا کے

لوگوں کا حوالہ دینے سے مصنف نئے عہد کے لوگوں کا بیابان کی کلیسیا کے ساتھ موازنہ کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ سبت کا آرام ابدی زندگی کے وعدے کے ساتھ خُدا کے نئے عہد کے لوگوں کے لیے حقیقت ہے۔

سبت کو ماننا

لفظ "سبتیسموس" (sabbatismos) جِس کا ترجمہ سبت کا آرام کیا گیاہے یہ ایک بے مثال لفظ ہے جو صرف بائبل میں ایک ہی دفعہ استعمال کیا گیا ہے۔ دوسرا ممکنہ واحد استعمال نئے عہد نامے کی یونانی انگریزی لغت "Plutarch's *Moralia*" میں ہوا ہے جس میں کچھ تراجم کے مطابق یہ لفظ توہم پرست مذہبی آرام کے بیان کے لیے استعمال ہوا ہے[5]۔ یوں یہ لفظ مذہبی بجا آوری کی نشاندہی کرتا ہے۔ اگرچہ عبرانیوں 4 باب 9 آیت میں اِس لفظ کی اسم

---

[5] William F. Arndt and F. Wilbur Gingrich, A Greek-English Lexicon of the New Testament and Other Early Christian Literature (Chicago: The University of Chicago Press, 1957) p.746.

"plutarch" کے کچھ تنقیدی شارے کہتے ہیں کہ *sabbatismous* کی جگہ *baptismous* کا لفظ ہے۔ اِس حصہ میں "plutarch" توہم پرستی کے وحشیانہ کاموں پر بات کر رہا ہے جیسے کہ توہم پرستی کی وجہ سے کیچڑ سے بد بُو دار ہونا، گندگی میں لوٹنیاں لگانا (or immersions, *baptismous*)، سبت کا آرام (*sabbatismous*)، منہ کے بَل گرنا، دیوتاؤں کے گرد ذِلت آمیز طریقہ سے چکر لگانا اور سجدے کرنا۔ Plutarch's Moralia section 166.' کچھ محقق اِس ترمیم سے متفق ہیں کیوں کہ آرام کرنا یا حتیٰ کہ توہم پرستانہ آرام (پلوٹارخ کے خیال میں) یہاں کے سیاق وسباق گندگی میں لوٹیاں لگانا یا کیچڑ کے ساتھ بدبُو دار ہونا کے ساتھ فٹ نہیں ہو سکتی۔ تاہم پچھلے جملے میں پلوٹارخ کہتا ہے کہ وہ زمین پر بیٹھتے ہیں اور سارا دِن وہاں گزارتے ہیں۔ کم از کم سیاق وسباق ایک دِن مذہبی آرام میں گزارنے (*sabbatismous*) کے امکان کا بیان کرتا ہے۔

شکل بائبل میں کہیں اور نہیں ملتی تو بھی فعلی شکل(*sabbatizo*)ہفتادی ترجمہ میں متعدد بار استعمال ہوئی ہے۔[6]

فعل کی شکل میں اِس لفظ کا پہلا استعمال خروج 16 باب 30 آیت میں ملتا ہے۔"چنانچہ لوگوں نے ساتویں دِن آرام کیا(*sabbatizo*)"۔یوں اُنہوں نے سبت کا آرام کیا۔ ہم نے دوسرے باب میں سیکھا کہ یہ آیت اِس حصہ کا اختتام کرتی ہے جس میں خُدا اُن کو کہتا ہے کہ وہ ساتویں دِن من اکٹھا کرنے نہ جائیں کیونکہ یہ سبت کا دِن ہے (16 باب 19 آیت)۔ جب وہ خُدا کی فرماں برداری کرتے اور سبت کو مانتے تو وہ sabbatized ہوتے۔

جب بھی یہ فعل استعمال ہوا ہے تو سبت کو ماننے کا یہ خیال اِس میں شامل ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر کچھ عیدوں کے بیان کے بعد جو کہ خُدا کے لوگوں کی عبادت کا حصہ تھیں احبار 23 باب 32 آیت کہتی ہے:"یہ تمہارے لیے خاص آرام کا سبت ہو۔اِس میں تُم اپنی جانوں کو دُکھ دینا۔ تم اِس مہینے کی نویں تاریخ کی شام سے دوسری شام تک اپنا سبت ماننا۔" یہ جملہ "اپنا سبت ماننا"*sabbatizo* ہے۔احبار 26 باب 34 اور 35 آیت میں یہ فعل زمین کے سبت کو ماننے کے لیے استعمال ہوا ہے(موازنہ کیجئے 2۔ تواریخ 36 باب 21 آیت کے ساتھ)۔مندرجہ بالا تمام مثالوں میں عبرانی لفظ جس کا مطلب سبت کو ماننا ہے اِس کا ترجمہ فعل کی شکل میں *sabbatizo* استعمال ہوا ہے۔ابتدائی مسیحی مصنف اگناتیس اِس فعل کو پرانے عہد نامے کے سبت کو ماننے کے لیے استعمال کرتا ہے۔"سبت کے ساتویں سے پہلے دِن میں تبدیلی کو بیان کرنے کے لیے وہ لکھتا ہے: آگے کو سبت

6۔ ڈاکٹر ایس۔ایم باف ویسٹ منسٹر کیلفورنیا میں یانانی اور نئے عہد نامے کا ایسوسی ایٹ پروفیسر بیان کرتا ہے کہ ہفتادی ترجمہ کے ترجمہ کاروں نے سبت کے دِن کی سرگرمیوں کو بیان کرنے کے لیے اِس لفظ کو بنایا۔

sabbatizo کے لیے نہ جئیں بلکہ خُداوند کے دِن کے لیے۔"[7] لہٰذا یہ فعل سبت کے خاص آرام کی تجویز دیتا ہے۔ یا تو یہ اسم *sabbatismos* موجود تھا یا عبرانیوں کے مصنف نے اِس کو متعارف کروایا۔ وہ ہفتادی ترجمہ میں *sabbatizo* کے استعمال سے واقف تھا۔ اور بصورتِ دیگر اُس نے اِس منفرد لفظ کا انتخاب استعمال سوچ سمجھ کر خاص مقصد کے لیے کیا ہے۔

عبرانیوں کے تیسرے اور چوتھے باب میں مصنف آرام کے لیے ایک بہت عام لفظ کاٹا "پاؤسِس" (*katapausis*)[8] استعمال کرتا ہے تاکہ خُدا کے آرام کی عکاسی کر سکے۔ ابدی آرام جس میں داخل ہونا ہے اُس آرام کی شکل ہے جو ساتویں دِن اور کنعان کے آرام میں بیان کیا گیا ہے۔ پھر آیت نَو میں مصنف کیوں اِس منفرد لفظ *sabbatismos* کا استعمال کرتا ہے؟

وہ زور دینے کے لیے اِس لفظ کا استعمال کرتا ہے۔ وہ زور دیتا ہے کہ خُدا کا روحانی ابدی آرام کا وعدہ ابھی تک پُورا نہیں ہوا۔ ابدی آرام کا وعدہ باقی ہے۔ اور ضرور ہے کہ وہ ایمان کو محفوظ رکھ کر اِس میں داخل ہوں۔ کوئی شخص یسوع مسیح پر ایمان لا کر روحانی آرام میں داخل ہوتا ہے۔ لیکن یہ مکمل طور پر صرف تب حاصل ہو گا جب کوئی ابدی جلال میں داخل ہو گا۔ اِس کے باوجود وہ مستقل صبر کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔

لیکن صرف یہی کہنا مطلوب تھا تو وہ لفظ *katapausis* استعمال کر سکتا تھا۔ حقیقت میں وہ 11 آیت میں یہ لفظ اِس طور سے استعمال کرتا ہے: "پس آؤ ہم اُس آرام

---

[7] Ignatius, Magnesians IX,1.

[8] اسم *katapausis* (عبرانیوں 3 باب 11 اور 18 آیت؛ 4 باب 1، 3، 5، 11 آیت؛)؛ فعل *katapauo* (عبرانیوں باب اور آیت)۔ ہفتادی ترجمہ اِس لفظ کو پیدائش 2 باب 2 آیت میں خُدا کے آرام کے لیے استعمال کرتا ہے۔

(*katapausis*)میں داخل ہونے کی کوشش کریں۔۔۔۔"نہ ہی یہ کہنا سمجھ میں آتا ہے کہ اُس نے *sabbatismos* کا استعمال محض اسلوب کی خاطر کیایا *katapausis* کے ہم معنی کے طور پر اِس کا انتخاب کیا۔ گفتگو میں اِس طرح کے استعمال کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ لفظ کی انفرادیت دانستہ الٰہیاتی مقصد کی طرف اشارہ کرتی ہے۔وہ لفظ "*sabbatismos*" کا استعمال کرتا ہے تاکہ روحانی آرام کا حوالہ دے سکے۔ اور اِسی طرح یہ سبت ماننے کے آرام کا بھی مشورہ دیتا ہے۔ کیونکہ نئے عہد کے لوگوں کے لیے موعودہ آرام ابھی باقی ہے۔ اُنہیں مستقبل کے آرام میں داخل ہونے کی کوشش کرنی ہے۔ وہ ایسا کرتے بھی ہیں وہ سبت کو مانتے ہوئے اِس کی توقع کرتے ہیں۔

یوں تکمیل شدہ نجات کا علمِ الٰہی سبت کو منسوخ نہیں کرتا بلکہ اِس کو قائم کرتا ہے۔ اور ہمیں پرانے عہد نامے کے کسی اخلاقی حکم کا اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ چونکہ سبت کی رسمی اور علامتی اہمیت موجود ہے اِس لیے خُدا نئے عہد نامے میں واضح ہدایات دیتا ہے۔ عبرانیوں کے خط سے بہترین اور کون سی کتاب ہو سکتی ہے جو سبت کو ماننے کے حکم کو دہراتی ہے اور سکھاتی ہے کہ پرانے عہد نامے کی عبادتی رسومات مسیح میں پُوری ہو چکی ہیں اور اِس سبب سے منسوخ ہو گئی ہیں۔ اے۔ ڈبلیو پنک یوں نتیجہ اخذ کرتا ہے:

"یہاں خُدا کے روح کا واضح، مثبت اور غیر مبہم بیان ہے۔ سبت کا آرام ابھی باقی ہے۔ کچھ بھی اِس سے آسان نہیں ہو سکتا، کچھ بھی مبہم نہیں ہے۔ پُر زور بات یہ ہے کہ یہ بیان اُس خط میں ہے جس کا مرکزی مضمون یہودیت پر مسیحیت کی فوقیت ہے۔ جو اُن کو لکھا گیا جن کو پاک بھائیو کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے اور جو آسمانی بُلاوے میں شریک ہیں۔ لہٰذا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ عبرانیوں 4 باب 9 آیت بلاواسطہ مسیحی سبت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اِس لیے ہم زور دے کر اعلان

کرتے ہیں کہ جو کہتا ہے کہ کوئی مسیحی سبت نہیں ہے وہ سیدھا سیدھا نئے عہد نامے کے صحیفوں کے ساتھ ٹکر لیتا ہے"۔[9]

پس جیسے خُدا نے پرانے عہد نامے کے لوگوں کے ساتھ ایک دِن کے ساتھ آنے والے آرام کا وعدہ کیا تھا اُسی طرح نئے عہد کے لوگوں یعنی کلیسیا کے ساتھ ایک دِن کے ساتھ آنے والے آرام کا وعدہ ہے۔

دِن کا نفاذ

اِس اصول کو نافذ کرنے کے علاوہ کہ موجودہ سبت کی پابندی جاری ہے۔ یہ حوالہ بھی سبت کو ماننے کے دِن کو نافذ کرتا ہے دسویں آیت نویں آیت کو بنیاد اور تشریح فراہم کرتی ہے۔ غور کریں کہ مصنف کہتا ہے "پس"،جس کا مطلب ہے "کیونکہ"۔ سبت کو ماننا باقی ہے کیونکہ جو اُس کے آرام میں داخل ہوا اُس نے بھی خُدا کی طرح اپنے کاموں کو پُورا کر کے آرام کیا۔

دسویں آیت میں مصنف مسیح کے نجات بخش کام کا آرام سے موازنہ خُدا کے تخلیقی کام سے آرام کے ساتھ کرتا ہے۔ بہت سے مفسرین دسویں آیت کی تفسیر کرتے

---

[9] A.W. Pink. An Exposition of Hebrews, 2 vols (Grand Rapids: Baker Book House, 1967) p. 210. Gaffin reaches the same conclusion, p.41: تاہم باب 2 بعض تاثرات بالکل واضح ہیں یا ان کا اِنکار کرنا ناممکن ہے۔(۱)"میرا آرام" سبت کے آرام کا مقام ہے۔ واضح طور پر پیدائش آیت میں خُدا کے آرام کو اِس کے ماضی میں علم الآخرت کے دائرہ کار 9 اور 4 باب 4 آیت کے استعمال سے تقویت پا کر عبرانیوں 2 میں سبت کی تنظیم اور اِس کو ماننے کے ساتھ جوڑتا ہے۔(۲) یہاں موجودہ سبت کو ماننے اور آخرت کے (سبت) آرام کے درمیان ایک باطنی رابطہ ہے۔ یہ ظاہری طور پر متوقع اور حقیقت کے درمیان نشان ہے۔ اگرچہ مصنف بہت واضح طور پر یہ نہیں کہتا لیکن اِس کا واضح مطلب یہ ہے سبت کے دِن کو ماننے کی اہمیت ایک علامت یا تمثیل کے طور پر ہے۔(۳) چوتھی آیت میں پیدائش آیت کے پیشِ نظر خاص طور پر یہ ساتویں دِن کی علامت معلوم ہوتی ہے۔ سبت کے دِن کو ماننے کا مصنف کا ابتدائی نقطہ 2 باب 2 نظر تو یہی معلوم ہوتا ہے۔

ہوئے ایمان دار کا گناہ سے توبہ کر کے مسیح کے آرام میں داخل ہونے کی بات کرتے ہیں[10]۔

دسویں آیت کا NIV ترجمہ یوں ہے: "پس جو کوئی خُدا کے آرام میں داخل ہوتا ہے وہ بھی اپنے کاموں سے آرام پاتا ہے، جیسے خُدا نے اپنے کاموں کو ختم کر کے آرام کیا۔"

RAV ترجمہ یوں ہے:

"کیونکہ جو کوئی خُدا کے آرام میں داخل ہوتا ہے وہ اپنی مشقت سے باز رہتا ہے جیسے خُدا باز رہا۔"

NASV ترجمہ جو کہ اصلی متن کے کافی قریب ہے یوں ہے:

"پس جو کوئی اُس کے آرام میں داخل ہوا ہے اُس نے ایسے ہی آرام کیا ہے جیسے خُدا نے اپنے کام سے کیا۔"

امریکن سٹینڈرڈ 1901 اور آتھورائیزڈ ترجمہ (کنگ جیمز) یونانی زبان کے قریب ترین ہیں: "پس وہ جو اُس کے آرام میں داخل ہو گیا ہے اُس نے خود بھی اپنے کاموں سے آرام کیا ہے جیسے خُدا نے کیا ہے۔"

جان اوؔون دسویں آیت کا مسیح کے آرام پہ اطلاق کرنے اور ایمان دار پہ اطلاق نہ کرنے کی تین وجوہات بتاتا ہے۔[11] ایمان دار کے کام اور آرام کا خُدا کے کام اور آرام

---

[10] For example John Calvin, *Calvin's New Testament Commentaries*, 12 vols. (Grand Rapids: Eerdmans, 1970) 12:48, 49 and Andrew Lincoln in *From Sabbath to Lord's Day*, pp. 213-214; 397.

[11] John Owen, *An Exposition of Hebrews* (Marshallton, Del.: The National Foundation for Christian Education, 1960, 7 volumes in 4) vol.2. Gaffin says 'To refer "the one who enters" to Christ [e.g., J. Owen ...], is not exegetically credible,' p.51 note 31. Gaffin, though, gives no reasons for rejecting Owen's arguments. For further exegetical arguments enforcing Owen's position, see Henry Alford, *The Greek New Testament: With a Critically Revised Text: a Digest of Various Readings: Marginal References to Verbal and Idiomatic Usage:*

کے ساتھ موازنہ کرنا نا معقول بات ہے۔ یہ درست نہیں کہ ہم ایک گنہگار کے کام کا موازنہ نہایت مُقدس خُدا کے کام کے ساتھ کریں۔

گیفن یوں نشاندہی کرتا ہے:

"۔۔۔ایسا لگتا ہے کہ یہ (تشریح) انسان کے گنہگار کاموں اور خُدا کے راست کاموں کے درمیان براہِ راست موازنہ کرنے کے بھونڈے پن کو محسوس نہیں کرتی۔ نیا عہد نامہ کہاں کہتا ہے کہ انسان کے مرُدہ کاموں سے توبہ خُدا کے تخلیق کے کام سے آرام کرنے جیسے مُقدس کام کے مترادف ہے؟ کیا یہ کہنا واقعی حد سے زیادہ ہے کہ اِس طرح کا مصنوعی جوڑ کسی بھی نئے عہد نامے کے مصنف کے لیے واضح طور پر ناممکن ہے؟[12]

Prolegomena: and a Critical and Exegetical Commentary (Boston: Lee and Shepard, Publishers, 1877, 4 volumes), vol. 4, pp. B 81, 82.

[12] ۔گیفن، صفحہ 45۔ گیفن دسویں آیت کی ایسی تفسیر پیش کرتا ہے جو ایمان دار کے مثبت کاموں کا حوالہ دیتی ہے اور وہ آسمان میں اِن سے آرام کرے گا (مکاشفہ 14 باب 13 آیت)۔ ایک لفظ میں 4 باب 10 آیت کے کام بیابان کے کام ہیں۔ موجودہ بیابان میں ایمان دار کے کام یہ آرام کی حالت نہیں ہے جب کہ وہ موعودہ آرام کے لیے مستقبل کی طرف دیکھ رہا ہے۔ ایسا کر کے وہ کہتا ہے کہ دسویں آیت کی ابتدائی شق کو قارئین کے لیے مستقبل کی حالت میں پیش کرنا چاہئے۔ ڈاکٹر گیفن تجویز دیتا ہے کہ aorist اشارہ کرنے والے فعل "آرام کیا" میں gnomic قوت ہے (صفحہ 45)۔ gnomic عام طور پر قبول کی ہوئی سچائی کی تجویز دیتے ہیں۔ بارٹن کے مطابق "gnomic aorist" امثال اور تقابل میں استعمال کی جاتی ہے۔ جس کو انگریزی میں عام طور پر جنرل پریزنٹ کہا جاتا ہے (Ernest de Witt Burton, Syntax of the Moods and Tenses in New Testament Greek. Edinburgh: T&T Clark, 1986. p.21 نئے عہد نامے میں مثال کے لیے دیکھیے 1۔ پطرس 1 باب 24 آیت؛ لوقا 7 باب 35 آیت؛ یوحنا 15 باب 6 آیت؛ یعقوب 1 باب 11 اور 24 آیت۔ اِس کے باوجود اِس سیاق وسباق میں یہ بالکل ناممکن ہے کہ مستقبل کے آرام کے لیے gnomic کا اطلاق کیا جائے۔ اِس کے علاوہ گرئمر کے لحاظ سے کسی شق کو مستقبل کی کوئی کُلی قوت دینا مشکل ہے۔ فعل "آرام کیا" کا معفول "وہ جو آرام میں داخل ہوا ہے" پختہ صفتِ فعلی ہے۔ ڈاکٹر باؤ یونانی زبان کے فعلی پہلو پر غیر مطبوعہ جماعتی نصاب میں اُس کی بابت لکھتے ہیں توقعات کے برعکس فعل مضارع با قاعدہ اور صفات والے حصے اکثر (ہمیشہ نہیں) کسی ایسے واقع کا حوالہ دیتے ہیں جو مرکزی عمل میں ماضی میں ہوتا ہے چاہے وہ واقعہ ماضی، مستقبل یا حال کے مصنف یا مقرر کے نقطہ نظر سے ہو (pp. 43, 44)۔ اِس معاملہ میں یہ فقرہ "وہ جو داخل ہوا" یہ ماضی کا فعل ہے۔ دوسرا اِمکان وہ ہے جس کو ڈاکٹر باؤ۔ کیفیتِ ابتدائی کے ساتھ (ایک فعل جیسا کہ "آرام کیا" جو کسی حالت کو ظاہر کرتا

جیسا کہ ایک گنہگار کے کام کا خدا کے کام سے موازنہ کرنا غلط ہے اِسی طرح دونوں آراموں کا موازنہ کرنا بھی نامناسب ہے۔ خدا کے آرام کا حوالہ دے کر مصنف پیدائش باب 2 اور 3 آیت اور عبرانیوں 4 باب 4 آیت پر اپنا استدلال تعمیر کر رہا ہے۔ خُدا کا آرام نہ صرف مخصوص سرگرمی کا خاتمہ تھا بلکہ یہ اُس کے کام کے بارے میں ایک خوشگوار غور و فکر بھی تھی۔ ایمان دار کا کام سے آرام اُس کے کام کی تکمیل کے بارے میں غور و فکر کا آرام نہیں ہے بلکہ گناہ سے نفرت کے ساتھ اِس سے فوری لاتعلقی ہے۔ لہذا ایماندار کے اپنے کاموں سے آرام کرنے اور خدا کے اپنے کام سے آرام کے موازنہ ہو نہیں سکتا۔

اووّن کی دوسری دلیل کا تعلق اسمِ ضمیر کی تبدیلی سے ہے۔ عبرانیوں 3 باب 7 تا 4 باب 11 آیت میں مصنف ایمان داروں کے آرام کو تقابلی صورت میں یوں بیان کرتا ہے: "اِس لئے ہمیں ڈرنا چاہیے۔۔۔ 4 باب 3 آیت؛ ہم جو ایمان لائے آرام میں داخل ہوتے ہیں۔۔۔؛ 4 باب 11 آیت، پس آؤ ہم اُس آرام میں داخل ہونے کی کوشش کریں۔ لیکن دس آیت میں وہ انفرادی شخص کی طرف اشارکرتا ہے۔ "جو آرام میں داخل ہوا۔ صیغہ متکلم واحد کا استعمال ظاہر کرتا ہے کہ خُدا کے لوگوں سے کوئی الگ ہے جو داخل ہوا ہے۔ یہ کوئی فرد ہے جو ایسے آرام میں داخل ہوا ہے جیسے خُدا۔"

ہے) فعل مضارع کو بصورتِ صفت ظاہر کرتا ہے (صفحہ 45)۔ غالباً عبرانیوں 4 باب 10 آیت میں یہی قوت ہے "آرام کرنے سے وہ آرام کی حالت میں داخل ہوتا ہے۔" جب کہ عمل ابھی تک ماضی میں ہے۔ فٹ نوٹ میں باؤ کہتا ہے کہ یہاں پیش قیاسی استعمال کا بھی امکان ہے۔ لیکن برٹن یہ کہتا ہے کہ یہ خطیبانہ بیان کی بجائے ایک بیاناتی محاورہ ہے (صفحہ 23)۔ 1۔ کرنتھیوں 7 باب 28 آیت اگر تُو بیاہ کرے۔۔۔ یوحنا 15 باب 8 آیت اور یعقوب 2 باب 10 آیت۔ اِس کے علاوہ دلائل کا آگے بڑھنا "آرام کیا" کو فعل ماضی میں ظاہر کرتا ہے۔ جب کہ آیت 11 ایمان دار کے آرام میں داخل ہونے کی ترغیب دیتی ہے۔ یہ الفاظ "اُس آرام میں" آیت 10 کے آرام کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ Ernest de Witt Burton, *Syntax of the Moods and Tenses in New Testament Greek* (Edinburgh: T&T Clark, 1986), p.21

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ صیغہ واحد متکلم سے مرادنو آیت میں لفظ "لوگ" ہے۔ جب کہ یونانی کا لفظ "لوگ" جمع ہے(صیغہ واحد جو ایک گروپ کا حوالہ دیتا ہے)۔ اگرچہ "لوگ" صیغہ واحد استعمال کیا جا سکتا ہے۔ عبرانیوں کے خط کا مصنف جمع کے لفظ سے بھائیو کہہ کر "لوگ" کا بیان کرتا ہے (3باب 12 آیت)۔ عبرانیوں 3 باب12 آیت میں اسی طرح کی قواعدی تعمیر میں مصنف بھائیو کہہ کر "لوگ" کی وضاحت کرتا ہے۔ مصنف جمع کا صیغہ "اُن کا" استعمال کرتا ہے۔ وہ اِس کے علاوہ دس آیت میں دو دفعہ جمع کا صیغہ "لوگ" استعمال کرتا ہے۔ اُس نے اپنے کام سے آرام کیا۔ صیغہ واحد کے ساتھ۔ اور 8 باب10 آیت میں صیغہ جمع کے ساتھ استعمال کرتا ہے۔ اس طرح آیت دس میں اسم "وہ" کو آیت نَو کے لوگوں سے جوڑنے کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ دسویں آیت کسی فرد کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ جب کہ 3 باب 7 آیت سے 4 باب 11 آیت تک میں آرام میں داخل ہونے والوں کو صیغہ جمع میں خُدا کے لوگوں کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے۔

یہ تیسری دلیل کی طرف لے جاتا ہے۔ دسویں آیت میں مصنف اُس آرام کی بات کر رہا ہے جو پہلے ہی مکمل ہو چکا ہے جبکہ آیت گیارہ میں وہ یہی واضح کرتا ہے کہ آرام میں داخل ہونے کی ذمہ داری ایمان داروں کی ہے۔ ہاں ہم نے خُدا کے آرام میں داخل ہونا شروع کر دیا ہے لیکن ہم تب تک مکمل طور پر خُدا کے آرام میں داخل نہیں ہوں گے جب تک ہم آسمان پر مسیح کے ساتھ جلال نہیں پاتے۔ گیفن اِس مسئلہ کو دیکھتا اور دسویں آیت کی یوں تفسیر کرتا ہے کہ جیسے یہ مستقبل کے آرام کی بات کر رہی ہے۔ لیکن یہ تفسیر گرائمری لحاظ سے ناقابلِ عمل ہے۔

کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مسیح کے لیے ایک غیر مقررہ اصول کا حوالہ کیوں؟ کیا مسیح کو اِس طور سے متعارف کرانا معیوب نہیں ہے؟ اِس حصے میں مسیح اور اُس کا

آرام ہمارے سامنے ہے۔ یاد رکھیے کہ یہ نصیحتیں 3 باب 6 آیت سے شروع ہوتی ہیں۔ ''لیکن مسیح بیٹے کی طرح اُس کے گھر کا مختار ہے اور اُس کا گھر ہم ہیں بشر طیکہ اپنی دلیری اور اُمید اور کا فخر آخر تک مضبوطی سے قائم رکھیں''۔ گیارہویں آیت ''اُس آرام'' کا حوالہ دیتی ہے جو مسیح نے مہیا کیا۔ اِس کے علاوہ چودھویں آیت ہمیں یاد دِلاتی ہے کہ مسیح اپنے آرام میں داخل ہو چکا ہے۔ جب کہ قواعدی لحاظ سے ضرور ہے کہ کوئی داخل ہونے کو ماضی میں سمجھے۔ اور ایمان دار کے مُردہ کاموں سے آرام کا خُدا کے تخلیق کے کام کے ساتھ موازنہ کرنا نامعقول بات ہے۔ مَیں دسویں آیت کو مسیح کے آرام میں داخل ہونے کے علاوہ اور کسی طرح نہیں دیکھتا۔

تخلیق اور مخلصی

یہ تفہیم تخلیق کے کام اور مخلصی کے کام میں موازنہ مہیا کرتی ہے۔ تخلیق کے مکمل ہونے پر خُدا نے ساتویں دِن آرام کیا تا کہ اپنے کام کی تکمیل میں مسرت وراحت پائے، اور اعمال کے عہد میں آدم سے کئے گئے ابدی آرام کا وعدہ کرے۔ جب آدم نے عہد کو توڑا تو خُدا نے نجات دہندہ کے ذریعہ سے ابدی آرام کی پیشکش کی تجدید کی۔ ساتویں دِن کا سبت آنے والے آرام کی طرف اشارہ تھا۔

خُدا بیٹے نے نجات کے کام کو مکمل کر کے ہفتہ کے پہلے دِن آرام کیا تا کہ اِس بات کا نشان ہو کہ اُس کا کام مکمل ہو گیا ہے اور کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ اپنے جی اٹھنے سے وہ راحت میں داخل ہوا اور یقینی بنایا کہ ابدی زندگی خریدی جا چکی ہے (یسعیاہ 53 باب 10 اور 11 آیت؛ عبرانیوں 12 باب 2 آیت)۔ اُس کی تمثیل سے دِن تبدیل ہو گیا۔ واٹس لکھتا ہے:

''جیسا کہ پرانا عہد ابھی تک آنے والے مسیحا کے کام کی طرف دیکھ رہا تھا۔ تو فطری طور پر محنت کے دِن پہلے آتے ہیں اور آرام کا دِن ہفتہ کے آخر میں آتا ہے۔ ہم نئے

عہد کے تحت ماضی میں مسیح کے نجات بخش کام کی تکمیل کو دیکھتے ہیں۔ اِس لیے ہم اصولی طور پر پہلے آرام کے دِن کو مناتے ہیں۔ اگرچہ سبت ابھی تک باقی ہے اور ایک نشان ہے جو ابدی آرام کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ پرانے عہد نامے کے لوگوں کو اپنی زندگی سے مستقبل میں ہونے والے چھٹکارے کی نمائندگی کرنی تھی۔ نتیجتاً مشقت کی اہمیت اور آرام کے نتیجہ کو اپنے کیلنڈر (تقویم) میں دیکھنا تھا۔ نئے عہد کی کلیسیا کا کام نمائندگی کرنے کا نہیں کیونکہ عکس کی تکمیل ہو چکی ہے۔ اِن کے پاس ایک بہت بڑا تاریخی واقعہ ہے جس کی اُنہوں نے یسوع مسیح کے کام اور ابدی آرام میں اُس کے داخلے اور اُس کے وسیلہ سے اُس کے لوگوں کے داخلے کی یاد منانی ہے۔

ہم خاص طور پر مسیحا کی قیامت کے بارے میں ابتدائی کلیسیا کی وسیع سوچ کا فہم نہیں رکھتے۔ موخر الذکر اُن کے لیے نئی تخلیق کو وجود میں لانے سے کم نہیں تھا۔ اور اُنہوں نے محسوس کیا کہ ہفتہ کے دوسرے دِنوں کی بجائے اِس دِن اِس کا اظہار ہونا چاہئے۔ ایمان دار اپنے آپ کو سبت کی تکمیل میں حصہ دار سمجھتے تھے۔ اگر ایک تخلیق ایک انجام کا مطالبہ کرتی ہے تو دوسری تخلیق دوسرے انجام کا مطالبہ کرتی ہے۔ یہ حیرت انگیز طور پر دیکھا گیا ہے کہ ہمارے خُداوند کی موت یہودی سبت کے آخر یعنی مشقت کے ہفتوں میں سے ایک ہفتہ کے آخری دِن ہوئی جس کے ذریعہ سے اُس کے کام کی تکمیل علامتی طور پر ظاہر ہوئی۔ اور یسوع مسیح اپنے آرام کو پہنچا۔ یوں یہودی سبت درمیان میں آ گیا اور یوں یہودی سبت اختتام پذیر ہوا اور دفن ہو گیا"۔[13]

[13] Geerhardus Vos, *Biblical Theology Old and New Testaments* (Grand Rapids: Eerdmans, 1968) p. 158.

پرانے عہد نامے نے آٹھویں دِن جی اٹھنے کے آرام کی طرف اشارہ کیا جس سے عید خیام اپنے اختتام کو پہنچی: "تُم ساتوں دِن برابر خُداوند کے حضور آتشین قربانی گزراننا۔ آٹھویں دِن تمہارا مُقدس مجمع ہو اور پھر خُداوند کے حضور آتشین قربانی گزراننا۔ وہ خاص مجمع ہے۔ اُس میں کوئی خادمانہ کام نہ کرنا" (احبار 23 باب 36 آیت)۔

عید کے آخر پر یہ خاص سبت پردیسی لوگوں کے ساتھ وعدہ کیے گئے آرام کا نمونہ تھا۔ بہت سارے لوگوں نے اِس سالانہ عید کو بار بار ختم ہوتے دیکھا[14]۔ یقیناً یوحنا کے ذہن میں یہی تھا جب اُس نے 20 باب 26 آیت میں ہفتہ کے پہلے دِن کو آٹھواں دِن کہا "آٹھ روز کے بعد۔۔۔" جیسا کہ ہم اگلے باب میں "سبت کی تاریخ" دیکھیں گے۔ ابتدائی کلیسیا نے یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کے دِن کے لیے جو کہ ہفتہ کا پہلا دِن تھا "آٹھویں دِن" کی اصطلاح کو اپنا لیا۔ جب کلیسیا یسوع مسیح کی قیامت کو مناتی وہ اِس آٹھویں دِن کے جشن کو 118 زبور 24 آیت کے بیان کے ساتھ منسلک کرتی: "یہ وہی دِن ہے جسے خُداوند نے مقرر کیا ہے۔ ہم اِس میں شادمان ہوں گے اور خوشی کریں گے۔" ویفریڈ سٹاٹ اِس کا الٰہیاتی سیاق و سباق بتاتا ہے:

"ہمیں اِس سلسلے میں اتوار کے لیے 'آٹھواں دِن' جو کہ بہت ہی ابتدائی اصطلاح ہے اِس کے ماخذ کا جائزہ لینا ہو گا۔ یہ زیادہ بہتر ہے کہ ہم 'آٹھواں دِن' کی اصطلاح کی کھوج پرانے عہد نامے میں کریں۔ ابتدائی کلیسیا کی طرح جنہوں نے پہلے دِن کو یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کی مناسبت سے عبادت کا دِن قبول کیا۔ اُنہوں نے پہلے دِن کے اقتباسات دیکھے جن میں پہلا اور آٹھواں دِن منسلک ہیں۔ بہت پسندیدہ حوالہ احبار 23 باب 36 تا 39 آیت ہے۔ یہ

[14] Gustav Oehler, *Theology of the Old Testament* 2 vols. (Edinburgh: T & T Clark, 1883) II, p. 120. Cf. J.D. Davis. Davis, *Dictionary of the Bible* (Grand Rapids: Baker Book House, 1957) p. 756.

خیموں کی عید کا بیان ہے۔ اِس کا پہلا اور آخری دِن خاص دِن ہوتے تھے۔ پہلے اور آٹھویں دِن مُقدس مجمع ہوتا تھا۔ اور اِس دِن کوئی بھی مشقت کا کام نہیں کیا جاتا تھا۔ یہ خُداوند کی مقررہ عیدیں ہیں۔ اور اِس دِن آرام کیا جانا چاہئے۔ اور خُداوند کے حضور لوگ شادمان ہوں۔ آٹھویں دِن کے لیے اور حوالہ جات بھی ہیں جو اور باتوں سے منسلک ہیں۔ اِس دِن ختنہ کیا جاتا تھا۔ اور لوگ عہد میں شامل ہوتے تھے۔"

اِسی طرح یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ پرانے عہد نامے کے حوالہ جات کا اثر تھا اور اِس کے ساتھ ساتھ خوشی اور آرام کا تہوار جس نے ابتدائی کلیسیا کی سوچ کو متاثر کیا۔ کیا یہ سمجھنا کہ مسیح کے دوسرے ظہور کو دیکھنے کے لیے شاگردوں کا بالا خانہ میں جمع ہونا اِس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ اِس کی بابت کیا سوچتے ہیں؟[15]

ہفتے کا پہلا دِن

جیسے رسولوں نے اِس علمِ الٰہی کو الہام سے سمجھا۔ اُنہوں نے ابدی آرام کو منانے کے لئے دِن کو ساتویں سے پہلے میں بدل دیا۔ پرانے عہد کے لوگ نجات کی تکمیل مستقبل میں دیکھتے تھے اِس لیے اُنہوں نے سبت کا دِن ہفتہ کے آخر میں رکھا۔ یعنی آرام دینے والے کے اپنے کام کو مکمل کرنے کے بعد۔ اور نئے عہد کی کلیسیا نے اپنا سبت اُس دِن رکھ لیا جس دِن وہ آرام میں داخل ہوا۔ یہ اِس بات کا اشارہ ہے کہ آرام میں داخل ہو چکے ہیں اگرچہ ہم تکمیل کا انتظار کر رہے ہیں۔ کلیسیا نے ہمیشہ یہ مانا ہے کہ دِن کی تبدیلی کا آغاز ہفتہ کے پہلے دِن یسوع مسیح کے جی اُٹھ کر شاگردوں پہ ظاہر ہونے سے ہوا تھا۔ یوحنا 20 باب 26 آیت کی بابت لینج کہتا

[15] Roger T. Beckwith and Wilfrid Stott, *The Christian Sunday: a Biblical and Historical Study* (Grand Rapids:Baker Book House, 1980), pp. 64, 65.

ہے:"کہ شاگرد پہلے ہی اتوار کو ایک خاص اہمیت دیتے تھے۔ اِس کا ثبوت اُن کی مجلس کی عددی کاملیت سے ملتا ہے"۔[16] فلپ شیف جو کہ لیبنج کا مدیر تھا کہتا ہے:

"یہ خُداوند کے دِن کے آغاز کی تاریخ ہے جِسے مسیحی ممالک میں سے ایک کی طرف سے بھی رکاوٹ کا سامنا نہیں کرنا پڑا سوائے فرانس میں دہشت گردی کے مختصر سے دور کے۔ اتوار خود خُداوند نے مقرر کیا اور بطورِ مذہبی دِن اُس کی حضوری سے اِس کی تعظیم ثابت ہوتی ہے، عوام عبادت کرتے ہیں۔ اور ایسا ہی دُنیا کے آخر تک رہے گا۔ خُدا کا کلام اور خُدا کا دِن خُدا کی کلیسیا کے ناقابلِ جُدا ستون ہیں"۔[17]

رسولی مشق میں بھی یہی تفہیم کام کرتی تھی۔ اعمال 20 باب 7 آیت میں کلیسیا ہفتہ کے پہلے دِن روٹی توڑنے اور کلام کرنے کے لیے جمع ہوئی:"ہفتہ کے پہلے دِن جب ہم روٹی توڑنے کے لیے جمع ہوئے تو پولُس نے دوسرے دِن روانہ ہونے کا ارادہ کر کے اُن سے باتیں کیں اور آدھی رات تک کلام کرتا رہا۔"یقیناً یہ اُن کا دستور تھا۔ لوقا یہ نہیں کہتا کہ ہفتہ کے پہلے دِن جب وہ اُس کو رخصت کرنے کے لے اکٹھے ہوئے۔ بلکہ یہ کہتا ہے کہ ہفتہ کے پہلے دِن جب وہ روٹی توڑنے کے لیے جمع ہوئے۔ تو پولُس نے اُن سے باتیں کرنا شروع کر دیں۔

ابتدائی کلیسیا کا یہ دستور تھا کہ ہفتہ کے پہلے دِن وہ عبادت کے لیے جمع ہوتے۔ 1۔ کرنتھیوں 16 باب 1 اور 2 آیت میں پولُس رسول اِس بات کو جان لیتا ہے کلیسیاؤں نے اِس دِن کی انفرادیت کو مان لیا ہے:"اب اُس چندے کی بابت جو مُقدسوں کے لیے کیا جاتا ہے جیسا مَیں نے گلتیہ کی کلیسیا کو حکم دیا ویسا ہی تُم بھی کرو۔ ہفتہ کے پہلے دِن تُم میں سے ہر

[16] John Peter Lange. *Commentary on the Holy Scriptures* 12 vols. (Grand Rapids: Zondervan, 1976) IX, Part I, p. 621.
[17] Ibid., p. 621

شخص اپنی آمدنی کے موافق کچھ اپنے پاس رکھ چھوڑا کرے تاکہ میرے آنے پر چندے نہ کرنے پڑیں"

جیسا کہ گلتیہ کی کلیسیاؤں کا نمونہ تھا ویسا ہی کرنتھس کی کلیسیائیں بھی ہفتہ کے پہلے دِن جمع ہوتی تھیں اور غریبوں کے لیے چندہ جمع کرتی تھیں۔ پولُس لوگوں کو یہ ہدایت نہیں کر رہا کہ گھروں میں پیسہ الگ کرلیں۔ کیونکہ وہ اپنے آنے پر چندہ جمع کرنے کو نظر انداز کرنا چاہتا ہے۔ وہ کلیسیا سے چاہتا ہے کہ وہ ہر ہفتہ کے پہلے دِن چندہ اکٹھا کرلیں۔ جو کہ ایک اور گواہی ہے کہ رسولی کلیسیا ہفتہ کے پہلے دِن عبادت کے لیے جمع ہونے کے ساتھ مخلص تھی۔

یوحنا رسول اِس کو خُداوند کا دِن کہتا ہے: "کہ خُداوند کے دِن روح میں آ گیا اور اپنے پیچھے نرسنگے کی سی یہ ایک بڑی آواز سنی" (مکاشفہ 1 باب 10 آیت)۔ اصطلاح جو یوحنا استعمال کرتا ہے اِس کا مطلب "وہ دِن جو خصوصی طور پر یسوع مسیح کی ملکیت ہے۔"[18] یہ جُملہ عام استعمال نہیں ہوتا تھا۔ یہ جُملہ نئے عہد نامے میں ایک اور جگہ 1۔ کرنتھیوں 11 باب 20 آیت میں پولُس رسول عشاءربانی کے بیان کے لیے استعمال کرتا ہے۔ عشاءربانی کوئی عام کھانا نہیں تھا بلکہ ایسا کھانا تھا جو خصوصی طور پر خُداوند کے لیے تھا اور اُس کے نجات بخش کام کو منانے اور اُس کے لوگوں کو فضل میں شریک کرنے کے لیے مخصوص ہوا تھا۔ اِسی طرح ہفتہ کا پہلا دِن خُداوند کا دِن کہلاتا ہے کیونکہ یہ خاص کر خُداوند کی ملکیت ہے اور یہ خُداوند اور اُس کی مکمل یاد منانے اور اُس کے لوگوں کو فضل میں شریک کرنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔

[18] William F. Arndt and F. Wilbur Gingrich, *A Greek-English Lexicon of the New Testament and Other Early Christian Literature* (Chicago: The University of Chicago Press, 1952) p. 459.

ان وجوہات کی بنا پر ہم ساتویں نہیں بلکہ ہفتہ کے پہلے دِن عبادت کرتے ہیں۔ ہم عبرانیوں 4 باب 9 اور 10 آیت سے بھی سیکھتے ہیں کہ ہفتہ کے پہلے دِن کا سبت خُدا کے لوگوں کے لیے ہے اور خُدا کے لوگ سبت کے لیے ڈیبنی کہتا ہے:

"اگلی جگہ جہاں حوالہ دیا گیا ہے وہ عبرانیوں 4 باب 9 آیت ہے۔ یہ آیت (ضرور ہے کہ اپنے سیاق وسباق کے ساتھ احتیاط کے ساتھ پڑھی جائے) سکھاتی ہے کہ جیسا کہ مسیحی دستور کے تحت ایمان داروں کے لیے ابدی آرام کی اُمید باقی ہے اِسی طرح زمینی سبت ہمارے لیے پیش عکس کے طور پر رہے گا" باب کی توضیح کے لیے قابلِ غور نقاط یہ ہیں: کہ خُدا کے پاس ابدی روحانی آرام ہے۔ اُس نے پرانے عہد کے ایمان داروں کو بلایا کہ اِس میں شریک ہوں۔ یہ اسرائیل کے کنعان میں گھروں سے بڑھ کر تھا۔ کیونکہ یشوع کے مکمل طور پر اُن کو وہاں بِسانے کے بعد خُدا کا آرام ابھی مستقبل میں باقی تھا۔ ساتواں دِن خُدا کے آرام کی یاد گار تھی اِس لیے اِس کے ساتھ منسلک تھا۔ یہ پُرانے نظام کے تحت تھا جیسا روحانی ایمان خُدا کے آرام میں داخل ہونا نئے عہد کے تحت ہے۔ اور وہ اپنی بے ایمانی کی وجہ سے اُس میں داخل نہ ہو سکے۔ اور جیسا کہ خُدا کا آرام کنعان میں گھر کے آرام سے عظیم تھا اور یشوع کے اسرائیل کو ملکِ کنعان میں داخل کرنے کے بہت عرصہ بعد زبور پچانوے میں اِس کی پیش کش کی گئی تھی۔ اِس کے بعد بھی سبت باقی ہے (آیت 9)۔ یا نئے نظام کے تحت خُدا کے لوگوں کے لیے سبت کو ماننا باقی تھا۔ اِس لیے ہمیں ایمان کے ساتھ خُدا کے اُس روحانی آرام میں داخل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے (11 آیت)۔

اب اِس بات پر غور کریں کہ پورے حوالہ میں لفظ "خُدا کا آرام" سبت سے مختلف ہے۔ لیکن رسول کی سوچ یہ ہے کہ چونکہ خُدا اب بھی ہمیں نئے نظام کے تحت آرام فراہم کرتا ہے اِس لیے ہمارے لیے اِس نظام کے تحت سبت کی پابندی باقی ہے۔ اِس کا کیا

مطلب ہے؟ کیا سبت ہی ہمارا آرام ہے؟ لیکن ساتواں دِن تو آرام نہیں تھا یہ اِس کی یاد گار اور نشان تھا۔ اِس لیے اب سبت یاد گار اور نشان ہے۔ کیونکہ آرام ہمارے لیے ہے اِس لیے سبت کو ماننا ابھی بھی ہمارے لیے ہے۔ آسمانی اور زمینی شبیہ کا تعلق ایک ہی طرح سے دونوں نظاموں سے ہے۔[19]

نئے عہد نامے میں سبت کی پابندی کو قائم رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے آئیں اب اپنی توجہ نئے عہد نامے کے لوگوں کے لیے سبت کے استعمال کی طرف مبذول کریں۔

[19] Robert L. Dabney, *Discussions*, p. 535.

باب نمبر 9

سبت گاہ اور اُس کے استعمال کی تاریخ

ہم سب جانتے ہیں کہ کسی بھی بات کو ثابت کرنے کے لیے منتخب تاریخ کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال تاریخ خُدا کی حاکمیت اور کلیسیا کے عقائد اور طریقوں کا ایک بیش قیمت اندارج ہے۔ کسی کو بھی اِس کی اہمیت اور اِس سے حاصل ہونے والے سبق کی اہمیت کو کم نہیں سمجھنا چاہیے۔ کلیسیا کی تاریخ محض اِس لیے درست نہیں کہ کلیسیا کی بااثر شخصیات کا یہ ایمان تھا بلکہ تاریخ ہمیں موقع فراہم کرتی ہے جس سے ہم اپنی ثقافت سے نکل کر اپنے تعصبات کو جانچنے کے لیے کلامِ مُقدس کو دیکھیں۔

اِس بات کو ذہن میں رکھ کر مَیں آپ کو سبت یا خُداوند کے دِن کی بابت نظریات کا ایک سروے کروانا چاہتا ہوں۔ ہم نے اُوپر دیکھا کہ قدیم اسرائیل کے وقت سے لے کر لوگ سبت کو ماننے پہ اختلافات کا شکار رہے۔ آج جو لوگ سبت کے منسوخ ہونے کی وکالت کرتے ہیں اکثر اپنے دلائل کلیسیائی تاریخ سے لیتے ہیں۔ رسولی دور سے لے کر کلیسیا اِس کو کیسے دیکھ رہی اور استعمال کر رہی ہے؟ پیوریٹین جنہوں نے ویسٹ منسٹر اقرارالایمان اور کیٹیکزم تیار کیا خُداوند کے دِن کی بابت کلیسیا کی تعلیم سے کیسے جُدا ہو سکتے تھے؟ ہم اصلاح تک کلیسیا کی اِس تعلیم اور عمل پر اختصار کے ساتھ غور کریں گے۔ مَیں ابتدائی کلیسیا (100 تا 500)؛ قرونِ وسطیٰ کی کلیسیا (500 تا 1517) اور اصلاحِ کلیسیا (1517 تا 1700) کی درجہ بندی کو استعمال کروں گا۔

ابتدائی کلیسیا

ہر معاملہ میں ابتدائی کلیسیا کے رویہ کو آفاقی قرار دینا مشکل ہے۔ وہ لوگ جو رسولوں کے بہت قریب رہے اُن کے لیے سچائیوں کو منظم انداز میں سمجھنے میں سب سے زیادہ دقت آتی تھی۔ بالآخر وہ علمبردار تھے اور اِس علمی شعبہ کے پہلے معائنہ کرنے والے تھے۔ وہ اِس کے متلاشی تھے کہ مسیح اور رسولوں نے کیا سکھایا۔ کام بہت بڑا تھا۔ بائبل علمِ الٰہی کی نصابی کتاب نہیں ہے بلکہ تاریخ، شاعری، نبوتوں اور خطوط کا مجموعہ ہے۔ کلیسیا کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ کلام کی تحقیق کرے اور اِس کی سچائیوں کو ترتیب دے۔ ایک لڑکھڑاتے بچے کی طرح جس کا ہر قدم ہچکچاہٹ کے ساتھ ہوتا ہے۔ بعض اوقات ابتدائی اجداد کے بیانات بہت مبہم اور بہت متضاد تھے۔

مثال کے طور پر اورغین کی طرح کا ابتدائی مورخ خُدا بیٹے اور خُدا باپ کے تعلق پہ کافی غیر واضح تھا۔ جب تک 325ب م میں نقائیہ کی کونسل نے بیٹے کی الوہیت کے بارے میں کوئی بنیادی تفہیم مرتب نہیں کی تھی۔ اور کلیسیاؤں میں جس معاملہ کے حل ہونے تک دہائیاں گزر گئیں۔

واضح طور پر یہ معاملہ سبت کی تعلیم کے حوالہ سے تھا۔ کچھ یہ دعویٰ کرتے تھے کہ چوتھی صدی میں قسطنطین کے زمانے تک ابتدائی کلیسیا ہفتہ کے پہلے دِن عبادت نہیں کیا کرتی تھی۔ دوسرے یہ دلیل دیتے تھے کہ چونکہ کلیسیا ہفتہ کے پہلے دِن جمع ہوتی تھی تو یقیناً یہ عبادت کے مقصد کے لیے ہی جمع ہوتی تھی۔ اور تب یہ طے نہیں پایا تھا کہ وہ سارا دِن عبادت اور خُداوند کی خدمت میں گزاریں گے۔ میرا یہ یقین ہے کہ اگر ابتدائی کلیسیا کے مصنفین کو بغور پڑھیں تو ہفتہ کا پہلا دِن نہ صرف عبادت کا دِن ظاہر ہوتا ہے بلکہ کاموں سے باز رہنے اور سارا دِن عبادت اور خدمت میں گزارنے کا دِن بھی ثابت ہوتا ہے۔ یہ تسلیم کیا

جاتا ہے کہ ابتدائی کلیسیا کی بہت بڑی تعداد غلاموں پر مشتمل تھی جو اُس ثقافت میں عبادت کے سوا اور کچھ کرنے کے لیے آزاد نہیں ہوتے تھے۔ جبکہ ایمان داروں کا مسیحی معاشرہ اِس بات کا پابند تھا کہ وہ سارے دِن کو پاک مانیں۔

اختلاف ابتدائی کلیسیا کے مصنفین کے سبت کے خلاف بیانوں سے پیدا ہوا۔ یہ بیانات بگڑی ہوئی یہودیت کے تناظر میں دیئے گئے۔ ابتدائی کلیسیا کے لیے یہودیت مسیح کا اِنکار کرنے والی، توہم پرست اور شریعت پرست قوم تھی۔ غلطی سے ابتدائی کلیسیا نے یہ سوچا کہ یہودیوں نے اپنے طرزِ عمل کو پرانے عہد نامے سے اخذ کیا ہے۔ یہودیوں کی مخالفت میں مسیحیوں نے یہودی سبت کو ترک کر دیا کیونکہ وہ اِسے پرانے عہد نامے کے رسمی نظام کا حصہ سمجھتے تھے۔ اِس سبب سے وہ اکثر یہودیت مخالف بحث میں سبت کی بابت مایوس کُن باتیں کرتے تھے۔ ایک مورخ فلپ شیف جس نے کلیسیائی بزرگوں کے قوانین کے انگریزی اشاعت کی تدوین کی کہتا ہے "مسیحی قوانین کی آزاد اصلیت ثابت کرنے کے جوش میں یہودیت کے قانون کی تذلیل کرنے کا رجحان تھا۔"[1] ویلفریڈ سٹاٹ سبت کی بابت اُن کے رویہ کے بارے میں لکھتا ہے "یہ اسرائیل کے ساتھ پرانے عہد کے نشانوں میں سے ایک تھا۔ بزرگوں کا رویہ یہ تھا کہ ہیکل، قربانیاں، ختنہ پاک، اور ناپاک اور سبت بطورِ نشان تمام نظام منسوُخ ہو چکا ہے۔"[2]

ہم اِس کی ایک مثال اِغناطِیّس میں دیکھتے ہیں (100ء):

بیگانہ تعلیمات یا نکمی کہانیوں سے بھٹکتے نہ پھرو جن سے کچھ فائدہ نہیں۔ کیونکہ اگر ہم اب تک یہودیت کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں تو ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے ابھی

[1] Philip Schaff, *History of the Christian Church* in 8 vols (Grand Rapids: Eerdmans, 1985) vol. II, pp. 202, 203.
[2] Beckwith and Stott, p. 52.

تک فضل حاصل نہیں کیا ہے۔۔۔ اگر وہ جو قدیم رسومات کے مطابق چلتے تھے نئی اُمید میں آتے تو سبت کے لیے زندگی نہ بسر کرتے، بلکہ خُداوند کے دِن کے لیے جِس سے ہماری زندگی مسیح اور اُس کی موت کے وسیلہ سے ظاہر ہوئی۔"[3]

بہت سے ابتدائی کلیسیا کے بزرگوں نے سبت کو موسوی بندھن کے طور پر دیکھا۔ جسٹن مارٹائیر (100 تا 165ء)، یہودیوں کے ساتھ مکالمہ میں یہ بیان کرتا ہے کہ موسیٰ سے پہلے بزرگ سبت کو نہیں مانتے تھے اور یہ کہ مسیحیت کسی مخصوص سبت کا مطالبہ نہیں کرتی بلکہ دائمی سبت کا۔ "اِس کے علاوہ، وہ تمام راستباز انسان، جن کا ذکر ہو چکا ہے اگرچہ وہ سبتوں کو نہیں مانتے تھے وہ خُدا کو خوش کر رہے تھے۔"[4] وہ اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہتا ہے "خُدا نے اُن کے دِل کی سختی کے سبب سے اُن کو سبت دیا۔"[5]

ایرنیّس (115 تا 200ء) ابرہام کے تعلق سے لکھتا ہے "اور وہ آدمی اِن باتوں سے راستباز نہیں ٹھہرا تھا۔ بلکہ اِس لیے کہ وہ لوگوں کو بطور نشان دی گئی تھیں۔ یہ حقیقت ظاہر کرتی ہے کہ ابرہام بھی ختنہ کے بغیر اور سبت کو ماننے کے بغیر خُدا پر ایمان لایا اور یہ اُس کے لیے راستبازی شمار کیا گیا۔"[6]

طرطلین (160 تا 230ء) یہودیوں کی ایک دلیل کا جواب دیتے ہوئے کہتا ہے کہ سبت عارضی طور پر تھا اور مسیح کی آمد سے اِس کی تکمیل ہو گئی: "اِس لیے، جب سے یہ ظاہر ہوا ہے کہ سبت عارضی طور پر نشان تھا اور سبت ابدی پیش خیمہ تھا، ختنہ جسمانی پیش خیمہ اور روحانی طور پر پیشگی نشان تھا۔۔۔ اور بے شک، پہلے ہمیں اِس بات کو جاننا ہے کہ کیا

---

[3] Ignatius, *To the Magnesians*, ix.1.
[4] Justin Martyr, *Dialogue with Trypho*, XIX.
[5] Ibid., XIX.
[6] Irenaeus, *Against Heresies*, 4.16.2.

جس نے نئی شریعت دی، نئے عہد کے وارث، اور نئی قربانیوں کے کاہن اور دِل کا ختنہ رکھنے والے اور ابدی سبت کے ماننے والے، پرانی شریعت کو روکنے والے، نئے عہد کو رائج کرنے والے، نئی قربانیاں گزراننے والے، اور پرانی رسومات کو روکنے والے اور اِن کے اپنے سبت سمیت پرانی رسومات کو ختم کرنے والے نے اِس کا مطالبہ کیا۔"[7]

علاوہ ازیں، سبت کا غلط استعمال یہودیوں کے لیے بار بار دہرایا جانے والا مضمون تھا۔ یہودیوں پر یہ الزام تھا کہ وہ سبت کو فارغ البالی میں گزارتے۔ بلکہ جیسا کہ اِس دِن کی بابت خُدا کی منشا تھی کہ یہ کلام کا مطالعہ اور علم حاصل کرنے کے لیے گزارا جائے اِس کے برعکس وہ اِس کو سستی، ناچ رنگ اور عیاشی میں گزارتے۔"[8]

دوسری طرف ابتدائی کلیسیا کے بزرگ یہ یقین رکھتے تھے کہ خُداوند کے دِن نے سبت کی جگہ لی ہے۔ شیف یوں لکھتا ہے:

"ابتدائی بزرگ مسیحی اتوار کو یہودی سبت کا تسلسل نہیں بلکہ اِس کا متبادل مانتے تھے۔ اور اِس کی بنیاد کافی حد تک چوتھے حکم یا تخلیق میں خُدا کے آرام پر نہیں جس کی طرف چوتھا حکم اشارہ کرتا تھا بلکہ مسیح کے جی اُٹھنے پر اور رسولی روایت پر رکھتے تھے۔"[9]

ذیل میں رسولوں کی مثال ہے کہ ابتدائی کلیسیا نے ساتویں دِن کی عبادت کو ہفتہ کے پہلے دِن کی عبادت میں بدل دیا۔ شیف کہتا ہے کہ کوئی شک نہیں کہ یہ تبادلہ خالصتاً رسولی تھا۔[10] وہ اِس کا حوالہ پہلے دِن، خُداوند کے دِن اور آٹھویں دِن کے طور پر دیتے تھے۔ جسٹن مارٹر کہتا ہے کلیسیا ہفتہ کے پہلے روز یعنی اتوار کو اکٹھی ہوا کرتی تھی:

---

[7] Tertullian, *An Answer to the Jews*, VI.
[8] Beckwith and Stott, p.51, 52.
[9] Schaff, II, p. 202. 10. Ibid., p. 201.
[10] Ibid., p. 201

"اور دِن جو اتوار کہلاتا ہے، وہ تمام جو شہروں میں رہتے ہیں یا جو ملک میں رہتے ہیں ایک جگہ پر جمع ہوتے اور رسولوں کی یادداشتیں یا نبیوں کی تصانیف کو پڑھتے۔۔۔ لیکن اتوار کے روز ہم اپنا مشترکہ مجمع کرتے کیونکہ یہ پہلا دِن تھا جس میں خُدا نے تاریکی اور مادہ میں تبدیلی لا کر دُنیا کو بنایا۔ اور یسوع مسیح ہمارا نجات دہندہ اِسی دِن مرُدوں میں سے جی اُٹھا۔"[11]

اِس بات کو سمجھ کر کہ یہ دِن خاص طور سے خُداوند کی ملکیت ہے کلیسیا نے فوراً یوحنا کے اِس فقرے "خُداوند کا دِن" کو اپنا لیا۔" (مکاشفہ 1 باب 10 آیت)[12] دیداخے (دوسری صدی کا آغاز) اِس اصطلاح "خُداوند کا دِن" کو عبادت کا دِن کہنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ خُدا کے لوگ "خُداوند کے دِن" جمع ہوتے، روٹی توڑتے، دُعا کرتے اور یوخرست کی رسم ادا کرتے تھے۔۔۔"[13]

اغناطیُس خُداوند کے دِن کو مسیح کے کامل کام کے ساتھ جوڑتا ہے:

"اگر وہ جو قدیم رسومات پر چلتے تھے نئی اُمید میں آ گئے، اور آگے کو سبت کے مطابق زندگی بسر نہیں کرتے بلکہ خُداوند کے دِن کے لیے زندگی بسر کرتے ہیں۔ خُداوند کے دِن کے لیے جس پر ہماری زندگی اُس کے وسیلہ سے اور اُس کی موت سے پھوٹ نکلی۔"[14]

تیسری اصطلاح جو پہلے دِن کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے استعمال ہوتی وہ "آٹھواں دِن" ہے۔ برنباسؔ کے خط میں اِس نام کے ساتھ اتوار کا حوالہ دیا گیا ہے۔ خُداوند

---

[11] Justin Martyr, *Apology I*, 67.

[12] دیکھیے باب نمبر 8۔

[13] *The Didache 14*. For discussion of the textual variants see Nigel Lee, *The Covenantal Sabbath* (London: The Lord's Day Observance Society, 1966) pp. 298, 299.

[14] Ignatius. *Magnesians 9*. 15.

کے روّیہ کی بابت بات کرتے ہوئے مصنف کہتا ہے: "میرے لیے موجودہ سبت قابلِ قبول نہیں ہیں بلکہ وہ جو مَیں نے بنایا جس میں مَیں سب چیزوں کو آرام دوں گا۔ اور آٹھویں دِن شروع کروں گا۔ یہ دوسری دُنیا کا آغاز ہے۔" مصنف جاری رکھتا ہے: "اِس لیے ہمیں شادمانی سے آٹھویں دِن کو منانا چاہیئے جس میں یسوع بھی مرُدوں میں سے جی اُٹھا۔"[15]

جیسا کہ پچھلے باب میں بیان کیا گیا ہے۔ ابتدائی کلیسیا نے یہ نام یوحنا 20 باب 26 آیت سے اخذ کیا۔ لی برنباس کے اِس حصہ پر غور کرتا ہے:

"باقی خط کے علاوہ پندرہ باب بہت بڑی گواہی ہے کہ آٹھواں دِن پہلے ہی مانا جاتا تھا (اتوار بمقابلہ یوحنا 20 باب 1، 19 اور 26 آیت) اِس دِن کی پہلے سے ہی علم اُلانجات اور علم الآخرت کے حوالہ سے بہت اہمیت تھی۔ اور یہ خُداوند کے جی اُٹھنے کی یادگار کے طور پر منایا جاتا تھا (بمقابلہ یوحنا 20 باب 1 آیت) اور ممکنہ طور پر اتوار ہی کے دِن ظہور بھی ہوا۔[16]

آٹھویں دِن کے اِس نظریے کی وجہ سے ابتدائی کلیسیا سبت کے تہواری کردار پر زور دیتی تھی؛ مُقدس عید جو کہ یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کی وجہ سے منائی جاتی تھی۔[17] اگرچہ قسطنطین کے دور تک خُداوند کے دِن کے لیے "سبت" کی اصطلاح باقاعدگی سے استعمال نہیں ہوتی تھی۔ یُوسیبیس (260 تا 339ء) زبور 92 کی تفسیر میں خُداوند کے دِن کا سبت کے دِن کے ساتھ تعلق بیان کرتا ہے۔ "کلام نے سبت کے دِن کو خُداوند کے دِن کے ساتھ تبدیل و منتقل کر دیا ہے۔"[18] اِسی طرح سکاٹ کہتا ہے:

---

[15] Barnabas XV.8,9
[16] Lee, p. 241.
[17] Beckwith and Stott, p. 64.
[18] Eusebius, *Commentary on the Psalms*, quoted in Beckwith and Stott, pp.75ff.

”یہ واضح ہے کہ اِس میں باطنی عنصر موجود ہے۔ لیکن ’چھٹے دِن کے وقفے‘ دُنیا بھر کے اجتماعات عشاربانی بشمول روٹی اور برہ کا خون جو کہ دُنیا کے گناہوں کو اُٹھا لے گیا ہے۔ خُداوند کے دِن پر متعدد بار زور دینا، یہ سب بتاتے ہیں کہ یوسیبیس کے ذہن میں اتوار کا دِن تھا۔“[19]

اورغین(185 تا254ء)خُداوند کے دِن کا سبت کے طور پر حوالہ دیتا ہے۔ گنتی پر بہت لمبے چوڑے وعظ میں وہ عبرانیوں 4باب 9 آیت کا حوالہ دیتے ہوئے کہتا ہے، ”یہودیوں کا سبت کو ماننے کو چھوڑتے ہوئے آؤ ہم اِس بات کو دیکھیں کہ مسیحیوں کا سبت کیسے منانا چاہئے۔“[20] پھر وہ گفتگو جاری رکھتا ہے کہ سبت کس طرح منایا جانا چاہئے۔ سٹاٹ کہتا ہے ”اِس کے علاوہ جبکہ اورغین سبت میں گناہوں اور ہر طرح کے بُرے کام سے آرام کی مثال دیتا ہے۔ یہاں وہ اِس کو عملی طور پر مسیحی تہوار کے طور پر بیان کرتا ہے۔“[21]

اورغین نزدیک مسیحی سبت کام اور تفریح سے باز رہنا ہے:

”یہودیوں کے سبت کو ماننا چھوڑ کر آئیں دیکھیں کہ مسیحیوں کو سبت کیسے منانا چاہئے۔ سبت کے روز تمام دِنیوی لذتوں سے باز رہنا چاہئے۔ اگر آپ تمام دنیوی کاموں سے باز رہیں گے اور اپنا آپ روحانی کاموں کے سپرد کریں گے، چرچ کی تعمیر، مذہبی مواد کا مطالعہ، ہدایات، آسمانی باتوں کے خیال میں رہنا، مستقبل کے لیے پُرجوش، آنیوالی عدالت کو

---

[19] Beckwith and Stott, p. 77.
[20] Ibid., p. 70.
[21] ایضاً۔ پہلے سٹاٹ اسکندریہ کے کلیمنٹ کے مشکل حوالہ پہ بات کرتا ہے جس میں سٹاٹ کا خیال ہے کہ کلیمنٹ آٹھویں دِن کو چوتھے حکم کی تکمیل کے طور پر دیکھتا ہے اور اِسے سبت کا دِن کہتا ہے۔ اور یہ آٹھواں دِن خاص سبت اور آرام کا دِن تھا اور ہفتہ کا ساتواں دِن کام کا دِن، صفحہ 68.

سامنے رکھنا، موجودہ اور ظاہری باتوں پہ دھیان نہ دینا بلکہ اُن باتوں پہ جو پوشیدہ اور مستقبل کی ہیں، یہ مسیحی سبت کو منانا ہے۔"[22]

دِن کی اجتماعی عبادت کے نمایاں پہلو جو کہ سٹاٹؔ کے مطابق گھنٹوں پر مشتمل ہونے چاہیں۔ لیکن اِس کے علاوہ سارا دِن پاک ریاضت پہ زور دیا گیا ہے۔ اور غین اسکندریہ کا کلیمنٹ (150 تا215ء) لکھتا ہے:"مرد اور عورتیں (عام طور پر شوہر اور بیویاں) مذہبی لباس، فطرتی چال، خاموشی، بے مثال محبت کے ساتھ، جسم اور دِل کے خلوص، خُدا سے دُعا کرنے کے قابل ہو کر چرچ جائیں۔ لیکن اَب مَیں جانتا ہوں کہ لوگ کس طرح جگہ کے ساتھ اپنا طور اور انداز بدلتے ہیں اِس لیے جماعت کی باتوں کو ایک طرف کر کے، اِس سے اپنی علیحدگی کے بعد وہ دوسرے لوگوں کی مانند بن جاتے ہیں۔۔۔ خُدا کے بارے گفتگو کرنے کا اعزاز حاصل کرنے کے بعد جو کچھ سُنا ہوتا ہے وہ چرچ میں ہی چھوڑ جاتے ہیں۔ اور باہر نکل کر وہ بیوقوفی سے بے رحم کھیلوں اور شہوانی باتوں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ ناچتے گاتے اور نشہ آور چیزوں سے مخمُور ہوتے ہیں۔"[23]

کلیمنٹ کے دوسرے خط کا مصنف (120 تا140ء) اپنے قارئین سے اِس دِن کو وفاداری سے منانے کے لیے کہتا ہے:

"اور ہم نہ محض اُس وقت ایمان دار نظر آئیں اور توجہ دیں جب ہمارے ایلڈر ہمیں ابھاریں بلکہ اُس وقت بھی جب ہم اپنے گھروں میں جاتے ہیں۔ آئیں خُداوند کے حکم یاد رکھیں اور دِنیوی خواہشات سے بہک نہ جائیں بلکہ کوشش کریں کہ ہم پہلے سے زیادہ یہاں آئیں اور خُداوند کے حکم میں ترقی کریں۔"[24]

---

[22] Ibid., p. 70.
[23] Clement of Alexandria, *The Instructor* III.XI.
[24] . Second Clement, XVII. Dated c. AD 120-140.

سارے دِن کو گزارنے کی اہمیت ایک پُرزور تاکید تھی جو باقی مدت میں بھی قائم رہی۔ مثال کے طور پر کریسساٹوم دِن کے روحانی فوائد کو کھو دینے کے خطرے کی بات کرتا ہے اور متی کی انجیل کی تفسیر میں کہتا ہے:

"ہمیں شراکت سے الگ ہونے کے فوراً بعد ایسے معاملات میں نہیں کھو جانا چاہیئے جو شراکت کے لیے غیر موزوں ہوں بلکہ جونہی گھر پہنچیں اپنی بائبل ہاتھ میں لیں اور اپنی بیوی بچوں کو بُلائیں اور جو کچھ آپ نے سُنا ہے ان کو بھی اُس میں شریک کریں اور پھر رفاقت کو چھوڑنے کے فوراً بعد زندگی کے معاملات میں نہ کھوئیں۔ آپ نے اُن باتوں پر جو آپ سے کہی گئیں غور وخوض کرنے کے علاوہ کسی بھی بات کو ضروری نہیں سمجھنا۔ ہاں یہ سب سے بڑی حماقت تھی جب ہم نے پانچ یا چھ دِن کاروبارِ زندگی کو دیئے اور روحانی باتوں کے لیے ایک دِن نہ دِیا جو کہ چھ دِنوں کے مقابلہ میں بہت کم وقت ہے۔۔۔اِس لیے آئیں ہم اِسے اپنے، اپنی بیوی اور بچوں کے لیے ایک ناقابلِ تبدیل قانون کے طور پر لکھ لیں کہ ہفتہ کا ایک پُورا دِن سننے اور جو کچھ ہم نے سُنا اُس کو دہرانے اور غور وخوض کرنے میں گزاریں۔"[25]

1۔ کرنتھیوں 16 باب 2 آیت کا حوالہ دیتے ہوئے وہ سارے دِن کی علیحدگی کا کہتا ہے:

"ہفتہ کے پہلے دِن۔۔۔۔تمام کام سے علیحدگی؛ اِس علیحدگی سے جان راحت پاتی ہے۔۔۔۔اِس سبب سے یہ مناسب ہے کہ ہم اِس کی روحانی تعظیم کے ساتھ عزت کریں۔

---

[25] کریسوسٹوم، متی کی تفسیر، وعظ 5 باب 1 آیت۔ کاروبارِ زندگی سے اُس کی مراد دِنیوی پیشے کا کام نہیں ہے بلکہ گھر کے ضروری کام کاج ہے۔

۔۔ اور ہر خُداوند کے دِن اپنے سے جُڑے ہوئے کاموں کو مالک کے طور پر گھر میں ایک طرف کر دیں۔"[26]

سٹاٹ واضح کرتا ہے کہ ابتدائی کلیسیا بھی اتوار کے دِن کو خیرات، بپتسمہ، مخصوصیت اور چرچ کے انتظامات کے لیے استعمال کرتی تھی۔[27] اگرچہ بہت سے لوگ خُداوند کے دِن کو چوتھے حکم کے ساتھ منسلک نہیں کرتے تھے۔ ابتدائی کلیسیا اِس بات پہ یقین کرتی تھی کہ عبادت اور آرام کا ساتواں دِن ہفتہ کے پہلے دِن میں تبدیل ہو چکا ہے۔ اور اِسی دِن کو سبت مانتے تھے۔ اُن کو سکھایا گیا تھا کہ پُورا دِن اجتماعی اور شخصی دُعاؤں اور خدمت کے لیے الگ کرنا چاہئے۔

پانچویں صدی تک کلیسیا مضبوطی سے سبت کو ماننے کے لیے مخصوص تھی۔ کارتھیج کی پانچویں کلیسیائی مجلس نے یہ قانون بنایا (401ء) کہ اتوار کے روز کو یہ بھی کام نہیں ہونا چاہئے اور شہنشاہ سے اِس بات کی درخواست کی گئی کہ عوامی کھیلوں اور نمائشوں کو مسیحی اتوار سے ہفتہ کے کسی اور دِن پہ منتقل ہونا چاہئے۔"[28]

اتوار کے تقدس کو شہنشاہ لیوؔ کے دور میں زبردست تحریک ملی 469ء:

ہم روح القدس کے واضح حکم اور رسولوں کی رہنمائی کے مطابق اِس کا حکم دیتے ہیں کہ مُقدس دِن جس میں ہماری سالمیت بحال ہوئی، سب آرام کریں اور مشقت سے باز رہیں۔ اور یہ کہ اِس دِن نہ تو کاشتکار نہ کوئی اور ممنوعہ کام کو ہاتھ لگائے۔ کیونکہ اگر یہودیوں نے اپنے

---

[26] Quoted in Beckwith and Stott, p. 135. For references to other Fathers such as Augustine, see Stott and Lee.

[27] Chrysostom, *Commentary on Matthew*, Homily 5:1. By 'business of life' he is not referring to worldly occupations but the necessary work of the household.

[28] Ibid., pp. 99-102.

سبتوں کا اِتنا احترام کیا جو کہ ہمارے سبت کا صرف ایک عکس تھا تو ہم جو نور اور فضل میں رہتے ہیں اِس دِن کا احترام کرنے کے کتنے پابند ہیں جِس کا خُداوند نے خود احترام کیا۔ اور جس سے ہمیں ذلت اور موت سے نجات دی۔ کیا ہم اِس کو واحد اور ناقابلِ تسخیر رکھنے، اپنے آپ کو کام سے باز رکھنے کے پابند نہیں ہیں؟ اور ہمیں اُس دِن میں تجاوز نہیں کرنا چاہئے جسے خُداوند نے اپنے لیے مقرر کیا ہے۔ اِس دِن کو عام دِن بنا دینا اور یہ سوچنا کہ ہم اِس دِن کو دوسرے دِنوں کی طرح گزار سکتے ہیں کیا یہ مذہب سے غفلت برتنا نہیں ہے؟[29]

تاہم سبت کے دِن کے علاوہ کلیسیا نے دوسری عیدوں اور مُقدسوں کے دِنوں کا آغاز کیا۔ اِس کے نتیجہ میں خُداوند کے دِن کی قانونی تعمیل ہوئی اور بالآخر سبت کے دِن کی تعظیم میں کمی آئی۔"[30]

قرونِ وسطیٰ کی کلیسیا

چھٹی صدی میں سبت کی تعظیم کے حوالہ سے شریعت پرستی بڑھنا شروع ہو گئی تھی۔554 عیسوی میں سبت کو توڑنے پر جسمانی سزائیں تجویز ہو گئیں۔ ایک غلام کو سَو کوڑوں کی سزا ہوتی اور آزاد لوگوں کو قید کر دیا جاتا[31]۔585 عیسوی میں میکونؔ کی مجلس نے یہ قانون بنا دیا "الٰہی الہام کے تحت پاسبانوں کی جماعت کا غصہ سبت کی بے حُرمتی کرنے والوں پر خواہ وہ کسان یا غلام ہوتا کوڑے مارنے سے ظاہر ہوتا۔ اور اِس قانون کا نفاذ کلیسیائی فیصلے اور ریاست کی پوری طاقت سے کیا گیا۔"[32]

---

[29]. Ibid., p. 249.

[30] ایضاً۔

[31] ایضاً۔

[32] ایضاً.

اگرچہ اِس قانون کو ختم کرنے کے لیے وقفہ وقفہ سے کوششیں کی گئیں لیکن کلیسیا سخت سزاؤں کے ساتھ یہودیوں کے سبت کی سمت بڑھتی گئی۔ اور سبت کی پابندی میں کمی آ گئی: ''اتوار کی عبادت میں اگرچہ بہت لوگ شامل ہوتے لیکن اکثر اُن کی رہنمائی نہیں کی جاتی تھی اور اُنکی توجہ شاید ہی عبادت کی طرف ہوتی۔ شاید یہ کوئی حیران کن بات نہیں تھی کہ کلیسیا دُنیا دار بن گئی۔ اِس نے اپنے احاطوں کو لوک رقص، کھیلوں، ضیافتوں، مسخرہ پن، میلوں اور بازاروں کے لیے کھول کر معیار پہ سمجھوتہ کر لیا اور نتیجتاً کچھ کے لیے مسیحی اتوار پُرجوش خوشی کا دِن اور کچھ کے لیے مشقت کا دِن بن کر رہ گیا۔ اِس طرح دونوں جماعتوں نے اپنے اپنے طریقہ سے سبت کی بے حرُمتی کی۔''[33]

بارہویں صدی سے آگے اتوار کے قوانین کی بنیاد چوتھے حکم پر تھی۔ لیکن پیٹر لمبارڈ کے کام سے (1110 تا 1160ء) چوتھے حکم کے لیے دوہرے نقطہ نظر کا آغاز ہو گیا۔ اُس نے یہ سکھایا کہ چوتھے حکم کی تفسیر دونوں طرح سے کی جا سکتی ہے۔ لغوی تفسیر (یہودیوں کا ساتویں دِن کو ماننا) اور علامتی تفسیر (نئے عہد نامے کے ایمان دار کا گناہ سے آرام)۔ جیسے کہ اِس کو یہودی مانتے تھے سات میں سے ایک دِن کے نمونہ کا حوالہ دے کر وہ علامتی تفسیر پر زور دیتا تھا۔ اُس نے اِس دِن کو چوتھے حکم کی بنیاد سے الگ کر دیا۔ اور اِس تعلیم کے لیے دروازہ کھول دیا کہ کلیسیا کے پاس دِن کا انتخاب کرنے کا اختیار ہے۔ پوپ گریگوری نہم (1227 تا 1241ء) نے اپنے فرمان میں دعویٰ کیا کہ اگرچہ خُداوند کے دِن کو ماننا پرانے اور نئے عہد دونوں سے ماخوذ ہے تو بھی پوپ کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ اتوار کو دوسرے چھُٹی کے دِنوں کی طرح مقرر کرے۔''[34]

---

[33] . Ibid., p. 251.

[34] ایضاً

بنیاد اور اختیار کی یہ تبدیلی کہ کلیسیا کو کون سا دِن منانا چاہئے تھامس ایکوانس کے پاس آ گئی (1225 تا 1274ء)۔ اُس نے سکھایا کہ ساتویں دِن کے سبت کا تعلق موسیٰ کے ساتھ تھا۔ اور اتوار کے سبت کا تعلق اخلاقیات اور مسیح کے کام کی تکمیل اور گناہ سے آرام کے ساتھ ہے۔ اُس نے اتوار کو ماننے کے اختیار کی بنیاد کلیسیا کے فیصلوں اور رسوم پر رکھی۔[35] اگرچہ اُس کا نظریہ یہی سکھاتا تھا کہ چوتھے حکم میں آرام کے دِن کے لیے ایک اخلاقی ذمہ داری باقی ہے۔ اور ہفتہ کو مسیحی سبت کے طور پر اتوار میں بدل دیا گیا ہے۔ اُس نے سات میں سے ایک دِن کے چوتھے حکم کے اختیار کو ختم کر دیا اور ایک مخصوص دِن کے لیے نئے عہد نامے کے اختیار کو ماننے کو رائج کیا۔ تھامس کا نظریہ رومن کلیسیا کا دفتری حکمتِ عملی بن گیا۔ اور ٹرینٹ کی مجلس(Council of Trent) میں اِس کی ضابطہ بندی کی گئی۔[36]

اِس نظریہ نے کچھ ابتدائی اصلاح کاروں کو بھی متاثر کیا۔ قرونِ وسطیٰ کی کلیسیا نے شریعت پرستی اور توہم پرستانہ کاموں کے عجیب و غریب امتزاج کو اِس دِن کے غلط استعمال کے ساتھ منسلک کر دیا۔ بشمول اتوار کا پاک دِن چھٹی کا دِن بن گیا۔ جیمس ڈینی سن انگلستان کی قرونِ وسطیٰ کلیسیاؤں کے بارے کہتا ہے: "لوگ اتوار کے کھیل تماشوں سے ایسے متاثر ہوئے کہ کلیسیا نے جلد ہی اِس بے دین جذبے کو قبول کر لیا۔ اور چرچ کا صحن مقامی میلے کے میدان کی حیثیت اختیار کر گیا۔"[37] چونکہ کلیسیا نے اپنے آپ کو دِن کے انتخاب کا اختیار دے رکھا تھا اِس پر ڈینی سن کہتا ہے: "رومن نظریات کا آخری نتیجہ یہ نکلا کہ

[35] Dennison, p. 3. Cf. Lee, p. 252.
[36] Dennison., p. 3.
[37] Ibid., p. 2.

نئے عہد نامے کے سبت کے پیچھے خُدا کا اختیار نہ رہا اور خُداوند کے دِن کی بنیاد کلیسیا کے پیشواؤں کے اختیار پر تھی۔"[38]

اصلاحی کلیسیا

خُداوند کے دِن کی بابت کلیسیا کے ابتدائی اصلاح کاروں کی تعلیمات اور سبت کے ساتھ اِس کا تعلق اُلجھے ہوئے جالے کی مانند ہے۔ بہت سے جلد بازی میں یہ نتیجہ اَخذ کرتے ہیں کہ ابتدائی اصلاح کاروں نے سبت اور سات میں سے ایک دِن کے اصول کو یہودیت کی طرز پر مسترد کر دیا۔ لیکن جیسا کہ ہم نے باب سات میں دیکھا کہ لوتھرؔ اور کیلون دونوں خُداوند کے دِن کو سات میں سے ایک دِن جو کہ چوتھے حکم کا مطالبہ ہے کے ساتھ منسلک کرنے میں ناکام رہے۔ لوتھرؔ کی پہلی قائلیت آگسبرگ کے اقرار الایمان میں درج ہے:

"وہ جو اتوار کو ہفتہ کی جگہ پر ضروری نظام مانتے ہیں وہ غلطی پر ہیں کیونکہ پاک صحیفوں نے سبت کے دِن کو منسوخ کر دیا ہے اور سکھایا ہے کہ انجیل کے نزول کے بعد پرانی شریعت کی تمام تقریبات کو چھوڑ دیا جا سکتا ہے۔ پھر بھی ایک دِن کا تقرر ضروری ہے تاکہ لوگ اِس بات کو جان سکیں کہ انہیں کس دِن جمع ہونا چاہئے۔ اِس مقصد کے لیے مسیحی کلیسیا نے اتوار کو مقرر کیا ہے۔ اور ایسا کرنا اچھا اور جاذب ہے تاکہ لوگوں کے پاس مسیحی آزادی کی مثال ہو اور وہ یہ جان سکیں کہ نہ ہی سبت اور نہ ہی کسی اور دِن کی پابندی ضروری ہے۔"[39]

اِس کے باوجود لوتھرؔ نے یہ تعلیم دی کہ ماننے کے لیے ہفتہ کا پہلا دِن بہترین ہے۔ پیٹرک فائربیرنؔ نے چوتھے حکم پر لوتھر کی جرمن تفسیر سے اُس کا حوالہ دیا:

---

[38] . Ibid., p. 4.

[39] . Augsburg Confession, Article XVIII.

"اگرچہ سبت منسوخ ہو چکا ہے اور ضمیر اِس سے آزاد ہے پھر بھی یہ ابھی تک درست ہے اور یہاں تک کہ ضروری ہے کہ انسان ہفتہ میں کلام کے لیے ایک خاص دِن مقرر کرے جس میں وہ گیان دھیان کر سکے، سُن سکے، سیکھ سکے اور فطرت کا بھی یہی تقاضا ہے کہ سات دِنوں میں سے ایک دِن آرام کے لیے الگ کیا جائے۔ خواہ انسان ہو یا حیوان۔"[40]

اپنے ٹیبل ٹاک میں لوتھرؔ نے کہا صرف رسولوں کے پاس یہ اختیار تھا کہ وہ دِن کو تبدیل کریں: "رسولوں نے سبت کو اتوار میں تبدیل کر دیا جیسا کہ کوئی اور یہ جرأت نہیں کر سکتا تھا۔"[41] اپنی موت سے پانچ سال پہلے اُس نے لکھا: "اگر مَیں نے پہلے اپنے خطابات میں شریعت کے خلاف اِتنی سختی سے بات کی اور لکھا تو اِس کی وجہ یہ تھی کہ مسیحی کلیسیا اِن توہمات سے بھری پڑی تھی جن کے پیچھے مسیح مکمل طور پر چھُپا ہوا تھا۔۔۔ جہاں تک شریعت کی بات ہے تو مَیں اِسے رَدّ نہیں کر سکتا۔"[42] حقیقت میں لوُتھر کا خیال تھا کہ سبت کو ماننے کی اہم خصوصیات عالمگیر اور دائمی ذمہ داریاں تھیں۔[43]

اصلاحی کلیسیا کے ایک حصہ (لوُتھرن کلیسیا کے برعکس) کیلونؔ کی طرح یہ یقین رکھتا تھا کہ ساتواں دِن چوتھے حکم کے رسمی پہلو کا حصہ تھا۔ فیئر بیرنؔ کہتا ہے: "اِس لیے سبت کے آرام کو یہ سمجھتے ہوئے کہ ہر ساتواں دِن انجیل کی حقیقتوں کا عکس ہے، اُنہوں نے تصور کیا کہ اخلاقی ذمہ داریوں کو جو اِن نقوش کے پیچھے ہیں اِس سے زیادہ جاری نہیں رکھا جا سکتا کہ اُن چیزوں کا نفاذ کیا جائے جو خُدا کی عبادت کو قائم رکھنے کے لیے ضروری ہوں۔ جیسے کہ

[40] Patrick Fairbairn, *Typology of Scripture*, 2 vols in one (Grand Rapids: Kregel Publications, 1989) II, p. 452.
[41] Lee, pp. 253, 254.
[42] Ibid., p. 254.
[43] Ibid., p. 254. Cf. *Luther's Works*,5, p.22.

اوقات خُدا کی عبادت کو قائم کرنے کے لیے ضروری ہیں؛ لیکن یہ مسیحیوں کو سختی سے پابند نہیں کرتا کہ وہ اپنے آپ کو سات میں سے ایک دِن تک محدود کرلیں۔ جیسے کہ اگر کوئی ایک دِن سے زیادہ گزارے تو یہ زیادتی ہے یا اگر کوئی کم گزارے تو یہ کمی ہے۔ آرام کے دِن کے وقت کی صحیح طوالت کو مسیحی نظام کی دوسری غور طلب باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے طے پانا چاہیے۔[44] یہ یقین ہیلوٹ اقرارالایمان میں بھی ظاہر ہوتا ہے:

"لیکن ہم یہاں کسی توہم پرستی یا یہودی طریقے کو برداشت نہیں کرتے۔ کیونکہ ہم یہ یقین نہیں رکھتے کہ ایک دِن دوسروں سے زیادہ پاک ہے یا آرام بذاتِ خود خُدا کو خوش کرنا ہے۔ ہم سبت نہیں اتوار کو مانتے ہیں اور خوشی سے اِس کی بجاآوری کرتے ہیں۔"[45]

جیسا کہ اِس حوالہ میں دیکھا گیا ہے کہ اگرچہ وہ یہ سوچتے تھے کہ چوتھا حکم اُن کو مجبور نہیں کرتا کہ وہ سات میں سے ایک دِن کو اپنائیں، وہ ایمان رکھتے تھے کہ قیامت اور رسولی کلیسیا کے اِس عمل کی وجہ سے ہفتہ کا پہلا دِن ہی منایا جانا چاہیے۔ جیسا کہ فیئربرن نشاندہی کرتا ہے:

"کیا اُنہوں نے اِس لیے سوال کیا کہ سات میں سے ایک ہونا چاہیے؟ نہیں! کیونکہ اِس کو مقرر کرنے کے علاوہ ایک سوچ یہ تھی کہ بے شک اصلاح کاروں کسی بھی طرح سے اسی سوچ کا شکار تھے پاک مقصد کے لیے سات میں سے کوئی ایک دِن مقرر ہونا چاہیے۔ اِن میں سے اُن لوگوں کے علاوہ جنہوں نے خود کو اِس نتیجہ پر پہنچا ہوا محسوس کیا جن مقاصد کے لیے یہ دیا گیا تھا اور اِس حکم کے وسیع کردار سے اور رسولی کلیسیا کے ہفتہ کا پہلا

[44] Fairbairn, II, p. 451.
[45] *Second Helvetic Confession*, ch. XXIV.

دِن کو ماننے کے اندراج کو مدِ نظر رکھتے ہوئے چوتھے حکم میں عائد اخلاقی ذمہ داری کے بارے میں سب سے عمومی نظریہ اختیار کیا۔"[46]

اصلاح کاروں کا سبت کے ساتھ یہ رسمی سلوک یہودیوں کے سبت کے غلط استعمال اور رومن کیتھولک کلیسیا کے اعمال کی وجہ سے پیدا ہوا۔ ابتدائی کلیسیائی بزرگوں کی طرح وہ اُن باتوں کو رّد کر دیتے تھے جن کو وہ سمجھتے کہ یہ دِن کے آرام کے لیے بوجھ ہوں گی۔ لیکن بے شک اصلاح کار اِس بات پر بہت مضبوط یقین رکھتے تھے کہ حد سے بڑھی ہوئی ممانعات اور حد سے بڑھی ہوئی سختی کا تعلق یہودی سبت سے ہے اور کلامِ مُقدس میں اِس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اور درست طور سے جانتے ہوئے کہ نئے عہد نامے نے ایسا جوُا مسیحی کلیسیا پر نہیں رکھا، اُنہوں نے یہ غیر ضروری نتیجہ اخذ کیا کہ جو ممانعات مزدور کی روزمرہ ضروریات سے متعلق ہیں اُن کی سختی کو کم کر دیا۔ اِس طرح کی زُبان استعمال کرنے سے اُن کا ہر گزِ مطلب یہ نہیں تھا کہ اِس کی آڑ میں دِنیوی سہولت یا لذت کے عام کام کیے جا سکتے ہیں بلکہ صرف ویسے ہی جو ہمارے خُداوند نے کیے۔ انسانوں کی تسلی یا مدد کے ضروری کام جن میں سے کچھ کو یہودیوں کے لیے ممنوع قرار دیا گیا تھا۔ کیونکہ سبت کے آرام کی اطاعت کا مقصد مسیح میں ایمان داروں کو حاصل ہونے والے آرام کی مخصوص شکل میں بیان کرنا تھا۔[47]

اِس کے علاوہ وہ رومن کیتھولک شریعت پرستی کی رسم پر ردِ عمل ظاہر کر رہے تھے۔ دوبارہ سے فیئربرین کا اقتباس کرنا چاہوں گا:

[46] Fairbairn, II, pp. 451, 452.
[47] Fairbairn, II, p. 454.

"بدعت اور عفریت کا خراب نظام جس کا اُن کو سامنا تھا کا واضح امتیاز اُن کی توہم پرستی کی رسومات اور تقریبات کی بھرمار کی وجہ سے نمایاں تھا۔ اور انسانوں میں قبولیت کی وجہ سے مسیح پر سادہ ایمان کی جگہ ظاہری چیزوں نے لے لی تھی۔ نجات بذریعہ اعمال کے جھوٹے طریقہ نے اپنے آپ کو بہت سی شاخوں میں پیوست کر لیا تھا اور آدمیوں کے ذہنوں پر اِتنا مضبوط قبضہ کر لیا تھا کہ اصلاح کار تمام ظاہری مشاہدات کے بارے میں بات کرنے پر مجبور ہو گئے تھے کہ یہ سب اپنے آپ میں بے کار ہیں اور گنہگار کی نجات کے لیے یہ درکار نہیں۔ اُنہوں نے سخت اصطلاح میں اِس کی وضاحت کی "خُدا کی بادشاہی کی باطنی ماہیت اپنے آپ میں ظاہری اور رسمی چیزوں سے آزادی ہے۔ اِس لیے کم از کم ایسا کوئی کام یا اپنی ذات میں کوئی چیز مسیحیوں پر یوں عائد نہ ہے جیسا کہ یہودیت میں تھی۔ بلکہ یہ باتیں صرف خدمت میں مدد کے طور پر استعمال کی جاتی تھیں تاکہ مسیحی زندگی میں نعمتوں کو استعمال کرنے کا موقع ملے۔"[48]

اگرچہ وہ اِس دِن کے چوتھے حکم کے ساتھ تعلق کی بابت واضح نہ تھے۔ اصلاح کاروں کا یہ حصہ ایمان رکھتا تھا کہ اِس دِن کو عبادت اور خدمت کے مقصد کے لیے پاک ماننا چاہئے۔ یقیناً یہ کیلوِن کا نظریہ تھا:

"سبت ہمارے لیے وہ مینار ہونا چاہئے جس پر چڑھ کر ہم خُدا کے کاموں پر غور کریں۔ جب ہم نہ مصروف ہوتے ہیں، نہ اُس کی عطا کردہ نعمتوں اور احسانات پر غور کرنے کے لیے کسی طرف سے کوئی رکاوٹ ہوتی ہے۔ اگر ہم سبت کے دِن کا خود پر اطلاق کرتے ہیں تو یہ یقینی بات ہے کہ ہم اپنے آرام کے وقت اِس سے بیگانہ نہیں ہوں گے۔ اور یہ مراقبہ ہمارے ذہنوں کی اِس طرح سے تشکیل کرے گا کہ ہفتہ کے دوسرے دِنوں میں ہم اِس کے

---

[48] Ibid., p. 448

لیے خُدا کے شکر گزار رہیں گے۔۔۔ یہ ہمارے لیے ہے کہ ہم مکمل طور پر اپنے آپ کو خُدا کے لیے وقف کریں۔ اور اپنے آپ، اپنے احساسات اور اپنے پیاروں کو خُدا کے لیے ترک کریں۔ اور پھر چونکہ ہمارے پاس خارجی حکم ہے جس پر عمل کرنا، یعنی اپنے کاموں اور زمینی معاملات کو ایک طرف رکھنا تاکہ ہم خُدا کے کاموں اور اُس کی عطا کردہ نعمتوں پر غور وخوض کرنے کے لیے مکمل آزاد ہوں۔ اور سب سے بڑھ کر اُس کے وسیع فضل کا اپنے اُوپر اطلاق کرنے کی مشق کریں جو وہ ہر روز اپنی انجیل کے ذریعہ سے کرتا ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ اِس کے مطابق ڈھل سکیں۔ اور جب ہم سبت کو اُس کی تعریف میں اور اُس کے نام کو جلال دینے اور اُس کے کاموں پر غور وخوض کرنے کے لیے گزاریں گے، اور ضرور ہے کہ ہم ہفتہ کے آرام کے وسیلہ یہ ظاہر کریں کہ یہ ہمارے لیے کتنا فائدہ مند ہے۔"[49]

ڈینی سن کیلون کے نظریے سے یہ اخذ کرتا ہے:

"یہ واضح رہے کہ کیلون سبت کے مخالفین میں سے نہیں تھا۔ اگرچہ وہ خُداوند کے دِن عبادت کرنے کی بنیاد چوتھے حکم میں پائے جانے والے سات میں سے ایک دِن کی بجائے کلیسیا میں تنظیم کی ترتیب پر رکھتا ہے۔"[50]

ابتدائی اصلاح کاروں میں سے دوسرے یہ یقین رکھتے تھے کہ اگرچہ چوتھا حکم مسیح کے مہیا کردہ روحانی آرام کی شبیہ نہیں تھا لیکن پھر بھی سات میں سے ایک دِن کو ماننا دائمی مطالبہ تھا۔

---

[49] Calvin, 34th. *Sermon on Deuteronomy*, quoted in Fairbairn, vol. II, p. 455. See John Calvin, Sermons on Deuteronomy (Banner of Truth Trust, 1987), p. 205.

[50] Dennison, p. 6. For a more thorough examination of the views of Calvin and other Reformers see Fairbairn, II, pp. 461-476 and Richard Gaffin, Jr.'s thesis, *Calvin and the Sabbath* (Westminster Theological Seminary, 1962). Gaffin's work was published by Christian Focus in 1998.

مثال کے طور پر بیزآ نے مکاشفہ 1 باب 10 آیت پر اپنی رائے کا اظہار یوں کیا: ”وہ اُس دِن کو خُداوند کا دِن کہتا ہے جس کو پولُس رسول 1۔ کرنتھیوں 16 باب 2 آیت میں ہفتہ کا پہلا دِن کہتا ہے۔ جس دِن معلوم ہوتا ہے کہ مسیحی بھی اپنے باقاعدہ اجتماع رکھتے تھے۔ یہودی یہ ظاہر کرنے کے لیے سبت کے دِن ہیکل میں نہیں آتے تھے کہ وہ یہ ظاہر کر سکیں کہ چوتھا حکم، ہر ساتویں دِن کی تقدیس کے متعلق رسمی تھا۔ جیسا کہ یہ خصوصی طور پر آرام اور قانونی عبادت کا دِن تھا۔ لیکن جہاں تک خُدا کی عبادت کا تعلق ہے یہ رسمی شریعت کا قانون تھا جو کہ دائمی تھا اور موجودہ زندگی میں لا تبدیل تھا۔ یہ آرام کا دِن دُنیا کی تخلیق سے مسیح کے جی اُٹھنے تک قائم ہے اور جسے انبیا کی زبان میں پُرانے سبت کی جگہ پر ایک نئی روحانی دُنیا کی تخلیق کے طور پر بنایا گیا تھا۔ (بلاشبہ روح القدس نے ایسا ماننے کے لیے رسولوں کی رہنمائی کی) یہ دُنیا کا پہلا دِن جس میں جسمانی یا فانی روشنی نہیں بلکہ آسمانی اور ابدی روشنی ہم پر چمکی۔“[51]

اسی طرح یہ جنیوا میں کیلونؔ کے ایک ساتھی ورٹے کی رائے تھی:

”جب کہ ہر چیز جو ہمارے پاس ہے وہ خُدا ہی کی ہے، جان، بدن اور ظاہری حالت۔ ہمیں ساری زندگی اُس سے ہٹ کر کچھ نہیں کرنا چاہئے جس کا وہ ہم سے تقاضا کرتا ہے، کیونکہ یہی آرام کے دِن کی حقیقی اور کامل تقدیس ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ہمیں چھ دِن اپنا کام کرنے کی اجازت دیتا ہے اور صرف ساتواں دِن اپنے لیے مخصوص کرتا ہے۔ گویا اُس نے اپنے آپ کو وقت کے ساتویں حصے سے مطمئن کر لیا۔ جو کہ خالصتاً اُسی کا تھا۔ اور باقی تمام ہمیں دے دیئے۔ اور اگر اُس نے اپنے آپ کو وقت کے ساتویں حصے سے مطمئن کر لیا جو کہ خاص طور پر اُسی کا تھا اور اُس کے لیے مُقدس کیا گیا۔ اور تمام بقیہ بھی ہمیں دے دیا۔ تو کیا ہی ناشُکری ہے کہ چھ حصے رکھتے ہوئے ہم ساتویں کو بھرپُور طریقہ سے اُسے دینے کی کوشش نہ

[51] Quoted in Fairbairn, II, pp. 452, 453.

کریں جس کا وہ ہماری وفاداری اور اطاعت کے نشان کے طور پر ہم سے مطالبہ کرتا ہے!۔۔
۔۔جب کہ ایک کے علاوہ ہمیں ہفتہ کے دوسرے دِنوں میں جسمانی کاموں کی فکر مندی کی اجازت ہے اور اگر ہم ہفتہ کے ایک دِن کو اُن کاموں میں لگانے کا ذریعہ نہیں ڈھونڈ سکتے جن کا خُدا ہم سے تقاضا کرتا ہے تو مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہم خُدا اور کلیسیا کی خدمت کو بہت سستا سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اِن کی اِتنی اہمیت ہے کہ ہمیں ہر کام میں اِس کی بابت ضرور اِس کے لیے فکر مند ہونا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اُن باتوں میں پڑ جائیں جو ہماری توجہ کو کسی اور سمت کر دے۔ پس ہمیں اپنے دِلوں کو حصوں میں تقسیم کر کے نہیں بلکہ اپنے آپ کو اور اپنے سارے خاندان کو مکمل طور پر بغیر کسی انتشار کے لانا ہے۔"[52]

زیورک میں بُولینگر یہ کہتا ہے کہ خُداوند کے دِن کی بنیاد چوتھے حکم پر ہے ۔ متی 12 باب کی تفسیر کرتے ہوئے کہتا ہے:

"سبت آرام کی علامت ہے اور اِس دِن کی بابت کہتا ہے کہ یہ وہ دِن ہے جسے آرام کے لیے مخصوص کیا گیا۔ لیکن اِس آرام کی پابندی مجموعی طور پر قدیم سے جانی جاتی تھی۔ اِس کو موسیٰ نے پہلی دفعہ اُس وقت متعارف نہیں کرایا تھا جب اُس نے شریعت دی، کیونکہ اِس کا اختتامیہ کہتا ہے، یاد کر کے تُو سبت کا دِن پاک ماننا، اِس طرح اُس نے اُنہیں نصیحت کی کہ یہ قدیم دستور ہے۔"[53]

اِسی طرح جرمن اور ڈچ اصلاح کاروں کا بھی یہی نظریہ تھا۔ کچھ لوگ ہائیڈل برگ کیٹیکیزم کی یوں تفسیر کرتے ہیں جیسے کہ وہ سبت کے مسئلہ پہ ویسٹ منسٹر اقرار الایمان

---

[52] Quoted in Fairbairn, II, p. 456. Cf. Bucer in the fifteenth chapter of his work on *the kingdom of Christ*.
[53] Quoted in *Fairbairn*, II, p. 449

کی نسبت کافی زیادہ "نرم" تھا۔ سوال نمبر 103 کا جواب دیتے ہوئے "خُدا چوتھے حکم میں کس بات کا مطالبہ کرتا ہے" ہائیڈل برگ کیٹیکیزم کہتا ہے:

"سب سے پہلے انجیل کی خدمت اور سکھانے کے کام کو برقرار رکھا جائے اور خصوصاً یہ کہ سبت کے دِن یعنی آرام کے دِن بطورِ مسیحی مَیں خاص کر خُدا کی کلیسیا میں جاتا ہوں تا کہ اُس کا کلام سنوں، پاک رسومات ادا کروں، دوسروں کے ساتھ مل کر دُعا کر سکوں اور غریبوں کی مدد کے لئے کچھ کر سکوں۔ اِس کے بعد یہ کہ مَیں اپنی ساری زندگی بُرے کاموں سے باز رہتا ہوں اور اپنے آپ کو خُدا کے سُپرد کرتا ہوں تا کہ مَیں اُس کے روح القدس کے وسیلہ سے جو مجھ میں ہے کام کرتا ہوں اور اِس طرح اِس زندگی میں ابدی سبت کا آغاز کرتا ہوں۔"[54]

کچھ لوگ اِس جواب کی بنا پر دعویٰ کرتے ہیں کہ اگرچہ چوتھا حکم اجتماعی عبادت کا تقاضا کرتا ہے۔ بنیادی طور پر نئے عہد نامے میں اِس کی تکمیل علامتی ہے جو کہ مسیح میں ہمارے آرام کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ غور کریں، کہ کیٹیکیزم کلیسیا کے لیے "سبت" کی اصطلاح استعمال کرتا ہے یہ اصطلاح کلیسیا کے مقرر کردہ پہلے دِن کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اِس کے علاوہ ، ارسائنس (ہائیڈل برگ کیٹیکیزم مرتب کرنے والوں میں سے ایک) کیٹیکیزم پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اِس حکم کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ "سبت کو پاک ماننا" اخلاقی اور دائمی ہے جبکہ دوسرا حصہ ساتویں دِن کو پاک ماننا رسمی اور عارضی ہے۔"[55]

اخلاقی فرائض کی بابت وہ لکھتا ہے:

---

[54] ہائیڈل برگ کیٹیکیزم

[55] Zacharias Ursinus. *The commentary of Dr. Zacharias Ursinus on the Heidelberg Catechism* (Phillipsburg, N.J.: Presbyterian and Reformed Publishing Company) p. 557.

خُدا محنت کے لیے چھ دِن عطا کرتا ہے، ساتویں دِن کا وہ الٰہی عبادت کے لیے مطالبہ کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں سکھارہا کہ ساتویں دِن کے علاوہ کسی اور دِن عبادت کرنا یا الٰہی کاموں پر غور وخوض کرنا ممنوع ہے بلکہ یہ کہ:

1) کہ شخصی عبادت نہ صرف سبت کے دِن کے علاوہ کسی اور دِن ہو سکتی ہے بلکہ اجتماعی عبادت بھی گرجاگھر کے اندر ہو سکتی ہے۔

2) وہ تمام کام جو انسان ہفتہ کے دوسرے دِنوں میں عام طور پر کرتا ہے وہ سبت کے دِن اجتماعی عبادت کے لیے موقعہ فراہم کرسکتے ہیں۔[56]

بنیادی طور پر یہ ہالینڈ میں سبت کے دِن کے تنازعہ کو حل کرنے کے لیے ایک موقف تھا جو اِنڈ آف ڈورٹ میں ڈچ اراکین نے اپنایا تھا:

1) چوتھے حکم میں کچھ اخلاقی ہے اور کچھ رسمی؛

2) رسمی یہ تھا کہ ساتویں دِن آرام کیا جائے۔ اُس طرح سے نہیں جیسے یہودیوں نے سختی سے منانے کے لیے قوانین رکھے تھے۔

3) لیکن اخلاقی یہ ہے کہ خُدا نے عبادت کے لیے ایک خاص دِن مقرر کیا ہے۔اور عبادت اور خُدا کی بابت گیان دھیان کرنے کے لیے ایسا آرام ضروری ہے۔

4) یہودی سبت منسوخ ہونے کے بعد ضروری ہے مسیحی خُداوند کے دِن کی پوری پوری تقدیس کریں۔

5) رسولوں کے دَور سے ہمیشہ یہ دِن قدیم عالمگیر کلیسیا میں منایا جاتا تھا۔ ضرور ہے کہ یہ دِن خُدا کی عبادت کے لیے مختص ہو۔ تمام انسانی

---

[56] ایضاً صفحہ۔ 158۔

کاموں اور تمام تفریحات کو بھی روک دینا چاہئے سوائے اُن کاموں کے جو کسی فوری ضرورت کی وجہ سے کیے جاتے ہیں۔[57]

ہالینڈ میں گومارس اور پھر کوسئیس نے حمایت کی کہ چوتھا حکم خالصتاً رسمی ہے۔ چونکہ اُن کا نقطہء نظر سِنڈ آف ڈورٹ کے خلاف تھا اِس لیے وہ کلیسیا میں بڑے اختلاف کا سبب بنے۔ اگرچہ وو ٹئیس اور دوسرے لوگوں نے اِس کی تردید کی لیکن اِس سے بہت بڑا نقصان ہوا۔[58]

خُدا کی حاکمیت میں سولہویں اور سترھویں صدی کے انگریز پیوریٹن نے ہمیں انگریزی سبت دینے کے لیے، سبت کے موضوع پر اصلاحی سوچ کے متضاد لوگوں کو اکٹھا کیا۔ پیوریٹن نے انگریز اصلاح کاروں کی سوچ کو واضح اور بہتر کیا جو براعظم پر ابتدائی اصلاح کاروں کی عکاسی کرتے تھے۔ فیئر بیرن آرچ بشپ ویٹلے کو اقتباس کرتا ہے کہ انگریز اصلاح کار چوتھے حکم کی بابت مسیحیوں میں خُداوند کے دِن کو منانے کی ذمہ داریوں کو منقطع کرنے میں تقریباً متفق تھے۔ اور رسولوں کے اعمال اور ابتدائی کلیسیا کے مطابق آرام کرنا خُداوند کے دِن کو یہودی سبت سے الگ دستور بنا دیتا ہے۔[59] ابتدائی انگریز اصلاح کاروں کے نظریہ کا خلاصہ کرین مرؔنے کیا:

لیکن ہم مسیحی نئے عہد نامے میں موسیٰ کی شریعت کے ایسے احکام کے پابند نہیں ہیں جو مختلف وقتوں، دِنوں اور گوشت کی بابت ہیں بلکہ ہم آزاد ہیں کہ دوسرے دِنوں کو اپنے سبت کے لیے استعمال کریں۔ جس میں ہم خُداوند کے

---

[57] Quoted in Fairbairn II, p.448.
[58] Lee, pp. 261-264.
[59] Fairbairn, p. 122.

کلام کو سنیں اور پاک آرام کریں۔ اور اِس لیے یہ مسیحی آزادی قائم رکھی جا سکتی ہے۔ اب ہم یہودیوں کی طرح ہفتہ کے روز سبت نہیں مناتے بلکہ اتوار اور دوسرے مخصوص دِنوں کو مناتے ہیں جیسا کہ مذہبی رہنما فیصلہ کرتے ہیں کہ ہمیں اِس چیز کی اطاعت کرنی چاہئے۔[60]

الجھن سے بچ جانے والے دو انگریز اصلاح کار و پیوریٹن جان ہوپرؔ اور ہیو لا تمرؔ تھے۔ ہوُپر نے تعلیم دی کہ اتوار مسیحی سبت ہے۔ یہ اتوار جو ہم مناتے ہیں یہ انسانی حکم نہیں ہے۔۔۔۔ لیکن یہ کلام میں بیان کیا گیا حکم ہے کہ ہمیں اِس دِن کو سبت کے طور پر منانا ہے۔ جیسا کہ 1۔ کرنتھیوں 16 باب 2 آیت میں پوُلس رسول کے یہ الفاظ ہیں[61]۔۔۔۔ اِس کے علاوہ اگرچہ انگریز اصلاح کاروں میں سے کافی تعداد میں خُداوند کے دِن کے چوتھے حکم کے ساتھ تعلق کے بارے میں کشمکش کی حالت میں تھے پھر بھی وہ دِن کو سختی سے ماننے کے دلائل دیتے تھے۔ ڈینشن اُن کے نظریہ کا خلاصہ بیان کرتا ہے۔

1) اتوار اور دوسرے پاک دِنوں کے غلط استعمال کے حوالہ سے ایک اہم احتجاج؛
2) خُداوند کے دِن عام اور کلیسیائی روحانی سرگرمیوں کو سرانجام دینے کے لیے خاص قانون؛
3) کلیسیا اور ریاست کی طرف سے عبادت کے لیے سبت کی تقدیس اور استحکام کو ترقی دی گئی؛

[60] Dennison, p. 8. Spelling modernized by me. For a thorough discussion of the pre-Elizabethan reformers see Dennison pp.1-13.

[61] John Hooper. Early Writings of John Hooper, ed. for the Parker Society by Samuel Carr (Cambridge, 1843), p. 342. Cf. Latimer in Hugh Latimer. *Sermons by Hugh Latimer*, ed. for the Parker Society by George Elwes Corrie (Cambridge, 1844), pp. 471-473.

4) ایک دِن کے ساتھ چوتھے حکم کی شناخت، جس کی پابندی مسیحیوں پر لازم ہے؛
5) روحانی اور بیرونی سبت کے درمیان الٰہیاتی امتیاز؛
6) دُعا با جماعت مطالبہ کرتی ہے کہ سبت کے احکام پر قائم رہنے کے لیے خُدا سے مناجات کریں۔[62]

اگر چہ انگریز اصلاح کاروں کا سہواً یہ یقین تھا کہ مخصوص دِن کلیسیا اور ریاست کی طرف سے مقرر کیا جا سکتا ہے۔ اِس کے باوجود اِن کا خیال تھا کہ چوتھے حکم کا اخلاقی حصہ دائمی ہے۔ پیورِٹین کے پاس یہ موقع تھا کہ وہ اِن تضادات کی بابت کیلون اور اپنے انگریز اجداد کے خیالات پہ غور کرتے اور اِس پوزیشن پر غور کرتے جو ویسٹ منسٹر اقرارالایمان کی ہے اور اِس کتاب میں بیان کی گئی ہے۔

اُنہوں نے اخلاقی مثبت قانون میں امتیاز بیان کر دیا کہ چوتھے حکم کا اخلاقی تقاضا یہ ہے کہ سات میں ایک پُورا دِن سبت کے دِن کے طور پر منایا جائے۔ مسیح سے پہلے یہ دِن ہفتہ کا ساتوں دِن تھا اور مسیح کے جی اٹھنے کے بعد یہ ہفتہ کا پہلا دِن ہے۔ جیسا کہ ڈینی سن مشاہدہ کرتا ہے:

"سخت منطق واضح طور پر آگے بڑھنے پہ مجبور کرتا ہے (علم التفسیر کے پیورِٹین کے اصول کے خلاف یعنی کلیسیائی معاملات میں کلام پاک کی واحد اور واضح گواہی) کہ الٰہی خدمت کے لیے ایک دِن ہونا چاہیئے جو کہ بے حیائی سے پاک ہو جس کی بنیاد رسولی جانشینی اور روایت سے بڑھ کر کسی بات پہ ہو۔[63]

[62] Dennison, p. 13.
[63] Ibid., p. 15.

پیورٹین کی پیروی کرتے ہوئے انگریز اور سکاٹ لینڈ کی اصلاحی کلیسیاؤں کے بیسویں صدی تک تمام کام ویسٹ منسٹر اقرار الایمان کے معیار کے مطابق تھے۔ اور ایسے ہی انگریز اور امریکی بپٹسٹ اور میتھوڈسٹ کلیسیاؤں کے بھی تھے۔ اگرچہ ہالینڈ میں الٰہیاتی مخالفت زیادہ تھی تو بھی بنیادی نظریہ خُداوند کے دِن کو ماننے کے حق میں ہی تھا۔[64]

لیکن بیسویں صدی کے وسط تک سبت کے تعلق سے بائبلی تعلیم کا زوال کافی پھیل چکا تھا۔ آج اصلاحی کلیسیائیں سبت پر سمجھوتہ کر رہی ہیں اور وہی دلائل دے رہی ہیں جن کو کلیسیا کی تاریخ میں رّد کر دیا گیا تھا۔ بہت سی اصلاحی کلیسیاؤں کی دستاویزات سبت کی تعلیم کے ساتھ مخلص ہیں۔ جب کہ کلیسیائی عدالتوں اور اصلاح یافتہ پاسبانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی تعلیم میں اِس عظیم سچائی کا اِنکار کیا جا رہا ہے۔ پھر سے پارک میں بہت سی جڑی بوٹیاں اُگ آئی ہیں اور یہ بہت زیادہ ویران ہے۔ کاش خُدا ان دِنوں میں اپنی کلیسیاؤں کی خاطر اِس کو بحال کرنے کے لیے اِس پر نگاہ کرے۔

[64] Lee, 264, 265.

باب نمبر10

سبت کا کام

میں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ سبت یا خُداوند کے دِن کو ماننا نئے عہد نامے میں تسلسل ہے جس کے تمام لوگ اخلاقی طور پر پابند ہیں۔ پارک کوئی تاریخی جگہ نہیں ہے جسے عجائب گھر میں محفوظ کر کے رکھا جائے اور نہ ہی اِسے جدیدیت کی خواہش پہ قربان کیا جاسکتا ہے۔ خُدا نے پارک کو خاص طور پر اپنے ساتھ گفت وشنید کے لیے مقرر کیا ہے۔ وہ یہاں اُن کو ملنے اور برکت دینے کا وعدہ کرتا ہے جو اُسے اُس کے احکامات میں تلاش کرتے ہیں۔ مَیں نے یہ بھی بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ اگرچہ پارک کا استعمال یکساں ہے، دِن چکا ہے۔ خُدا نے اِسے ہفتہ کے ساتویں دِن سے پہلے دن پر منتقل کر دیا ہے۔ اِس کے علاوہ اگرچہ کلسیائی تاریخ لاخطا مفسر نہیں ہے۔ یہ ثابت کرتی ہے کہ گزرے چند عشروں تک خُداوند کے دِن کے ساتھ وابستگی غالب رہی۔

بقیہ ابواب میں مَیں اِس بات پر توجہ مرکوز کروں گا کہ اِس دِن کو کیسے استعمال کیا جائے۔ دِن کے اہم ترین کاموں کا جائزہ لینے سے شروع کرتے ہیں۔

اجتماعی عبادت میں خُدا اور اُس کے کاموں کا جشن منانا

سب سے اہم کام جو خُداوند کے دِن آپ کو کرنا ہے وہ خُدا کے لوگوں سے ساتھ مل کر اجتماعی عبادتکرنا ہے ۔زبور 92اجتماعی عبادت اور سبت کے ساتھ اِس کے تعلق کو پیش کرتا ہے۔ اِس کے نام ہی سے پتہ چل جاتا ہے کہ یہ زبور سبت کے دِن کا گیت ہے۔ زبوروں کے

نام ہمیں زبور کا تاریخی سیاق و سباق، اُن کے حالات یا اُن کے استعمال کے بارے میں بتاتے ہیں۔ صدیوں سے کلیسیا اِن زبوروں کو سبت کے کاموں میں رہنمائی کے لیے استعمال کرتی آئی ہے۔

ہم جماعت کے اجتماعی کاموں پر اپنی توجہ مرکوز کریں گے۔ بے شک جو کچھ ہم اجتماعی عبادت میں کرتے ہیں وہ دِن کی دوسری مصروفیات پر بھی غالب رہتا ہے۔ اِس لیے ہم اِس دِن کے مقصد کی بابت کچھ سیکھیں گے۔

زبور 92 سکھاتا ہے کہ خُدا نے سبت کو جشن، توقع اور تخلیقِ نَو کے کام کے لیے ایک دِن کے طور پر مقرر کیا ہے۔ زبور نویس 1 تا 4 آیات کو جشن کے کام کے ساتھ شروع کرتا ہے:

> ”کیا ہی بھلا ہے خُداوند کا شکر کرنا اور تیرے نام کی مدح سرائی کرنا اے حق تعالیٰ! صبح کو تیری شفقت کا اظہار کرنا اور رات کو تیری وفاداری کا۔ دس تار والے ساز اور بربط اور ستار پر گونجتی آواز کے ساتھ۔ کیونکہ اے خُداوند تُو نے مجھے اپنے کام سے خوش کیا۔ مَیں تیری صنعت کاری کے سبب سے شادیانہ بجاؤں گا۔“

مَیں نے ”جشن“ کا استعمال خُدا کے لوگوں کی تہوار کی سرگرمی کے محدود معنوں میں نہیں کیا بلکہ خُدا کی تعریف کرنے کی جلالی سرگرمی کے طور پر کیا ہے۔ زبور نویس ہمیں خُدا کی پرستش اور تعظیم کے لیے بُلاتا ہے۔ اگرچہ ہم اپنی ساری زندگی خُدا کی خدمت کرتے ہیں، سب سے جلالی کام کلیسیا کی اجتماعی عبادت ہے۔ خُداوند کا دِن خاص وقت ہے جس میں ہم خُدا کی شکرگزاری کر سکتے اور اُس کے نام کی ستائش میں گا سکتے ہیں تاکہ اُس کی شفقت اور وفاداری کا بیان کر سکیں۔ اور اُس کے ہاتھوں کے کام کے سبب خوشی کے ساتھ گا سکیں۔ اجتماعی عبادت میں ہم اُس کی فضیلت کے لیے بولتے اور گاتے ہیں۔ اپنی رفاقت میں ایک

دوسرے کے ساتھ اُس کے نام کا اعلان کرتے ہیں اور اُن غیر مسیحیوں کے ساتھ بھی جو ہماری عبادت میں آتے ہیں۔ اُس کے اِس بیان کا حصہ ہوتے ہوئے ہم اپنے اوُپر اُس کے رحم کے لیے خُدا کی شکر گزاری کرتے ہیں۔ کہ اُس کی نیکی اور پروردگاری ہمیں دستیاب رہی۔ وہ ہماری پرستش سے نہایت خوش ہوتا ہے۔ اور حقیقت میں اُس نے ہمیں اسی مقصد کے لیے نجات دی ہے (یوحنا4باب 21 تا24 آیت)۔ سبت ہمیں یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو اِس عظیم کام کے لیے وقف کر سکیں۔

زبور نویس سکھاتا ہے کہ پرستش اس گہرے احساس سے جنم لیتی ہے کہ خُدا کون ہے اور وہ کیا کرتا ہے؟ پہلی آیت میں زبور نویس ہماری توجہ خُدا کے دوناموں کی طرف لگاتا ہے۔ وہ ہمیں ہدایت کرتا ہے کہ خُدا کے سامنے ہمیں اپنی ستائش بطورِ ''مالک'' (یہواہ)، خوُد کفیل، اپنے لوگوں کے ساتھ محبت کے عہد کے ساتھ پیار کرنے والے ابدی خُدا کے طور پر گزرانی ہے۔ اِس کے علاوہ وہ ہمیں نہایت عظیم (ایل الیون) خُدا، آسمان اور زمین کا مالک (پیدائش 14باب 19 آیت) قادرِ مطلق خالق اور حاکم جو کہ ہمارا نجات دہندہ ہے کی شکر گزاری کے لیے بُلاتا ہے۔ ہم جو کہ قیمت سے خریدے گئے ہیں (1۔ کرنتھیوں 6باب 20 آیت) ہم پر یہ دوہری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم خُدا کی ستائش کریں۔ ہم اُس کی ستائش کرتے ہیں کیونکہ وہ قادرِ مطلق مالک ہے جس نے ہمیں بنایا اور ہم اُس کے ہیں۔ اور ہم اپنے عہد کے نجات دہندہ کے طور پر اُس کی شکر گذاری کرتے ہیں۔

اُس کے نام کے ساتھ ساتھ خُدا کی صفات اور شخصی کردار ہمارے فہم میں اضافہ کرتے ہیں کہ وہ کون ہے۔ دوسری آیت میں زبور نویس ہماری توجہ صبح کے وقت خُدا کی شفقت اور رات کے وقت اُس کی وفاداری کی طرف مبذول کرتا ہے۔ زبور نویس اُس کی تمام صفات کا بیان کرنے کے لیے اُس کی دو صفات شفقت اور وفاداری کا انتخاب کرتا ہے۔ وہ اِن

دوناموں 'خُداوند' اور 'خُدا قادرِ مطلق' کا خُدا کی نمائندہ صفات کے طور پر انتخاب کرتا ہے۔ یقیناً یہ مناسب ہے کہ جب ہم دِن کا آغاز کرتے ہیں تو خُداوند کے عہدِ محبت اور رحم پر خصوصی توجہ دیں۔ شفقت اُس کے عہد کی محبت ہے۔ رحم اور فضل وہ مسیح کی خاطر ہم پر کرتا ہے۔ دِن کا آغاز خُدا کے عہد کی محبت کو منعکس کرتے ہوئے سارے دِن کے کیفیت کو طے کرتا ہے۔ آپ خُدا کے بچے ہیں جو الٰہی فضل کی بنیاد پر چُنے ہوئے، نجات یافتہ، تصدیق یافتہ اور لے پالک ہیں۔

اِس کے علاوہ دِن کا اختتام کرنے کا اور بہترین طریقہ کیا ہو سکتا ہے کہ ہم خُدا قادرِ مطلق کی وفاداری کا اظہار کر کے کریں؟ اُس کی وفاداری کی اُس کے کلام کے ساتھ ناقابلِ جُدا وابستگی ہے۔ جو کچھ اُس نے اپنے کلام میں کہا ہے وہ سب کچھ وہ کرے گا۔ وہ ہر وعدے کو پُورا کرتا ہے۔ وہ ہر کمی کو پُورا کرتا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ اپنے وعدوں کو پُورا کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ قابلِ اعتماد ہے۔ دِن کے آخر پر جب آپ سونے کو ہیں آپ اُس کی وفاداری کو دیکھتے ہیں۔ اُس نے آپ کو سہارا دیا۔ اُس نے آپ کی دُعاؤں کو سنا۔ اُس نے آپ کے ساتھ کیے ہوئے تمام وعدوں کو پُورا کیا بلکہ اُس سے بڑھ کر کیا۔[1]

اِن دو کرداروں کو سر بلند کر کے زبور نویس ہماری توجہ خُدا کی تمام صفات کی طرف لگانا چاہتا ہے۔ یہ دو صفات دُنیا میں خُدا کی باقی صفات دیکھنے کے لیے ایک کھڑکی کا کام کرتی ہیں۔ اگرچہ زبور نویس ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہمیں ہر روز اپنی توجہ خُدا کی صفات پہ مرکوز کرنی چاہیئے تاکہ ہم اُس کے ساتھ محبت کر سکیں اور اُس کے نام کا اعلان کر سکیں۔ لیکن خُدا کا

---

[1] کچھ نے رائے دی ہے کہ صبح اور رات کا حوالہ خُداوند کے دِن دو عبادات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ہم عام طور پر اِس زبان کی بنیاد پر کوئی بہت مضبوط کیس نہیں بنا سکتے اگرچہ نمونہ صبح اور شام کی قربانیوں کے ساتھ ملتا ہے۔ دو اجتماعی عبادات کی بڑی وجہ فضل کا بنیادی معنی ہے۔ اور پرانے عہد نامے کے نمونہ کی پیروی کرتے ہوئے کلیسیا نے خُدا کے لوگوں کو باپ کی پرستش کرنے اور فضل کے ذرائع سے لُطف اندوز ہونے کے دو مواقع فراہم کیے ہیں۔(Cf. The Larger Catechism 154, 155)۔

دِن مناسب عبادت کے ساتھ ہماری روزانہ کی عکاسی اور ستائش کا عرُوج ہونا چاہیئے۔ اتوار کا دِن اپنے آپ میں یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کی یاد گاری میں خُدا کی عہد کی محبت کی خوبصورت یاد دہانی اور اپنے لوگوں کی پُوری نجات کی دستیابی کے لیے اُس کی وفاداری ہے۔ جب ہم ہفتہ کے پہلے دِن جمع ہوتے ہیں تو ہم اپنے مزامیر، دُعاؤں، ہدیہ جات، مطالعہ، وعظ اور پاک رسومات میں اُس کی صفات کا بیان کرتے ہیں۔ خُدا نے ہمیں یہ دِن اِس لیے دِیا ہے کہ ہم اپنے چھ دِن کے کاموں اور تمام مصروفیات کو ایک طرف رکھیں اور اُس کی نیکی کا بیان کرنے کے لیے عہد کے لوگوں کے ساتھ شامل ہوں۔ جب ہم ایسا کرتے ہیں تو خُدا اجلال پاتا ہے اور ہماری حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور ہم ایمان میں تعمیر ہوتے ہیں (عبرانیوں 10 باب 24 اور 25 آیت)۔

زبور نویس اِس طرف بھی ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ ہم خُدا کے کاموں کے لیے اُس کی شکر گزاری کریں۔ ”کیونکہ اے خُداوند! تُو نے مجھے اپنے کام سے خوش کیا۔ مَیں تیری صنعت کاری کے سبب سے شادیانہ بجاؤں گا“ (آیت 4)۔ خُدا نے سبت کو مقرر کیا ہے کہ ہمیں دو کاموں یعنی تخلیق اور نجات کی یاد دہانی کرائے۔ خُداوند کا دِن اور اِس میں عبادت شیشۂ منشور کی مانند ہیں جس میں سے خُدا کے جلال کی روشنی ظاہر ہوتی ہے۔ نجات دہندہ کے جلالی کام بہت سے شاندار پہلوؤں سے دیکھے جا سکتے ہیں: ”یہ وہی دِن ہے جِسے خُداوند نے مقرر کیا۔ ہم اِس میں شادمان ہوں گے اور خوشی منائیں گے“ (118 زبور 24 آیت)۔

ساتویں دِن اپنے آرام کے وسیلہ سے خُدا نے اِس بات کا اعلان کیا کہ تخلیق مکمل ہوئی اور اُس کی حاکمیت کے تحت مکمل ہوئی۔ وہ ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم اُس کی خُداوندیت اور حکمرانی کی نیچے آرام پائیں۔ ہمارے نجات دہندہ کے پہلے دِن آرام سے خُدا نے نجات کے کام کی تکمیل کا اعلان کیا اور اِس بات کا اعلان کیا کہ آسمان اور زمین کا کُل اختیار

یسوع مسیح کے پاس ہے تا کہ وہ اپنے برگزیدوں کو اکٹھا اور کامل کرے(متی 28باب 18 آیت؛افسیوں 1باب22اور23آیت)۔ سبت ہماری توجہ اِن عظیم کاموں کی طرف مبذول کرواتا ہے اوراجتماعی عبادت ہمیں خُدا کے مجمع کے طور پر خدمت کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے تا کہ ہم وہ زبور گائیں جو خُدا کے عظیم کاموں کے لیے خوشی مناتے ہوں۔

ہماری عبادت نہ صرف تاریخ میں خُدا کے عظیم کاموں کی طرف بلکہ ہماری زندگی میں اُس کی حاکمیت اور نجات کی طرف بھی ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ ہمیں اُس کی طرف سے اپنی نجات کے طریقوں کے بارے، حفاظت کے بارے، اپنے کلام کے سے ہماری رہنمائی کے بارے اور ہماری دُعاؤں کو سننے کے بارے اکثر غور کرنا چاہئے،اِس طرح کا تاثر ہماری دُعاؤں اور خدمت کو شخصی عنصر فراہم کرتا ہے۔اِس لیے ہمارا سبت کا عظیم کام کلیسیا کے ساتھ اجتماعی عبادتوں میں اُن لوگوں کے ساتھ شامل ہونا ہے جو اُس کے نام کی ستائش اور اُس کی شکرگذاری کرتے ہیں کہ وہ کون ہے اور کیا کرتا ہے۔ کلام کا مطالعہ اور منادی خُدا کے عظیم کاموں کا بیان کرتے اور اُس کی مرضی کی بابت ہمیں سکھاتے ہیں تا کہ ہم اِس بات کو جان سکیں کہ ہمیں کس طرح سے پیش آنا ہے۔

چوتھی آیت کا آخری جُملہ ''مَیں تیری صنعت کاری کے سبب سے شادیانہ بجاؤں گا۔''ہمیں اُن صفات کے بارے میں سکھاتا ہے جو ہماری پرستش میں رنگ بھرتی ہیں۔جب ہم خُدااور اُس کے کاموں پر صحیح طریقہ سے غور کریں گے تو ہم بے حد خوشی کے رویے کے ساتھ جمع ہوں گے۔ غور کریں زبور نویس کس طرح آغاز کرتا ہے۔ ''کیاہی بھلا ہے خُداوند کی شکرگزاری کرنا'' (پہلی آیت)۔وہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ خُداوند کی عبادت کرنا بھلا اور شادمانی کا کام ہے۔ ہمیں اپنے خُدا کے جلال کی خوشی منانے کے لیے کھیلوں کے شائقین کے جوش وخروش کے ساتھ آنا چاہئے۔

زبور نویس بے فکری سے عبادت میں نہیں آتا بلکہ وہ جوش اور شوق کے ساتھ آتا ہے۔ شادمانی اور جوش اُس کے دِل کو ایسے معمور کرتا ہے جیسے کہ وہ خاص کام کے لیے آتا ہے۔ تین آیت میں وہ اپنے جوش و خروش کو مختلف موسیقی کے آلات کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ اگرچہ ہم موسیقی کے اِن آلات میں سے بہتوں کی نشاندہی نہیں کر سکتے لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ وہ ہیکل کے اندر کاہنوں کی عبادت کا حصہ ہوتے تھے۔ کیلون کہتا ہے کہ یہ ساز خوبصورت، جلالی نجات دہندہ کی عکاسی کرتے ہیں جو آنے والا تھا۔ اِس پہرے کی تفسیر کرتے ہوئے وہ نقطہ اُٹھاتا ہے:

''ہمیں یہ تصور نہیں کرنا چاہئے کہ خُدا نے بربط یا سازوں، راگ یا آواز کو محض ہمارے خوش ہونے اور لذت محسوس کرنے کے لیے دیا ہے بلکہ یہودی کم عمر بچوں پر اِس طرح کے عناصر کے استعمال پر سخت پابندی تھی۔ اِن کا مقصد عبادت گزاروں کی حوصلہ افزائی کرنا اور اِنہیں دِل سے حمد کے جشن کے لیے زیادہ فعال بنانا تھا۔''[2]

اگرچہ سبت کے حوالہ سے ہمارا اہم ترین کام اجتماعی عبادت میں خُدا اور اُس کے کاموں کا جشن منانا ہے۔ ہم صرف مخصوص قسم کی روایات میں سے گزرنے کے لیے نہیں آتے۔ بلکہ جب ہم اُسکی شفقت اور وفاداری کا اعلان کرتے ہیں ہمارے پُورا وجود کو خُدا کے حسن اور جلال سے جنبش کرنی چاہئے۔ جیسا کہ ہم اُس کی شفقت اور وفاداری کا اعلان کرتے ہیں تو ہم اُس کے کاموں سے شادمان ہوتے اور ایک دوسرے کے ساتھ بولتے ہیں اور اکٹھے اُس کے جلال اور اُس کے کاموں کی فضیلت کا اعلان کرتے ہیں۔

---

[2] John Calvin. *Commentary on the Book of Psalms*, 5 vols. (Grand Rapids: Eerdmans) III, p. 495.

اِس طریقہ سے عبادت کرنے کے لیے ہمیں تیار ہونے کی ضرورت ہے۔ بعض اوقات عبادت بے معنی اور سست ہوتی ہے کیونکہ ہم بالکل تیار ہو کر نہیں آتے۔ کیونکہ ہم نے خُدا کی حضوری میں کوئی جلالی وقت نہیں گزارا۔ ہماری الفت غیر مستحکم ہوتی ہے۔ ہم سرد مہری کے ساتھ آتے ہیں۔ ہم اجتماعی عبادت میں دِلوں کو گرمانے اور تیار ہونے کے لیے سماجی سرگرمیوں پر انحصار کرتے ہیں۔ جبکہ ہمیں عبادت میں مقابلے میں دوڑنے والے گھوڑے کی طرح تیاری کر کے آنا چاہیئے جس کے اندر دوڑ کو شروع کرنے کی تڑپ اور خواہش موجود ہے۔ ہم جب عبادت میں آتے ہیں تو ہمیں پہلے سے ہی گیان دھیان اور دُعائیہ تیاری سے خُدا کی حضوری کے ساتھ آنا چاہیئے۔ تیاری کی ضرورت اِس کام کے لیے ایک دِن وقف کرنے کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔

اگر ہم اپنے آپ کو خُدا کی ستائش کے لیے مخصوص کرتے ہیں تو ضرور ہے کہ ہم دوسرے خلفشار سے آزاد ہوں۔ خُدا نے ہمیں خلفشار سے آزاد ایک دِن دیا ہے تاکہ ہم مطالعہ کریں اور اُس کے کاموں پر غور کریں اور اُس کے نام کا اعلان کریں۔ جب ہم کام اور تفریح کی خلفشار سے بچنے میں خُدا کی حکمت کو پہچان لیتے ہیں تو ہم اُن چیزوں سے منہ پھیر لیں گے جو ہماری عبادت میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ مجھے اِس بات پہ یقین کرنا مشکل لگتا ہے کہ کوئی شخص کام سے عبادت کی طرف اور عبادت سے کام کی طرف جلدی سے متوجہ ہو سکتا ہے اور اِس اجتماعی تقریب کے جلالی کام کی تکمیل کر سکتا ہو۔ جب مَیں اپنے خاندان کے لیے خاص وقت نکالتا ہوں تو مَیں اُس وقت کے لیے غیرت رکھتا ہوں۔ کچھ سال پہلے ہم نے فون کال کا جواب دینے والی مشین خریدی کیونکہ جب ہم خاندان میں وقت گزارنے کی کوشش کرتے تو کئی غیر ضروری فون کال خلل ڈالتیں۔ جب مجھے اپنے خاندان کے ساتھ وقت گزارنا ہے تو مجھے کاروبار کی بابت نہیں سوچنا ہے یا مجھے سیلز مین کے ساتھ بات نہیں کرنی ہے۔ ایسے ہی

خُداوند کے دِن کے ساتھ ہے۔ مَیں اپنی پُوری توجہ خُدا اور اُس کے حیرت انگیز کاموں کو دینا چاہتا ہوں۔ اگر مَیں کاروبار کی بابت سوچ رہا ہوں، یا کھیل کی بات کر رہا ہوں یا خبروں کی طرف دھیان ہے تو مَیں اُس طور سے خُدا پر دھیان نہیں کر سکتا جس طور سے مجھے کرنا چاہئے۔

اس لیے تفریح اور کاموں کو نظر انداز کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم مطالعہ، گیان دھیان اور عبادت کے ذریعہ سے خُدا کی شخصیت اور اُس کے کاموں سے خوش ہو سکیں۔ خُدا ہمیں سبت دیتا ہے تا کہ ہمیں اجتماعی عبادت کے جلالی کام کے لیے آزاد کرے جو کہ سبت کا عظیم کام ہے۔ خُدا کا جشن منانا سبت کے کاموں میں پہلا ہے۔

ابدی آرام کی توقع کرنا

سبت اور اِس میں عبادت کا دوسرا پہلُو توقع کا ہے۔ کیونکہ سبت کو ماننا ابدی سبت کے آرام کی طرف اشارہ کرتا ہے اور سبت کی عبادت ہمیں اِس قابل بناتی ہے کہ ہم موجودہ حالت سے بہت آگے آسمان پر دیکھ سکیں۔ مسیحیوں کے لیے ایک مستقل مسئلہ بدکاروں کی سرفرازی اور ایمان داروں کا مصیبتوں میں پڑنا ہے۔ اکثر ایمان دار اِتنے غیر محفوظ کیوں ہوتے ہیں جبکہ راستباز ساری زندگی لنگڑاتے رہتے ہیں؟ زبور نویس کے نزدیک سبت اور اس میں کی گئی عبادت ہمیں چیزوں کو مختلف تناظر میں دیکھنے کے قابل بناتی ہے۔ یہاں پر ہم خُدا کے واضح ترین طریقوں کی تصویر دیکھ سکتے ہیں۔ خُداوند کا دِن ہمارے موجودہ منظر نامہ پر پہاڑ کی طرح چھایا ہوا ہے۔ ہمارے پاس ایک اندرونی منظر نامہ ہے۔ مَیں نے کالوریڈو راکیز سلسلہ کے پہاڑوں میں 14000 فٹ کی بلندی پر کوہ پیمائی کی۔ نظارے غیر معمولی ہیں اور زمینی منظر اِس مقام سے بہت مختلف نظر آتا ہے۔ لہٰذا سبت کا نظریہ بھی بہت مختلف ہے۔

ہم نے پچھلے باب میں دیکھا کہ سبت کے دِن کی پابندی خُدا کے لوگوں کے لیے لازم ہے۔ کیونکہ یہ دِن عبادت کے ساتھ ہمیں یہ یاد کرواتا ہے کہ اگرچہ ہم نے ابدی آرام میں داخل ہونا شروع کر دیا ہےاِس کے باوجود کامل آرام اپنی فتح کے ساتھ ابھی باقی ہے(عبرانیوں 4باب 9 تا 11 آیت)۔اگرچہ سبت اور اِس کی عبادت ابدیت اور عدالت کی حقیقت کو ہمارے سامنے رکھ کر بدکاروں کی سر فرازی اور راستبازوں کے مصائب جیسے مسائل کے حل کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ ہم خُدا کے طریقوں کی حکمت اور بزرگی کو دیکھتے ہیں(رومیوں 11 باب 33 تا 36 آیت)۔ سبت ہمیں اِس قابل بناتا ہے کہ ہم زندگی کے ہر قسم کے دباؤ، حملوں اور مصائب سے اُوپر آئیں اور مسیح کی آمدِ ثانی کی توقع کریں۔

سبت کا منظر نامہ ہمیں یاد دلاتا ہے خُدا عالمِ کُل (سب کچھ جانتا) ہے، راست مُنصف ہے جس کا فیصلہ راست ہے۔اِس کی روشنی میں زبور نویس بدکاروں کے انجام کا عکس بیان کرتا ہے۔ شریر اپنی خوشحالی میں ڈوب جاتا ہے اور ابدیت کا خیال نہیں رکھتا۔ وہ اپنی ناک سے آگے نہیں دیکھ پاتا۔ حقیقت میں وہ ایک حیوان کی طرح ہے:"حیوان خصلت نہیں جانتا اور احمق اِس کو نہیں سمجھتا ہے۔۔۔"(6 آیت)۔ فطری طور پر آدمی حیوان سے بہتر نہیں ہے۔ جو خوشحالی میں رہتا ہے وہ دُنیادار ہے۔ اور وہ آسودگی میں رہتا اور اِس کی وجہ اُس کی بصارت غیر واضح ہے۔ وہ اپنی روحانی بیوقوفی میں وہ آج کی خوشی سے آگے نہیں دیکھ پا رہا۔ ""سموئیل جانسن حیوان خصلت کا چراگاہ کے بیل کے ساتھ موازنہ کرتا ہے:"اگر بیل بول سکتا تو وہ یوں بیان کرتا۔ یہاں میرے پاس گائے اور گھاس ہے۔ اِس سے بڑھ کر اور سہولت کیا ہو سکتی ہے ؟[3]" وہ آسودگی جو خُدا نے اُسے دی ہے کہ اُس کا شکر گزار ہو وہ ختم ہو جاتی ہے اور اُسے خُدا کی طرف سے اندھا کر دیتی ہے(اعمال 14 باب 17 آیت)۔ وہ اِس

[3] Quoted in Derek Kidner, *Psalms 73-150* (London: IVP, 1975) p. 33-

حقیقت کو جاننے میں ناکام ہو جاتا ہے کہ اُس کی زندگی اور اُس کی ساری خوشی اور آسودگی آج ہے اور کل جاتی رہے گی: ''جب شریر گھاس کی طرح اُگتے ہیں اور سب بدکار پھلتے پھُولتے ہیں تو یہ اِسی لیے ہے کہ وہ ہمیشہ کے لیے فنا ہوں'' (92زبور7آیت)۔

وہ گھاس کی طرح سبز اور تازہ ہوتے ہیں یا کھیت کی جڑی بوٹیوں کی مانند ہیں، لیکن گھاس کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟ یہ مرجھا جاتی ہے، یہ کھاد بنانے کے لیے کاٹ ڈالی جاتی ہے یا مویشیوں کے آگے ڈال دی جاتی ہے۔ گھاس کی مانند بدکار کی آسودگی سرسبز و شاداب ہے لیکن عارضی ہے۔ بھوُسے کی مانند، شریر اِس لیے اُگتے ہیں کہ کاٹ ڈالے جائیں۔ اگر اُنہوں نے خُدا کی برکات پر توبہ اور ایمان کا ردِّ عمل نہ دکھایا، اُنہوں نے اپنے دِلوں کو سخت کر لیا اور اپنے اندھے پن کو جاری رکھا تو وہ دوزخ میں جائیں گے۔ اُن کی ناشکری خُدا کے راست غُصہ کا موجب ہو گی۔ اِس کے برعکس راستباز جانتا ہے کہ خُدا قادرِ مطلق ہے اور راستی سے عدالت کرے گا۔ سبت ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ خُدا راست ہے اور ٹھیک وقت پہ عدالت کرے گا: ''لیکن تُو اے خُداوند! ابدالآباد بلند ہے۔ کیونکہ دیکھ! اے خُداوند! تیرے دشمن۔ دیکھ! تیرے دشمن ہلاک ہو جائیں گے'' (92زبور8اور9آیت)۔

کیونکہ خُدا تخت نشین ہے، اِس کے قطع نظر جو کچھ ہم اِس زمین پر دیکھتے ہیں، اُس کے دشمن تباہ ہو جائیں گے۔ عدالت قریب ہے۔ اگرچہ ہم اِس زندگی میں اُس کی پوُری عدالت ہوتے ہوئے نہ دیکھیں گے تو بھی مسیح بطورِ مُنصف آئے گا اور اِس بے دین دُنیا اور اُن سب کو جو اُس کے خلاف بغاوت کی زندگی بسر کرتے ہیں فنا کرے گا۔ ہم اُن مُقدسوں کی طرح انتظار کر رہے ہیں جو مکاشفہ 6باب9آیت میں قربان گاہ کے نیچے ہیں۔ جو چِلاتے ہیں، ''اے خُداوند تُو کب تک کلیسیا کا انصاف نہ کرے گا؟ اور اُنکو بتایا جاتا ہے کہ تھوڑی مدت اور آرام کرو، لیکن مَیں اپنے وقت پر انصاف کروں گا۔''

اَب سبت اپنی سر گرمیوں کے ساتھ، بالخصوص ہمارے لیے اجتماعی عبادت کے ساتھ ہے۔ سبت ہمیں ابدی نظارہ دیتا ہے جیسا کہ یہ ہمارے ابدی آرام کا بیعانہ ہے۔ یہ زندگی کو بالکل مختلف زاویہ سے دیکھنے میں ہماری مدد کرتا ہے کہ ہم اپنی زندگی میں چیزوں کی درست پیمائش نہیں کر سکتے۔ لیکن یہ ہمیں سکھایا گیا ہے کہ چیزوں کی خُدا کے کردار اور اُس کے ابدی انصاف سے پیمائش کریں۔ ہمیں یاد دلایا گیا ہے کہ آدمیوں کے لیے ایک بار مرنا اور اُس کے بعد عدالت کا ہونا ضرور ہے (عبرانیوں 9 باب 27 آیت)۔

اِس کے علاوہ سبت ہمیں صرف ابدی آرام کے بیعانہ سے اِس قابل نہیں بناتا بلکہ ہمیں یہ بھی یاد دلاتا ہے کہ مسیح میں خُدا نے مکمل فتح حاصل کر لی ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے کہ ہم سبت کو ہفتہ کے پہلے دِن اِس لیے مناتے ہیں کہ اِس دن مسیح جی اُٹھا تھا۔ مسیح کا جی اُٹھنا نہ صرف ہماری تصدیق کا (رومیوں 4 باب 25 آیت)، بلکہ ہمارے جی اٹھنے کا بھی بیعانہ تھا (1۔ کرنتھیوں 15 باب 20 اور 21 آیت)۔ زبور نویس دسویں اور گیارہویں آیت میں ہمارے بیعانے کی پیش گوئی کرتا ہے۔

"لیکن تُو نے میرے سینگ کو جنگلی سانڈ کے سینگ کی مانند بلند کیا ہے۔ مجھ پر تازہ تیل ملا گیا ہے۔ میری آنکھ نے میرے دشمنوں کو دیکھ لیا۔ میرے کانوں نے میرے مخالف بدکاروں کا حال سُن لیا ہے۔"

زبور نویس صرف اپنے لیے یہ نہیں کہہ رہا بلکہ موعودہ مسیح کے لیے بھی۔ اِس زبور میں مسیح کو اُس کے دُکھوں میں پیش کیا گیا ہے۔ وہ جو آدمیوں میں حقیر و مردُود۔ مردِ غمناک اور رنج کا آشنا۔ اُس نے اپنی زندگی غربت اور رّد کئے ہوئے کی طرح گزار دی۔ حقیقی راستباز آدمی سر فراز نہیں ہوتا۔ صلیب پر موت اُس کے تاج کی بدنامی تھی جس میں انسان اور خُدا دونوں نے اُس پر لعنت کی۔ اُس کی موت میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ بدکار جیت

گئے۔ ظاہری طور پر اُنکی عدالت درست تھی کیونکہ خُدا نے اُس کو اُن کے ہاتھوں سے نہیں بچایا تھا۔

لیکن اُس کا اعتماد تھا کہ اُس کا سینگ بلند کیا جائے گا۔ زبوُر کی کتاب میں سینگ کا لفظ کا استعمال اختیار اور قوت کو بیان کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ جنگلی بیل کا سینگ زور، فتح اور جلال کی علامت تھی۔ خُدا وعدہ کرتا ہے کہ جو کُچلا گیا جو شیطان اور آدمیوں کے پاؤں کے نیچے روندا گیا وہ جلال اور قوت کے ساتھ جی اٹھے گا۔ اُس کو اُس کی راستبازی میں تازہ مسح کے ساتھ بدلہ دیا جائے گا۔ شادمانی کا تیل اُس کو اُس کے ہمسروں سے زیادہ شادمان کرتا ہے (45زبور 7 آیت)۔ ''جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا۔ یہ خُداوند کی طرف سے ہوا اور یہ ہماری نظر میں عجیب ہے'' (118زبور 22اور 23 آیت)۔ ہاں اُس کو مارا گیا، وہ مردِ غمناک، وہ ناراستوں میں شمار کیا گیا لیکن اُس کا سینگ بلند ہوا۔ جب وہ مرُدوں میں سے جی اُٹھا تو اُس کو روح سے تازہ مسح مِلا۔ اُس نے نہایت شاداں ہو کر اپنے دشمنوں پر نگاہ کی اور اُن کی عدالت کو دیکھا۔ وہ سب جنہوں نے بغاوت جاری رکھی سزا پائیں گے (2زبور 7 تا12 آیت)۔

جیسا کہ ہم مسیح کی قیامت کا جشن ہفتہ کے پہلے دِن مناتے ہیں تو ہم ابدی نظارہ حاصل کرتے ہیں۔ اُس کے جی اٹھنے سے خُدا ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ اگرچہ موت کے سایہ کی وادی میں سے ہمارا گزُر ہو ہم اُس میں فتح حاصل کریں گے۔ خُدا نے یہ مقرر کیا ہے کہ ہم دُکھ سہہ کر جلال میں داخل ہوتے ہیں۔ خُدا جس نے اُسے مرُدوں میں سے جِلایا ہمیں بھی اُسی طرح جِلائے گا۔ وہ کہے گا، اے اچھے اور دیانتدار نوکر شاباش۔ سبت اپنی اجتماعی عبادت کے ساتھ ہمیں اِن سچائیوں کی یاد دِلاتا ہے۔

خُداوند کے دِن کے اِس اونچے پہاڑ پر اجتماعی عبادت کے ساتھ ہم زندگی کی تمام مشکلات سے اُوپر کھڑے ہوں گے۔ ہم زندگی کو فرق انداز سے دیکھ سکتے ہیں۔ ہم ابدیت کو اُس کی شادمانی اور خُدا کے انصاف کے ساتھ دیکھ سکتے ہیں۔ زبور 73 میں زبور نویس اِس کام کی حقیقت کی گواہی دیتا ہے۔ اُس نے بدکاروں پر رشک کیا اور خُدا کے اِنکار کی آزمائش میں پڑا۔ لیکن وہ 15 تا 19 آیت میں کہتا ہے:

"اگر مَیں کہتا کہ یوں کہوں گا تو تیرے فرزندوں کی نسل سے بے وفائی کرتا۔ جب مَیں سوچنے لگا کہ اِسے کیسے سمجھوں تو یہ میری نظر میں دشوار تھا۔ جب تک مَیں نے خُدا کے مُقدس میں جا کر اُن کے انجام کو نہ سوچا۔ یقیناً تُو اُن کو پھسلنی جگہوں میں رکھتا ہے اور ہلاکت کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ وہ دم بھر میں کیسے اُجڑ گئے! اور حادثوں سے بالکل فنا ہو گئے۔ جیسے جاگ اُٹھنے والا خواب کو ویسے ہی تُو اے خُداوند! جاگ کر اُن کی صورت کو ناچیز جانے گا۔"

مقدس میں! خُدا کی عبادت کے دوران وہ پہاڑ پر چڑھا اور چیزوں کو خُدا کی نظر سے دیکھا۔ توقع کرنا سبت کا دوسرا کام ہے۔ خُداوند کا دِن عبادت میں ہمیں خُدا اور ابدیت کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ ہمیں اِس کی کس طرح ضرورت ہے۔ ہمیں مشقت اور روز مرہ زندگی کے کاموں سے دُور رہنے کی ضرورت ہے اور اپنے آپ کو یاد دلانے کی ضرورت ہے کہ بہتر دِن آنے والا ہے۔ یہ صرف ہمیں مصیبت اور ایذا رسانی میں مضبوط کرتا ہے بلکہ ہمیں دُنیاداری کے خلاف بھی مُلبس کرتا ہے۔ روحانی طور پر ہمیں ہم آہنگی کی ضرورت ہے اور اگر ہم خُداوند کے دِن اپنے دِنیوی کاموں اور تفریحات سے چمٹے رہیں گے تو خُدا کے نقطہ نظر سے دوبارہ ہم آہنگ نہیں ہو سکیں گے اور دُنیا اپنی گرفت ہم پر مضبوط کر لے گی۔ ہم پھر سے اِس دِن (سیر گاہ) میں نعمت عطا کرنے والے خُدا کی حکمت دیکھتے ہیں۔

آرام کے کام

اِس دِن میں جشن اور توقع کے علاوہ تیسرا کام 'آرام' ہے۔92زبور کی12 تا15 آیات کہتی ہیں:"صادق کھجُور کے درخت کی مانند سرسبز ہو گا۔ وہ لبنان کے دیودار کی طرح بڑھے گا۔ جو خُداوند کے گھر میں لگائے گئے ہیں وہ ہمارے خُدا کی بارگاہوں میں سرسبز ہوں گے۔ وہ بڑھاپے میں بھی برومند ہوں گے۔ وہ تر و تازہ اور سرسبز ہوں گے تاکہ واضح کریں کہ خُداوند راست ہے۔ وہی میری چٹان ہے اور اُس میں ناراستی نہیں۔"

ساتویں اور بارھویں آیت کے درمیان موازنہ پر غور کریں۔ بدکار کی سرفرازی کو گھاس کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جو آج ہے اور کل فنا ہو جائے گی۔ اِس کے برعکس راستباز کی سرفرازی کو کھجور کے درخت، لبنان اور دیودار کے درخت کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ یہ وہ درخت ہیں جو اپنی خوبصورتی، لمبی عمر، افادیت اور پھل داری سے پہچانیں جاتے ہیں۔ بالکل سیدھا اور لمبا کھجور کا درخت لمبی زندگی، خوبصورتی اور ثمر آوری کی علامت ہے۔

مَیں نے پڑھا ہے کہ کھجور کا درخت دو سَو سال تک رہتا ہے اور اکثر چالیس سے سَو سال تک پھل دیتا رہتا ہے۔ سلیمان کی ہیکل میں کنندہ کاری سے کھجور کے درخت بنا کر تزئین کا کام کِیا گیا تھا(1۔تواریخ 3باب 5 آیت؛ حزقی ایل 41باب 18 تا20 آیت)جو کہ ابدی زندگی اور ثمر آوری کی علامت ہیں۔

لبنان کا قیدار بڑا، مہک دار اور شاندار درخت ہے جس کی کیلیفونیا کے ریڈ ووُڈ کی طرح لمبی لمبی شاخیں اور سدا بہار پتے ہیں۔ یہ صدیوں زندہ رہ سکتے ہیں۔ اِن میں سے کچھ کا تریسٹھ فُٹ تک گھیر اور ستّر فُٹ تک لمبائی ہوتی ہے۔ بائبل اکثر اِن درختوں کو قوت اور شان و شوکت کی علامت کے طور پر استعمال کرتی ہے(حزقی ایل 31باب 3 تا9 آیت)۔

اِن علامات سے زبور نویس ہمیں یاد دِلاتا ہے کہ راستباز اُس درخت کی مانند ہے جو پانی کی ندیوں کے پاس لگایا گیا اور مسلسل پھل لاتا ہے (1 زبور 3 آیت)۔ اُن کی روحانی قوت عمر کے ساتھ کم نہیں ہوتی، یہ رسیلے اور ہمیشہ سر سبز رہتے ہیں (آیت 14)۔ حقیقت میں جب جسم کمزور ہوتا اور حواس ناکام ہونا شروع کرتے ہیں تو بھی روح خُدا کے جلال اور آسمانوں کی خوبصورتی سے اور بھی زیادہ تیز ہو جاتی ہے۔ 15 ویں آیت یہ کہتے ہوئے ہمیں واپس لے آتی ہے "تاکہ واضح کرے کہ خُدا راست ہے۔ وہی میری چٹان ہے اور اُس میں ناراستی نہیں۔" اجتماعی عبادت میں بزرگوں کی موجودگی خُدا کی شفقت اور وفاداری کا اعلان کرے گی۔

اب اِس کا سبت کے ساتھ کس طرح سے تعلق ہے؟ اِس بات پر غور کریں کہ راستباز مُقدس مقام "خُداوند کے گھر" میں لگائے گئے ہیں۔ وہ خُدا کی بار گاہوں میں سر سبز و شاداب ہیں (13 آیت)۔ وہ پھلدار اور دیر پا ہیں کیونکہ وہ خُدا کی حضوری میں رہتے ہیں۔ چونکہ یہ زبور سبت اور سبت کی عبادت سے متعلق ہے، ہم بجاطور پر یہ اندازہ لگاتے ہیں کہ وہ سبت کی اجتماعی عبادت میں پھلتے پھُولتے ہیں۔ ہمیں پھر سے یسعیاہ 58 باب 13 تا 14 آیت کا وعدہ یاد دلایا گیا ہے:

"اگر تُو سبت کے روز اپنا پاؤں روک رکھے اور میرے مُقدس دِن میں اپنی خوشی کا طالب نہ ہو اور سبت کو راحت اور خُداوند کا مُقدس اور معظم کہے اور اُس کی تعظیم کرے۔ اپنا کاروبار نہ کرے اور اپنی خوشی اور بے فائدہ باتوں سے دستبردار رہے۔ تب تُو خُداوند میں مسرور ہو گا اور مَیں تجھے دُنیا کی بلندیوں پر لے چلوں گا اور مَیں تجھے تیرے باپ یعقوب کی میراث سے کِھلاؤں گا۔ کیونکہ خُداوند ہی کے منہ سے یہ ارشاد ہوا ہے۔"

حقیقی آرام کھیلوں، تفریحات اور اِس زندگی کی موجودہ خوشی میں نہیں پایا جاتا۔ ہمیں سبت کے دن اِن باتوں سے باز رہنا ہے تاکہ ہم خُداشناسی کی خوشی کو جان سکیں۔ سبت کے دِن آپ کی تفریح آپ کو حقیقی موعودہ آرام سے محروم کر دے گی۔ خُدا کے لوگوں کے درمیان اور یسوع مسیح کی حضوری میں فضل کے ذرائع کے تحت آپ کی پرورش ہو گی۔

پس سبت کے دِن کے خاص کام روحانی جشن، توقع اور آرام ہیں۔ اِن تین چیزوں اور خُدا کے ساتویں دِن کے آرام کے درمیان موازنہ پر غور کیجئے۔ اُس کا آرام اُس کے تخلیق کے خاص کام سے آرام تھا۔ جبکہ ہمارا آرام آنے والے جلال کی توقع ہے۔ خُدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اِس کام لیے غیور ہو۔ خُدا کرے کہ ہم اپنی اور اپنے بچوں کی زندگیوں کی حفاظت کریں تاکہ ہم سبت کے فوائد سے لُطف اندوز ہو سکیں۔ اگرچہ اجتماعی عبادت سبت کا سب سے بڑا کام ہے۔ لیکن صرف یہی ایک کام نہیں ہے۔ روحوں کے بازار کا دِن جماعت کا نشان ہے۔ لیکن یہ خُدا کے ساتھ شخصی معاملات کرنے اور اُس کی خدمت میں مشقت کرنے کا دِن بھی ہے۔ اگلے باب میں ہم اِس دِن کے شخصی فرائض پر غور کریں گے۔

باب 11

سبت کے لیے ذاتی فرائض

کیا آپ کو کبھی کیبن بخار کا تجربہ ہوا ہے ؟(کیبن بخار ایک تکلیف دہ نفسیاتی خوفِ حصار کا نام ہے جس میں شدید چڑچڑا پن یا بے چینی ہوتی ہے جس کا تجربہ اُس وقت ہوتا ہے جب کوئی الگ تھلگ ایک عرصہ تک تنگ جگہ میں پھنس جاتا ہے: مترجم کی توضیح)اِس کتاب کو لکھتے وقت یہاں امریکہ اور یورپ میں غیر معمولی سردی اور معمول سے زیادہ برف باری ہے۔ بہت سارے لوگ برف باری کی وجہ سے اپنے گھروں تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں۔ کچھ لوگ برف باری سے لُطف اندوز ہوتے ہیں اور کچھ کیبن بخار کا شکار ہو جاتے ہیں۔ وہ اُس مقام پر آجاتے ہیں کہ اگر ایک دِن مزید اِس میں رہے تو وہ پاگل ہو جائیں گے۔ اُنہیں جسمانی طور پر چست ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یا شاید آپ میں سے کچھ لوگ اجنبیوں کے ساتھ وقت گزارنے کی مشکل سے گزرے ہوں۔ دُور کے رشتہ داروں کے ساتھ لازمی دِن گزارنے کا خیال سوچ کر ہی خوف آتا ہے۔ آپ ایسی حالت میں کیا کریں گے ؟ آپ کا موضوعِ گفتگو کیا ہو گا ؟ مجھے کیبن بخار کی اُکتاہٹ سے ڈر لگتا ہے۔ اجنبیوں کے ساتھ ایک دوپہر کا خوف سبت کے لیے ہم میں سے کچھ کے رویے کی نشاندہی کرتا ہے۔

جب ہم ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکیزم میں پڑھتے ہیں کہ ہمیں خدمت کے عوامی اور نجی کاموں میں سارا وقت خرچ کرنا ہے (ماسوائے ضرورت کے کاموں اور رحم کے کاموں

کے سارا وقت جماعت کے ساتھ اور اکیلے بندگی میں گزارنا) تو ہمیں گھبراہٹ شروع ہو جاتی ہے۔[1] مَیں کیسے خُداوند کے دِن کو ٹیلی ویژن، کام اور کھیل کے بغیر گزاروں گا؟ میرے بچوں کا کیا ہو گا؟ اِس باب اور اگلے باب کا مقصد یہ ہے کہ آپ کو اِن سوالوں کے جواب کے طور پر کچھ عملی ہدایات دی جائیں۔ گذشتہ باب میں ہم نے کام اور اجتماعی عبادت کے فوائد پر غور کیا۔ اگر آپ کی جماعت میں دو عبادات اور سنڈے سکول ہیں تو آپ چار سے چھ گھنٹے چرچ میں گزار سکتے ہیں۔ ابھی بھی آپ کے پاس ایک دِن میں دس سے بارہ گھنٹے ہیں۔ آپ کیا کرتے ہیں؟ خُدا کی عبادت کے یہ نجی کام کیا ہیں؟

وقت کا مفید استعمال

بے شک! اِس دِن سے متعلق بہت سارے ضروری فرائض ہیں۔ کھانا تیار کرنا اور صفائی اور گھریلو کاموں کے لیے کچھ وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ میری رائے ہے کہ اگر مدد کے لیے بڑے بچے نہ ہوں تو شوہر باورچی خانہ کے کاموں میں مدد کریں، خاص کر کھانے کے بعد صفائی کے عمل میں۔ اِس سے بیوی کو اپنے روز مرہ کام میں سے آرام کے لیے کچھ وقت مل جائے گا۔[2] اگر آپ خُداوند کے دِن کے لیے ٹھیک تیار ہیں تو اتوار کے روز چند ایک ہی گھر کے کام ہوں گے جو کرنے والے ہوں گے۔[3]

اِس کے باوجود ضروری کام کرنے کے بعد آپ کے پاس ابھی بھی سات سے نَو گھنٹے ہوں گے۔ آپ اِس وقت کو کس طرح مفید بنا سکتے ہیں؟ سب سے پہلے وعظ پر دوبارہ سے

---

[1] ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکیزم: سوال 117۔

[2] اُن گھروں میں جن میں بڑے بچے ہوتے ہیں اُنکو گھریلو کاموں کی تربیت دینی چاہیئے۔ اور اُن گھروں میں جہاں شوہر اور بیوی دونوں گھر سے باہر ملازمت کرتے ہیں (بچوں کے پیدا ہونے سے پہلے یا اُن کے گھر چھوڑ دینے کے بعد) وہاں کاموں کی منصفانہ تقسیم ہونی چاہیئے۔

[3] بارہویں باب میں ہم اِن چیزوں میں سے زیادہ سے زیادہ کو ختم کرنے کی بابت بات کریں گے۔

غور کریں۔[4] اگرچہ وعظ خُدا کا طاقتور کلام ہے اور اِس کا ایک فوری اثر ہے۔ یہ آزادیِ وقت کے کیپسول کی طرح بھی کام کرتا ہے۔ اگر ہم ہفتہ کے دوران اِس پر غور و فکر اور بحث کریں گے تو فائدہ حاصل کریں گے۔ اگر آپ اِس پر اِس قسم کا نقطہ نظر اپنائیں گے تو آپ حیران ہوں گے کہ آپ نے کتنا اِس کو یاد کیا ہے۔ جتنی جلدی ممکن ہو آپ کو ایسا کرنا چاہیئے۔ ہم اپنے گھروں میں کھانے کے دوران یا کھانے کے بعد وعظ پر گفتگو کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کچھ خاندان وعظ پر گفتگو کریں اور پھر خاندانی عبادت کریں۔ جبکہ کئی دوسرے خاندان دونوں کاموں کو اکٹھا کر لیتے ہیں۔

وعظ کے بڑے نقاط اور مقصد پر گفتگو کر کے وعظ کو دہرائیں۔ عبارت کا مطلب کیا ہے؟ کیا کوئی ایسی بات ہے جس کو آپ سمجھ نہیں پا رہے؟ والدین کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کو مشکل نقاط سمجھائیں۔ وعظ کے ذاتی اطلاق پر غور کریں۔ کیا کسی ایسے گناہ کا ذکر ہے جس کا آپ کو تذکرہ کرنا چاہیئے؟ کیا کوئی فرائض ہیں جن کو پُورا کرنا چاہیئے؟ تسلی اور یقین کے لیے کوئی وعدہ ہے؟ یا عدالت کا خوف ہے؟ آپ کے ایمان کی کس طرح سے حوصلہ افزائی ہوئی کہ تصدیق اور تقدیس کے لیے آپ صرف مسیح پر تکیہ کریں؟ خاندانی دُعا میں گناہ کا اقرار کریں اور تسلی کے لیے فضل کے متلاشی ہوں[5]۔

---

[4] ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکیزم: سوال 160, کی عملی ہدایت پر غور کریں۔ جو منادی کو سنتے ہیں اُن سے کیا تقاضا کیا گیا ہے؟ "جو منادی کو سنتے ہیں اُن سے یہ تقاضا کیا گیا ہے کہ وہ مستعدی، تیاری اور دُعا کے ساتھ اِس کی طرف توجہ دیں۔ جو کچھ کلام سے سنتے ہیں اُس میں تحقیق کریں، ایمان، محبت، عاجزی اور ذہن کی آمادگی سے سچائی کو خُدا کے کلام کے طور پر قبول کریں۔ اِس پر دھیان دیں اور اِس سے نصیحت حاصل کریں۔ اِسے اپنے دِلوں میں رکھیں اور اپنی زندگیوں سے اِس کا پھل پیش کریں"

[5] These suggestions, in part, are based on the book by Dave Eby, Power Preaching for Church Growth:The role of Preaching for church growth (Inverness: Mentor/Christian Focus Publications, 1996).

دوپہر کے کھانے کے بعد خاندانی عبادت کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ شاید یہ خاندانی دُعاؤں اور زبور گانے کے لیے خاص وقت ہو۔ ہفتہ کے دوران مصروف ترین نظام الاوقات کے باعث خاندانی عبادت متاثر ہوئی ہے۔ تو آپ اِس بات کو درست پائیں گے کہ اگر باپ اپنے کام کے سلسلہ میں سفر کرتا ہے یا بچوں کے پاس سکول کے بعد کھیل اور دوسری سرگرمیاں ہیں۔ تو ہفتہ کے دوران عبادت کی کمی کو پُورا کرنے کے لیے اتوار کا دِن اچھا ہے۔

اُن کے لیے جن کے بچے نہیں ہیں یا جن کے بچے بڑے ہو گئے ہیں وہ مطالعہ، گفتگو کر کے یا زبور گا کر یا اکٹھے دُعا کر کے اِس وقت کا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ خاندانی عبادت صرف بچوں کے لیے نہیں ہے۔ بڑے بھی اِس وقت سے اکٹھے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ جب خاندانی عبادت ختم ہو جاتی ہے، باورچی خانہ صاف ہو جاتا ہے۔ دوپہر چھائی ہوتی ہے کام کم ہوتا ہے تو نیند کا غلبہ شروع ہو جاتا ہے۔ تو جیسا کہ پانچویں باب میں بیان کیا گیا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ تھوڑا سو لینا ضروری ہو لیکن ہمیں ساری دوپہر سو کر نہیں گزارنی۔ اِس باب میں ہم اُن باتوں پر غور کریں گے جو آپ اور بڑے بچے اِس دِن کو مفید بنانے کے لیے کر سکتے ہیں۔

جیسا کہ خاندانی عبادت اکثر ہفتہ کی مصروفیات کی وجہ سے متاثر ہو جاتی ہے۔ خصوصاً آپ کا شخصی وقت زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ اتوار خُدا کی طرف سے نعمت ہے کہ آپ اِس دِن وہ کچھ کر سکیں جو آپ ہفتہ کے دوسرے دِنوں میں وقت کی کمی کی وجہ سے نہیں کر پائے۔ جیسا کہ اُوپر بیان کیا گیا ہے کہ خُداوند کا دِن روحانی چھٹیوں کی مانند ہے۔ جب مَیں چھٹیوں پہ جاتا ہوں تو مَیں اپنے ساتھ بہت سی کتابیں لے جاتا ہوں جن کو پڑھنے کا میرے پاس وقت نہیں تھا۔ خُدا اتوار کے روز آپ کو آرام دیتا ہے کہ آپ بائبل کا مطالعہ کریں۔ شاید آپ بائبل کے کیلنڈر کو استعمال کرتے ہیں اور ہر سال آپ پیچھے رہ جاتے ہوں اور چھوڑ

دیتے ہوں۔ خُداوند آپ کو موقع دیتا ہے کہ اِس کو مکمل کریں۔ اِس کے علاوہ ہفتہ کے دوسرے دِنوں میں شخصی دُعا کے حوالہ سے آپ کو اِسی طرح کی رکاوٹوں کا سامنا ہو سکتا ہے۔ اکثر بچوں کی ضروریات یا دوسری مصروفیات کی وجہ سے آپکو جلدی جلدی دُعا کرنا پڑتی ہے۔ خُداوند کا دِن آپ کو دُعا کے لیے اضافی وقت دیتا ہے۔ اتوار کے دِن کی دوپہر بائبل کے مزید گہرا مطالعہ بالخصوص نظریاتی مطالعہ کے لیے اضافی وقت ہے۔

اگر آپ سنڈے سکول کی کلاس میں بائبل کا مطالعہ کرواتے ہیں تو اتوار کا دِن آپ کو اسباق کی تیاری کے لیے وقت فراہم کرتا ہے۔ (اِس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ ہفتہ کے دوران مطالعہ کو ترک کر دیں)۔ اتوار کے روز دوپہر کا وقت کلام کو زبانی یاد کرنے کے لیے اچھا وقت ہے۔ بطورِ مسیحی ہمیں بائبل اور اقرارالایمان کو ترتیب سے زبانی یاد کرنا چاہئے۔ ہماری جماعت میں ہر تین سال میں ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکیزم میں سے گزرتے ہیں۔ ہم کلام کے تفویض کردہ حصوں کو زبانی یاد کرتے ہیں اور اِس بات پر زور دیتے ہیں کہ اِس کام میں کامیاب ہونے کا انحصار بار بار اِس کا جائزہ لینے پر ہے۔ اتوار کا دِن اِس کے لیے بہت اچھا ہے۔

اگر آپ میری طرح ہیں آپ کے پاس مسیحی مواد اور رسالوں کا ڈھیر ہے جس کو آپ پڑھ نہیں سکے تو اتوار اِس طرح کے مطالعہ کے لیے بہت مفید دِن ہے۔ شخصی طور پر مَیں اتوار کی رات کو جب مَیں بہت تھکا ہوتا ہوں تو رسالوں کا ہلکا پھلکا مطالعہ بہت مفید سمجھتا ہوں۔ لیکن اِن رسالوں کے علاوہ بھی کچھ کتابیں ہیں جن کو پڑھنے کی ضرورت ہے۔[6] ہم سب کے پاس کسی نہ کسی قسم کا مطالعاتی پروگرام ہونا چاہئے جیسے مسیحی تجربے (دُعا، خُدا کے ساتھ رفاقت وغیرہ) کی کتابیں، سوانح عمریاں، اور نظریاتی کتابیں وغیرہ۔ کسی کو اِس قسم کا بہانہ نہیں بنانا چاہئے کہ وہ مطالعہ کرنے کا عادی نہیں ہے۔ ہم میں سے ہر کسی کو مطالعہ کی

---

[6] کتاب کے آخر میں مجوزہ کتابوں کی فہرست دیکھیے۔

عادت کو اپنانا اور بڑھانا چاہئے۔ اپنے پاسبان یا ایلڈر سے کہیے کہ اِس طرح کے منصوبہ میں آپ کی مدد کرے۔ اتوار کو دوپہر کے بعد کا وقت آپ کو ترتیب کے ساتھ مطالعہ کا موقع فراہم کرتا ہے۔

مہمان نوازی کے لیے وقت کا استعمال

پہلے خُداوند کے دِن میں شخصی سرگرمیوں کے لیے چند تجاویز پیش کی گئیں۔ لیکن یہ دِن مسیحی رفاقت میں گزارنے کے لیے بھی ہے۔سب مسیحیوں سے مہمان نوازی کا تقاضا کیا گیا ہے (عبرانیوں 13باب 2آیت؛ رومیوں 122باب 13آیت؛1 ۔پطرس 4باب 9آیت)۔اتوار کے کھانے پر مہمانوں کو رفاقت کے لیے بلانا اچھا وقت ہے۔ آپ کی مہمان نوازی کے دائرہ کار میں (غریب، ہفتہ کی چھٹیوں کے لیے آپ کے شہر میں آیا کوئی مہمان، ہوٹل میں ٹھہرا ہوا کوئی شخص) آپ کی کلیسیا میں سے کوئی دوست یا چرچ میں آیا کوئی مہمان واعظ ہو سکتا ہے۔

مہمان نوازی کا لفظ کچھ لوگوں کو خوفزدہ کر دیتا ہے کیونکہ اِس سے مختلف کھانوں سے سجی میز کی تصویر ذہن میں آتی ہے۔ واقعی ! کچھ لوگ (میری بیوی کی طرح) مہمانوں کے لیے یوں کھانا تیار کرنے سے لُطف اندوز ہوتے ہیں۔ وہ اکثر یوں کہتی ہے ''آپ ہمارے لیے بہت خاص ہیں۔'' عام طور پر زیادہ تر کھانوں کی تیاری ایک دِن پہلے کرنی پڑتی ہے۔ لیکن مہمان نوازی میں خاص قسم کے کھانے نہیں آتے۔ مہمان نوازی یہ ہے کہ جو کچھ آپ کے پاس ہے وہ دوسروں کے ساتھ بانٹنا۔ خاص کھانے سے لے کر ایک سینڈوچ تک دوسرے کے ساتھ بانٹنا۔ بڑی بات یہ نہیں کہ آپ کیا اور کہاں کھا رہے ہیں بلکہ بڑی بات یہ ہے کہ دوسرے محسوس کریں کہ آپ کو دِل سے قبول کیا گیا ہے۔ اور گفتگو سے روحانی فضا قائم ہو۔

روحانی گفتگو بائبلی مہمان نوازی کی کلید ہے۔ یہ فن تقریباً ختم ہو رہا ہے۔ لیکن پھر بھی یہ ایسا فن ہے جس کو خُدا نے اپنے لوگوں کی زندگیوں میں استعمال کیا ہے۔

ایسی گفتگو سے ہم ایک دوسرے کی دُعائیہ ضروریات سے واقف ہوتے ہیں۔ بائبل سے سیکھی ہوئی باتوں پہ گفتگو کرنا ہماری زندگی کے انداز کو بدل دیتا ہے اور ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی اور ترقی کا باعث ہوتا ہے۔ ہم سب کو روحانی گفتگو کرنے کی مشق کرنی چاہیئے۔ مہمان نوازی اپنے علم میں اضافہ کرنے کا اچھا طریقہ ہے۔ جب کہ ہم زندگی کے اِس حصے کی قابلیت کو بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں تو ہم کھیل یا کام کی غیر ضروری گفتگو کو نظر انداز کریں گے۔ گفتگو کا طریقہ آپ کا مہمان یا مدعو کرنے کا مقصد طے کرے گا۔ اگر آپ اُن کو دوپہر کے کھانے کی سہولت مہیا کر رہے ہیں تو آپ کو اپنی معمول کی خاندانی عبادت اور وعظ پہ گیان دھیان کو جاری رکھنا چاہیئے۔ یہ عمل خود بخود گفتگو میں رہنمائی فراہم کرے گا۔

بعض اوقات آپ اپنے مہمان کو نہیں جانتے ایسے میں آپ اپنے مہمان، اُس کے خاندان اور اُس کے کام کی بابت جانیں گے۔ اگر وہ مسیحی ہے تو آپ ایک دوسرے کی زندگی میں خُدا کے کام کی بابت جانیں گے۔ اگر وہ مسیحی نہیں ہے تو جہاں تک ہو سکے اُن کے ساتھ اپنی زندگی میں خُدا کے کام کی گواہی بیان کریں۔ بعض اوقات آپ لوگوں کو خاص مقصد کے تحت بلاتے ہیں جیسے کہ کسی کے ساتھ کسی مسئلہ یا مشورت پہ گفتگو کرنے کے لیے۔ بعض اوقات آپ اپنے مسیحی دوستوں کو بلاتے ہیں تا کہ آپ ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزار سکیں اور پاکیزگی میں ترقی کریں (عبرانیوں 10 باب 24 اور 25 آیت)۔ ہو سکتا ہے دوست اُن کتابوں یا رسالوں کی مانند ہوں جن کو آپ نے ابھی تک نہیں پڑھا: ہفتہ بھر کا کام اور خاندانی مصروفیات تعلقات کو فروغ دینے کی راہ میں رکاوٹ پیدا کر دیتا ہے۔ اِس لیے اتوار کا

دِن مسیحی دوستوں کے ساتھ روحانی گفتگو کے لیے بہترین دِن ہے۔ خُدا خود مسیحی گفتگو میں خاص دلچسپی لیتا ہے:

"تب خُدا ترسوں نے آپس میں گفتگو کی اور خُداوند نے متوجہ ہو کر سُنا اور اُن کے لیے خُداوند کے حضور یادگار کا دفتر لکھا گیا۔ رب الافواج فرماتا ہے اُس روز وہ میرے لوگ بلکہ میری خاص ملکیت ہوں گے اور مَیں اُن پر ایسا رحیم ہوں گا جیسا باپ اپنے خدمت گذار بیٹے پر ہوتا ہے۔ تب تم رجوع لاؤ گے اور صادق اور شریر میں اور خُدا کی عبادت کرنے والے اور نہ کرنے والے میں امتیاز کرو گے" (ملاکی 3 باب 16 تا 18 آیت)۔

یہاں پہ نبی راستباز کے کام کا ذکر کر رہا ہے۔ وہ جو اُس سے ڈرتے اور اُس کے نام کی تعظیم کرتے ہیں۔ اُنہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کی۔ 13 تا 15 آیت کا 16 آیت کے ساتھ موزانہ کریں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ وہ خُدا کے نام کی تعظیم کر رہے ہیں اور ایک دوسرے کی پاکیزگی میں حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ خُدا نے اِس گفتگو کو بہت زیادہ توجہ دی۔ اُن کو انعام دینے کے لیے اُن پر نگاہ کی۔ اِس کے جواب میں خُدا نے اپنے لوگوں کی تصدیق کی اور انہیں پاکیزگی میں بڑھایا۔

مہمان نوازی کے لیے نظام الاوقات ترتیب دینا بہت ضروری ہے۔ کچھ لوگ اِس نمونہ کی پیروی کرتے ہیں اور ہر اتوار مہمانوں کو بلا لیتے ہیں۔ جب آپ ایسا کرتے ہیں تو سبت کی دوسری سرگرمیاں متاثر ہوں گی اور مہمان نوازی بالخصوص بیویوں کے لیے بوجھ بن جائے گی۔ اچھا نظام الاوقات یہ ہے کہ آپ مہینے میں ایک دفعہ دوپہر کے کھانے پر اور ایک یا دو مرتبہ اتوار کی شام مہمانوں کو بُلا لیں۔

ہمیں اِس بات کے لیے بھی سوچنا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ بچے نظر انداز ہو رہے ہوں یا بڑے بچوں کو چھوڑ دیں کہ وہ خود کو سنبھالیں۔ بچوں کے ساتھ تخلیقی ہوں اور اُن کی رفاقت

اور تربیت کے لیے وقت نکالیں۔ خدمت کے لیے وقت کا استعمال نکالنے سے اتوار کے دِن رفات کے خصوصی مواقع بھی مل سکتے ہیں۔

خدمت کے لئے وقت کا استعمال

کلیسیائیں رفاقت کے لئے خصوصی مواقع پیدا کرتی ہیں۔ ہماری کلیسیا میں ہر مہینے کے پہلے اتوار دوپہر کا کھانا اور ہر تیسرے اتوار رات کا کھانا ہوتا ہے۔ ہم اِن اوقات کو (خصوصاًرات کے کھانے کو) مختلف سرگرمیوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ہمارے نظام الاوقات کا ایک چوتھائی حصہ خدمت کی میٹنگوں کے لیے ہوتا ہے [7]۔ ایسا کرنے سے ہم ہفتہ کے دوران لوگوں کو غیر ضروری طور پر اُن کے گھروں سے باہر نہیں لاتے۔ دوسرے دو اتواروں کو ہمارے پاس مشنری واعظ ہوتے ہیں یا چرچ کے عہدہ داروں یا خدمت کرنے والی ٹیم کی طرف سے کوئی خاص بات پیش کی جاتی ہے۔ لیکن اکثر اوقات مسیحی تجربات پہ ہی بات چیت ہوتی ہے۔ اِس میٹنگ کا مقصد وعظ کی بابت سوالات اور جوابات ہوتا ہے یا کوئی اور علمِ الٰہی کے موضوعات زیرِ بحث آتے ہیں۔ زیادہ زور سچائی کی تجزیاتی فطرت پہ ہوتا ہے۔ یہ ایمان دار کے تجربہ میں خود کیسے کام کرتا ہے۔

اِس کے علاوہ آپ اتوار کی دوپہر اور شام کے وقت کو خدمت کے کام کر کے زیادہ مفید بنا سکتے ہیں۔ پہلے ہم نے خُداوند کے دِن میں رحم کے کاموں پر بات چیت کی ہے۔ فوری ہنگامی حالات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن آپ کو کلیسیا کو اور بیماروں کو وزٹ کرنے کی منصوبہ بندی کرنی چاہئے۔ ہو سکتا ہے آپ کی کلیسیا میں ایسی سرگرمیاں ہوں جن

---

[7] یہ وہ نام ہے جسے ہم سیشنل اور ڈائیکونل کمیٹیوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ہم انہیں خدمت کی کمیٹیوں کا نام دیتے ہیں۔ اور کاروباری کاموں سے گریز کرتے ہیں اور چرچ میں بائبلی خدمت کو فروغ دیتے ہیں۔

میں آپ شامل ہو سکتے ہیں۔ عوامی جگہوں میں گواہی دینا، لوگوں کو خطرات سے نکالنے کے کام، قیدیوں میں خدمت یا آپ بیماروں یا تنہا لوگوں کو وزٹ کر سکتے ہیں۔

ہماری کلیسیا اتوار کے روز گھر گھر جا کر بشارت دیتی ہے۔ ہم صبح گیارہ بجے سنڈے سکول کے اوقات میں ٹیمیں بھیجتے ہیں۔ ٹیمیں چکر لگاتی ہیں کہ کوئی بھی مہینے میں ایک دفعہ سے زیادہ سنڈے سکول سے غیر حاضر نہ ہو۔ دِن کا یہ وقت بہت مثالی ہے۔ کیونکہ چرچ نہ جانے والے عام طور پر گھروں میں ہوتے ہیں۔ البتہ دوسری کلیسیائیں یہی کام اتوار کی دوپہر یا شام کی عبادت کے بعد کرتی ہیں۔ اتوار کی دوپہر کے بعد یا شام کا وقت ایلڈروں کے خاندانی وزٹ کے لیے بہت موزوں ہوتا ہے۔ بہت سی کلیسیائیں اپنے ایلڈروں کو ابھارتی ہیں کہ وہ پاسبان کی طرح نگہبانی کریں اور خاندانی وزٹ میں شامل ہوں۔ کچھ حساس ایلڈر مایوس ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ ایک یا دو وزٹوں کو اپنے نظام الاوقات میں شامل نہیں کر سکتے۔ کیوں نہ یہ شیڈول ایک اتوار کی دوپہر کو رکھ لیا جائے۔ یقیناً وزٹ کا اِس طرح کا مقصد اِس دِن کے مقاصد کو ترقی دیتا ہے۔

اتوار کا دِن شاگردیت کے لیے بہترین ہے۔ ہمارے چرچ میں افراد اور جوڑے دوسرے افراد اور جوڑوں کو شاگرد بنانے میں شریک ہوتے ہیں۔ نئے مسیحی یا وہ جو اصلاحی ایمان میں نئے آتے ہیں اُن کو بنیادی تعارف کروایا جاتا ہے۔ بالغ جوڑے شادی سے پہلے کی تربیت یا ازدواجی تربیت دیتے ہیں تاکہ اُن جوڑوں کی مدد ہو سکے جن کی شادی میں کوئی مشکلات ہیں۔ دوسرے جوڑے جنہوں نے بچوں کی تربیت میں وفاداری اور حکمت کا مظاہرہ کیا ہے وہ دوسروں کو اپنے پہلے بچے کی پیدائش کے لیے تیار کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ یہ تمام سرگرمیاں خُداوند کے دِن مفید بنانے کے لیے ہیں۔

آرام کہاں ہے؟

اب تک اِس دِن کو گزارنے کا خوف یقیناً دُور ہو گیا ہو گا۔ یا شاید اِس کی جگہ ایک نیا خوف آ گیا ہو گا "آرام کہاں پر ہے؟" سب سے پہلے اِس بات کو یاد رکھیے کہ خُداوند کے دِن کا آرام فارغ البالی کا آرام نہیں ہے۔ یہ گیان دھیان، مطالعہ، رفاقت، خدمت اور عبادت کے ساتھ روحانی آرام ہے۔ ایسا آرام روح اور بدن کو طاقت دے گا۔ اِس کے باوجود ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ خُداوند کے دِن کی سرگرمیوں سے ہمارے جسم گھُل جائیں یا روحانی طور پر سوموار کو مرُجھائے ہوئے ہوں۔ رفاقت یا عبادت کی سرگرمیوں میں اِتنے زیادہ شامل نہ ہوں کہ شخصی یا خاندانی فرائض متاثر ہوں۔

اِس کے علاوہ یہ یاد رکھیے کہ سبت کو منانے کا مطلب جسمانی آرام نہیں ہے۔ بعض اوقات لوگ کیٹیکیزم کے چوتھے حکم کی تفسیر پہ اعتراض کرتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ جب کیٹیکیزم یہ کہتا ہے کہ "ماسوائے ضروت کے کاموں اور رحم کے کاموں کے سارا وقت جماعت کے ساتھ اور اکیلے خُدا کی بندگی میں گزارنا چاہیئے" تو یہ جسمانی آرام کرنے سے منع کرتا ہے۔[8] یہ ہدایت ستانے پہ پابندی نہیں لگاتی۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ کیٹیکیزم کی تنبیہ دوپہر کو بہت سونے اور شخصی اور اجتماعی عبادت کو نظر انداز کرنے کے خلاف ہے۔

یہی کچھ جسمانی سرگرمی کے بارے کہا جا سکتا ہے۔ اگلے باب میں ہم اپنے بچوں کے لیے جسمانی سرگرمی پر غور کریں گے۔ اِسی طرح کئی بالغوں کو شام کی عبادت کے لیے تازہ دم ہونے کی خاطر چہل قدمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسی چہل قدمی گیان دھیان اور یاد کرنے کے کاموں کے لیے مفید ہو سکتی ہے۔ لوئیس بیلے لکھتا ہے:

[8] - اقرار لایمان تفصیلی 117۔

1. کھیتوں میں جاؤ اور خُدا کے کاموں پر دھیان کرو۔ آپ ہر ایک مخلوق میں خُدا قادرِ مطلق کی حکمت، قدرت، اختیار اور نیکی پر کھلی کتاب کی طرح غور کر سکتے ہیں (92زبور 5 آیت؛ 19زبور 1 آیت؛ 8زبور 1 اور 3 آیت، رومیوں 1 باب 19 اور 20 آیت)۔ کوئی بھی اِن چیزوں کو اُن کی اقسام، فن، خوبصورتی، زندگی، جذبات اور معیار کے مطابق پیدا کرنے کے قابل نہیں ہے بلکہ صرف خُدا ہی اِس قابل ہے (یسیعاہ 40باب 26 آیت)۔
2. غور کریں کہ جس نے یہ ساری چیزیں ہمارے لیے بنائیں وہ کتنا پُر فضل ہے (زبور 8)۔
3. اِس سے یہ فائدہ اٹھایئے کہ آپ اپنے آپ اور دوسروں پر غور کر سکیں تاکہ اُس کی قوت، حکمت اور نیکی کو تسلیم کر سکیں اور اُس کو سجدہ کر سکیں۔ اور سوچیں کہ اگر ہم اُس کی فرمانبرداری، خدمت اور تعظیم نہیں کرتے تو ہم کتنے ناشُکرے ہیں[9]۔

اگر آپ دوسروں کے ساتھ چلتے ہیں تو جیسے کہ اپنے بچوں کے ساتھ تو آپ روحانی گفتگو میں وقت گزار سکتے ہیں۔ تھکاوٹ سے بچنے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ اپنے دِن کی منصوبہ بندی کریں۔ دِن کے لیے کچھ مقاصد طے کر لیں۔ جانیں کہ آپ کو کیا کرنا ہے۔ خدمت، مہمان نوازی، کچھ کتابوں کی تکمیل، یاد کرنے کا کام، بچوں کے لیے وقت وغیرہ کی منصوبہ بندی کریں۔ دِن کو اِتنا زیادہ مصروف ہر گز نہ کریں کہ خاموشی سے گیان دھیان کرنے کا وقت ہی نہ بچے۔

[9] Lewis Bayly, *The Practice of Piety* (Morgan, PA: Soli Deo Gloria) pp. 201, 202.

پاسبان (پاسٹرز)

شاید یہ الفاظ پاسبانوں کے لیے ہیں۔ یقیناً آپ کے لیے خُداوند کا دِن مختلف ہو گا لیکن آپ اسی طرح نجی فرائض سے بھی لُطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ کچھ پاسبانوں کے پاس اتوار کے روز بعد از دوپہر خاندان یا نجی فرائض کے لیے وقت نہیں ہوتا کیونکہ وہ شام کا وعظ تیار کرنے میں مصروف ہوتے ہیں۔ یوں اجتماعی عبادت کے استحقاق کے علاوہ اِن کا دِن دوسرے دِنوں سے تھوڑا مختلف ہوتا ہے۔ کچھ پاسٹر سبت کے دِن کا آرام کسی اور دِن کر کے کرتے ہیں۔ مَیں اِس کے حل پہ دو وجوہات کی بنا پر سوال اُٹھاتا ہوں۔

اوّل: آپ کے پاس اِس دِن دوسروں کی نسبت زیادہ کام کرنے کا استحقاق ہے۔ کلام مُقدس کا روزانہ کام کرنے کا یہ کیا ہی شاندار استحقاق ہے۔ دوم: اگر آپ اپنے کام کو درست طور سے ترتیب دے لیں تو آپ کو اتوار کی دوپہر تیاری کی ضرورت نہیں رہے گی۔ حقیقت میں مجھے شک ہے کہ ایسی تیاری سبت کا درست استعمال ہے بھی کہ نہیں۔ کیا آپ کا وعظ مکمل ہو گیا ہے تو خُداوند کے دِن آپ کے پاس وقت ہے کہ آپ اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ وقت گزاریں۔

پس وفادار ایمان دار کو کیبن بخار سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب آپ خُداوند کے دِن کو مقصد کے تحت استعمال کریں گے تو یہ فضل کا وہ شاندار ذریعہ ثابت ہو گا جِس کا یسعیاہ 58 باب 13 اور 14 آیت میں وعدہ کیا گیا ہے۔

اگلے باب میں اِس دِن کو اپنے بچوں کے لیے خوشگوار بنانے پر غور کریں گے۔

باب نمبر12

اِس کو خوش گوار بنائیں

جب میں نے خُداوند کے دِن کے بارے سکھایاتواِس کے بعد ایک سے زیادہ موقعوں پر مجھے ایک شخص ملاجس نے کہا کہ اُس نے ایسے گھر میں پرورش پائی ہے جس میں سبت کو بہت سختی سے مانا جاتا تھالیکن اب وہ اپنے بچوں پہ وہ والا تشدد نہیں کرنا چاہتا۔ جب مَیں نے اُس کے گھر کے بارے میں جانچ پڑتال کی تو پتہ چلا کہ اتوار کا دِن اُن باتوں پر مشتمل تھاجو بچے نہیں کرسکتے تھے جیسے صبح اور شام کی عبادت، خاندانی عبادت اور اِس طرح کے اور کام۔ اُن بچوں کے لیے اتوار ایک سزا سے بڑھ کر کچھ نہ تھا۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے سبت کو پیار کریں تو ضرور ہے کہ ہم اِس دِن کو اُن کے لیے خوشگوار بنائیں۔ جیساہم نے دیکھا کہ ایسی سرگرمیاں بھی ہیں جو خُداوند کے دِن پہ نہیں ہونی چاہئیں اور بطورِ والدین ہمیں اپنے بچوں کو سکھانا چاہئے کہ ایسی سرگرمیوں کے پیچھے نہیں بھاگنا ہے۔ لیکن ہماری ہدایت منفی نہیں ہونی چاہئے۔ ہمیں اپنے بچوں کو وہ باتیں سکھانے کی ضرورت ہے جو وہ کرسکتے ہیں۔

چھوٹے بچوں کے ساتھ مل کر کام کریں اور اِن کے لیے اتوار کی خصوصی سرگرمیاں فراہم کریں۔ جو باتیں مَیں نے یہاں بیان کی ہیں وہ رائے ہیں جو مَیں نے کتابوں، دوستوں کی گفتگو اور اپنے خاندانی تجربات سے حاصل کی ہیں۔

بچوں کی باقاعدہ تعلیم

آپ اپنے بچوں کو باقاعدگی سے اِس کے اصول سکھا کر شادمان سبت کی بنیاد رکھتے ہیں۔ جیسے آپ اپنے بچوں کو کلام کے دوسرے اصول سکھاتے ہیں، ایسے ہی انہیں خُداوند کے دِن کی اہمیت سکھائیں۔ یہ سیکھنے میں اُن کی مدد کریں کہ خُدا اُنہیں روزانہ کے کام کرنے کا حکم نہیں دیتا، تاکہ وہ اپنے آپ کو اُس کے لیے مخصوص کر سکیں۔ نجات کے لیے مسیح میں آرام کرنے کی اہمیت بھی اُنہیں بتائیں۔ سبت کے ماننے کو ایمان اور خُدا کی محبت کے ساتھ جوڑیں۔ اُنہیں سکھائیں کہ کچھ کام کرنے اور کچھ کام نہ کرنے اور عبادت کرنے کا محرک خُدا کو خوش کرنا، اُس کی عبادت اور خدمت کرنا ہے۔

چونکہ اگلے باب میں سبت کی تیاری پر بات کرنے کو ہوں اِس لیے اِس باب میں مَیں اِس دِن کے لیے مثبت سرگرمیوں پر توجہ دوں گا۔ بچوں میں سبت کو ماننے کی مثبت سوچ اُنہیں اجتماعی عبادت کی تربیت دینے اور انہیں عبادت کے طور طریقے سکھانے سے شروع ہوتی ہے۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ بچوں کو اجتماعی عبادات اور خدمت کے کاموں میں اپنے والدین کے ساتھ ہونا چاہئے۔ چھ سے چوبیس ماہ تک کے دُودھ پیتے بچوں کے لیے اجتماعی عبادت میں شامل ہونا مشکل ہے۔ اِس عمر میں اُن کی جسمانی نمو اُن کے خاموشی سے ایک جگہ بیٹھنے میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ لیکن جب اُن میں ایک جگہ خاموشی سے بیٹھنے کی اہلیت پیدا ہو جائے تو انہیں ضرور اجتماعی عبادت میں موجود ہونا چاہئے۔[1]

---

[1] اِس مسئلے پر مختلف آرا موجود ہیں۔ کچھ کلیسیاؤں میں چھوٹے بچوں کے لیے عبادت کے دوران سنڈے سکول کی عبادت کا انتظام کیا جاتا ہے جبکہ کچھ کے پاس ''بچوں کا چرچ'' ہے کچھ کلیسیاؤں کے پاس ''بچوں کا وعظ '' کا انتظام ہے۔ جے ایڈمز Shepherding the Flock 3 vols میں بچوں کو عبادت سے باہر بھیجنے کا دفاع کرتا ہے۔(Grand Rapids: Baker Book House, 1976 III, p. 119.)۔ وہ نحمیاہ 8 باب 2 آیت کو پیش کرتا ہے ''عزرا کاہن توریت کو جماعت کے یعنی

اگر ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اجتماعی عبادت کے بے مثال طریقہ سے ہم خُدا کی حضوری میں آتے ہیں اور یہ کہ کلام کی منادی فضل کا ذریعہ ہے[2] کیونکہ اِس میں ہم مسیح کی آواز سنتے ہیں تو ہم اپنے بچوں کو اِس استحقاق سے محروم ہونے کے خلاف مزاحمت کریں گے۔ اگر مسیح زمین پر ہوتا اور آپ کے پاس یہ موقع ہوتا کہ آپ کے بچے مسیح کی باتیں سُنیں یا دوسری طرف وہ بچوں کی جماعت میں جائیں تو آپ کس چیز کا انتخاب کرتے؟ مَیں نے ایک بچی سے یہی سوال کیا تو اُس کا چہرہ چمک اُٹھا اُس نے جواب دیا ''مَیں مسیح کے ساتھ ٹھہرنا چاہتی۔'' خُدائے ثالوث ہماری عبادت میں موجود ہوتا ہے اور مسیح بے مثال طریقہ سے ہمارے ساتھ کلام کرتا ہے۔ تو ہم کیوں اپنے بچوں کو ''بچوں کی جماعت'' میں بھیج کر اِس استحقاق سے محروم رکھیں؟ سنڈے سکول میں کیٹیکیزم کی تعلیم ضروری ہے وہ ضمنی ہدایات ہیں۔ یہ سرگرمیاں بچوں کی عمر کی خصوصیات کے مطابق ہوتی ہیں اور مسیحی ایمان کی بنیاد رکھنے میں والدین کی مددگار ہوتی ہیں۔

اگرچہ اجتماعی عبادت کی منادی تمام عہد کے لوگوں کے لیے ہے۔ خاص کر ہم میں سے وہ جو اِس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے بچے مسیح کی عہدوی قیادت کے نیچے ہیں اور بپتسمہ سے اُن پر مہر ہوئی ہے، ہمیں اپنے بچوں کو عہد کے لوگوں کی اجتماعی عبادت میں شامل کرنا چاہیئے۔

اگر ہم اُن کو شامل کرتے ہیں تو ہمیں اُن کو سکھانے کی ضرورت ہے کہ عبادت کس طرح کی جاتی ہے۔ ہمیں اُن کو ہدایت دینے کی ضرورت ہے کہ ہم عبادت میں کیا کرتے

مردوں اور عورتوں اور اُن سب کے سامنے لے آیا جو سُن کر سمجھ سکتے تھے۔'' تاہم اِس کے برعکس بچوں کے دُعائیہ اجتماع کا حصہ ہونے کے حق میں لاتعداد حوالہ جات موجود ہیں (استثنا 31باب 12اور13 آیت؛ 2۔ تواریخ 20باب 13 آیت؛ 31باب 18 آیت؛ خروج10 باب 1اور2 آیت؛ نحمیاہ12 باب 43 آیت)۔

[2] ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکیزم: سوال155۔

ہیں اور کیوں کرتے ہیں؟ ہمیں عقیدہ، دُعائے ربانی، دس احکام اور دوسرے عبادتی نقاط جو ہماری عبادت میں استعمال ہوتے ہیں کو زبانی یاد کرنے میں بھی اُن کی مدد کرنی چاہیئے۔ جس چرچ میں میرا خاندان جاتا ہے اُس میں بچوں کو ہر ماہ نئے مزامیر سکھائے جاتے ہیں (ایک ماہ مزامیر اور دوسرے ماہ گیت سکھائے جاتے ہیں)۔ ہمیں اِن مزامیر اور گیتوں کو اپنی ہفتہ وار عبادت میں استعمال کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اِس کے علاوہ ہمیں اپنے بچوں کو یہ سکھانا چاہیئے کہ کلام کیسے سُننا ہے۔ جب بچے بہت چھوٹے ہوتے ہیں تو ہم اُن کے لیے ایک تصویر بنا سکتے ہیں جو وعظ کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہو۔ اِس کے بعد وہ خود اپنے لیے تصویر بنائیں اور پھر وعظ کے نوٹس لینا سیکھیں۔

پہلے وہ اُن خاص لفظوں کو لکھیں جو اُنہوں نے سُنے پھر بالترتیب خاص خاص باتوں کو لکھنا شروع کریں[3]۔

کچھ مثالیں استعمال کرتے ہوئے یا کچھ نقاط کا اطلاق کرتے ہوئے واعظ کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ چھوٹے بچے بھی موجود ہیں وہ بھی کچھ نہ کچھ ضرور سیکھیں۔ ہر بچہ وعظ سے کچھ نہ کچھ سیکھ سکتا ہے۔ ایک دفعہ مجھ سے پوُچھا گیا کہ مَیں نے بچوں کا وعظ کیوں نہیں دیا[4]؟ منادی کی بابت اپنا علمِ الٰہی بیان کرنے کے بعد مَیں نے سوال کیا کہ بچوں کے وعظ سے آپ کے بچے کتنی باتیں سیکھیں گے؟ اُس نے ایک نقطہ بیان کیا۔ تو مَیں نے کہا کہ یہ نقطہ

---

[3] کچھ لوگ وعظ کے نوٹس لینے کی بابت سوال کرتے ہیں۔ ہر شخص کو بہترین سامع ہونے کے لئے کچھ اقدام کرنے چاہئیں۔ کچھ کے لیے نوٹس لینا بے توجہی کا سبب بنتا ہے لیکن کچھ کے لیے توجہ مرکوز کرنے کا سبب بنتا ہے۔ البتہ ہمارے بچوں کو اچھا سامع بنانے کے لیے یہ اچھا ہتھیار ہے۔ کچھ اِس سے ہٹ جائیں گے جبکہ کچھ اِس کو زندگی بھر کی عادت بنالیں گے۔

[4] میری یہ قائلیت ہے کہ جب ایک واجب طور پر مقرر شخص منادی کرتا ہے تو خُدا خود عجیب طور سے اُس کے وسیلہ سے بولتا ہے۔ منادی کرنا الٰہی اور مافوق الفطرت کام ہے جبکہ بچوں کے وعظ کا مقصد منادی نہیں ہے۔

آپ کے بچے نے میرے وعظ سے نہیں سیکھا؟ خاص طور پر جب آپ وعظ کے بعد اپنے بچے سے اِس نقطہ کی بابت بات چیت کریں گے۔ اِس لیے مناد اور والدین دونوں کو یہ ذمہ داری لینی چاہیئے کہ بچہ وعظ سے کچھ نہ کچھ ضرور سیکھے۔

بچوں کو سکھائیں کہ چرچ کے اندر کیسے بیٹھنا ہے

ہمیں اپنے بچوں کو سکھانا ہے کہ اُنہیں کس طرح ساری عبادت میں بیٹھنا ہے۔ اکثر ہم اپنے بچوں کو عبادت سے باہر لے جاتے ہیں کیونکہ ہم عبادت میں بیٹھنے کے لیے اُن کی تربیت کرنے پہ قوت صرف نہیں کرنا چاہتے۔ ہم عہدہ دار، والدین یا ممبر ہونے کے ناطے سے بچوں کی تربیت کے لیے بہت سے کام کر سکتے ہیں۔ بچوں کی مدد کرنے کا ایک خاص طریقہ یہ ہے کہ اُنہیں عبادت سے پہلے لائیں اور بیٹھائیں۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ زیادہ تر بچے عبادت سے پہلے بھاگتے دوڑتے اور کھیلتے ہیں۔ عبادت سے پہلے آرام سے بیٹھنا اُن کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے۔ چھوٹے بچے بڑوں کی طرح اپنے ردھم کو جلدی تبدیل نہیں کر سکتے۔ اِس کے علاوہ والدین کو اُن کے اِدھر اُدھر بھاگ دوڑ کی فکر نہیں کرنی چاہیئے۔ ایسی سرگرمی معمول کی بات ہے۔ اکثر ماں باپ زیادہ پریشان ہوتے ہیں کہ یہ دوسروں کی توجہ ہٹاتے ہیں۔ جن کے بچے بڑے ہیں یا جن کے بچے عبادت میں نہیں ہوتے اُن کو چھوٹے بچوں کے لیے نرم روّیہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں خوش ہونا چاہیئے کہ خُدا نے اِتنے زیادہ بچے دیئے ہیں اور ہمیں والدین کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے کہ وہ اِن کو عبادت میں لائیں۔

وہ خاندان جن کے بچے ہیں اُن کو بیٹھنے کی جگہ کا چناؤ سوچ سمجھ کر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اُن کو دورانِ عبادت اُٹھ کر باہر جانا پڑے اور بچے ہلچل پیدا کریں۔ اِس لیے ایسے والدین کوشش کرتے ہیں کہ وہ پچھلی نشستوں پر بیٹھیں۔ پھر بھی جب بچے اگلے بنچوں پر بیٹھتے ہیں تو اُن کے لیے توجہ دینا زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔

لیکن اگر بچے غلط روّیہ پہ بضد ہو جائیں یا عبادت میں باتیں کریں تو کیا کریں؟ تو پھر یہ ووقت ہے کہ والدین بچے کو باہر لے جائیں، اُس کو سمجھائیں اور اُس کو پھر واپس اندر لے کر آئیں۔ بچے اُس وقت تک والدین کو مجبور کریں گے جب تک وہ سوچتے ہیں کہ یہ نافرمانی نہیں ہے۔ اجتماعی عبادت جیسی عوامی حالت میں وہ سمجھتے ہیں کہ اُنہیں نافرمانی کرنے کی کھلی چھٹی ہے کیونکہ دوران عبادت والدین اُنہیں درست کرنے کے لیے باہر لے جانے میں اچھا محسوس نہیں کرتے۔ جب وہ محسوس کر لیں گے کہ اِن کی دُرستی کی جائے گی تو اکثر وہ فرمانبر ادار ہی رہتے ہیں۔ جب وہ نافرمانی کریں تو اُنہیں نرسری (کم سِن بچوں کی پرورش گاہ) میں لے جانا کیسا رہے گا؟ یہ بالکل مدد گار ثابت نہیں ہو گا۔ جب وہ دیکھ لیں گے کہ غلط روّیہ سے وہ نرسری میں بھیج دیئے جاتے ہیں تو وہ والدین کے ساتھ یہی حکمتِ عملی اپنا لیں گے۔

اِس نقطے پر والدین کا تربیت کرنے کا طریقہ بہت اہم ہے۔ جب والدین بچوں کو یہ سکھا دیتے ہیں کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں اُن کا یہی مطلب ہے اور یہ کہ اگر وہ کچھ نہیں کیا جائے گا جو وہ کہتے ہیں تو اُنہیں سزا ملے گی تو وہ دورانِ عبادت سرگوشی کی سرزنش پر بھی توجہ دے گا۔

بچّے گھر میں

بچوں کے عبادت میں رویے پر گفتگو کرنے کے بعد آئیں اپنی توجہ بچوں کے باقی دِن کی طرف کریں۔ ہم چرچ میں پانچ سے چھ گھنٹے تک گزار سکتے ہیں جبکہ آٹھ سے دس گھنٹے تک ہمارے بچے گھر پہ ہوں گے۔ ہم دن کا بقیہ حصہ اُن کے ساتھ کیسے پیش آئیں؟

دوپہر اور شام کا کھانے کا وقت وعظ کی دہرائی کے لیے بہترین ہے۔ تو اِس سے ہمارے بچوں کو سُنے ہوئے وعظ سے فائدہ ہو گا اور جب ہم اُن کے ساتھ وعظ کی بابت گفتگو کریں گے تو کلام کے سننے میں اُن کی مہارتوں میں اضافہ ہو گا۔ چھوٹے بچوں کی مدد کریں کہ

وہ وعظ کی اہم سچائیوں پر غور وخوض کریں۔ اور وہ کس طرح اِن کا اپنی زندگی پہ اطلاق کر سکتے ہیں۔ جب وہ بڑے ہوتے ہیں تو اُن کے ساتھ مل کر وعظ کے خاکہ کو دہرائیں۔ اور اہم نقاط پر بات چیت کریں اور اطلاق کریں۔ آپ رات کے کھانے کے وقت پہ اُن کے ساتھ گفتگو کر سکتے ہیں کہ اُنہوں نے سنڈے سکول میں کیا سیکھا۔ اُس مواد پر غور وخوض کریں تاکہ وہ باتیں اُن کے ذہنوں میں مضبوط ہو جائیں۔ اِس کے بعد اگلے ہفتہ کے لیے اُن کے کام پر غور وخوض کریں اور اگلے ہفتہ کا سبق تیار کرنے میں اُن کی مدد کریں۔

دِن کے آخر میں دوپہر کے کھانے کے اختتام پہ خاندانی عبادت کے خوبصورت وقت پر غور کریں اگر آپ ہفتہ کے دوسرے دِنوں میں کم وقت دے سکے ہیں تو اِس وقت میں آپ تلافی کر سکتے ہیں۔ اتوار کے دِن آپ کے پاس کافی وقت ہے کہ آپ بائبل کا مطالعہ اور گفتگو کریں۔ جب بچے پڑھنا سیکھ جاتے ہیں تو وہ بائبل کی کہانیاں یا کلام کے کچھ حصوں کو پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ اِس سے اُن کی یادداشت میں مدد ملتی ہے اور بائبل پڑھنے میں مہارت ملتی ہے۔ بعد میں ہونے والی گفتگو بائبل کا تجزیہ کرنے اور اطلاق کرنے کی مہارت میں اضافہ کا سبب بنتی ہے۔

اتوار کا روز ہمیں دُعا میں مزید وقت گزارنے کے لیے موقع دیتا ہے تاکہ سب خاندانی دُعا میں شرکت کر سکیں۔ اتوار کی خاندانی عبادت اپنی پسند کے گیت گانے کے لیے اچھا وقت ہے۔ پسندیدہ گیت اور زبور گانے، نئے گیت اور زبور سیکھنے اور صبح کی عبادت میں گائے جانے والے گیت اور زبور دوبارہ گانے کے لیے اور شام کی عبادت میں گائے جانے والے گیتوں اور مزامیر کی مشق کرنے کا اچھا موقع ہوتا ہے۔ خاندانی عبادت کے سلسلہ میں

بچے بائبل کی کہانیوں پہ ایکٹنگ کرنے سے لُطف اندوز ہوتے ہیں[5]۔ ہم نے بائبل کے کرداروں کے لباس کا ایک صندوق رکھا ہے جو ہمارے بچوں کی بائبل کی کہانیوں کو تخلیقی انداز سے دیکھنے میں حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ (ہمارے بچوں کی پسندیدہ کہانی داؤد اور جاتی جولیت ہے۔)ہو سکتا ہے بچے خاندان اور مہمانوں کے لیے ساز بجانا بھی پسند کریں۔ وہ ایسے ہی پروگرام وہ چرچ میں خاص کلیسیائی رفاقتوں کے لیے بھی تیار کر سکتے ہیں۔ جس میں وہ کلام، گیتوں اور اقرارلایمان کو شامل کر سکتے ہیں۔ ایسے پروگرام کرنے میں بڑے بچے چھوٹوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ جب دو یا تین خاندان خُداوند کے دِن اکٹھے ہوتے ہیں تو بڑے اور چھوٹے بچوں کی اکٹھی مشق ہو سکتی ہے۔

اتوار بعد از دوپہر کا وقت کلام اور کیٹیکیزم کو یاد کرنے کے لیے اچھا وقت ہے۔ یاد رکھیں کہ چرچ کی نہیں بلکہ یہ والدین کی پہلی ذمہ داری ہے کہ وہ عہد کے بچوں کو سکھائیں۔ بہت سی کلیسیاؤں کے پاس زبانی یاد کروانے کے لیے مواد طے کیا ہوتا ہے۔ اگر آپ کی کلیسیا میں یہ طے نہیں ہے تو خود طے کریں[6]۔ چھوٹے بچے زبانی یاد کرنا پسند کرتے ہیں اور اُن میں یہ قابلیت بھی ہوتی ہے۔ اِس خُداداد صلاحیت سے فائدہ اٹھا کر اُن کی مدد کریں کہ وہ کلام مُقدس اور کیٹیکیزم کو زبانی یاد کریں۔ جونہی وہ بات کر سکتے ہیں تو بچوں کے کیٹیکیزم سے شروع کر دیجیے اور مختصر کیٹیکیزم یا ہائیڈل برگ کیٹیکیزم کی طرف بڑھیے۔

---

5 مَیں یقین کرتا ہوں کہ اجتماعی عبادت میں ڈرامہ خُدا کے لیے قابل قبول نہیں ہے۔ لیکن ایسی ممانعت کھیلوں کی جگہوں یا دوسری ایسی جگہوں پہ پابند نہیں کرتی۔اِسی طرح رفاقتی کھانا کلیسیائی زندگی کا اہم حصہ ہے لیکن یہ ہفتہ وار اجتماعی عبادت کا حصہ نہیں ہے۔

6 اگر آپ ہمارے چرچ میں استعمال ہونے کیٹیکیزم کے پروگرام کی کاپی استعمال کرنا پسند کریں تو پبلشر کی معرفت مجھے لکھ سکتے ہیں۔

زبانی یاد کروانے میں تخلیقی ہوں ۔ آپ کھیلوں اور گیتوں کو استعمال کر سکتے ہیں۔[7] جب ہمارا بیٹا تین سال کا ہوا تو وہ کھیل کی عمارت بنانے کے لیے استعمال ہونے والے ڈِبوں سے گھر بنانا پسند کرتا تھا۔ اتوار کی شام ہم اِن ڈبوں سے مشن سکول بناتے اور وہ اِس میں بچوں کو کیٹیکیزم سکھاتا۔ اِس سے اُس نے جلد ہی کیٹیکیزم کو زبانی یاد کر لیا اور بلاواسطہ طور پر مشنری کام کی اہمیت کو سیکھ لیا۔ آپ چھوٹے بچوں کو سبت ماننے کی بابت سیکھنے کے لیے کھلونوں کا تخلیقی استعمال کر سکتے ہیں۔ کچھ خاندانوں کے پاس اتواری کھلونوں کا ڈبہ ہے۔ اِس ڈبے میں مندرجہ بالا ملبوسات مع اتواری کھیلوں اور اتواری سرگرمیوں کے کھلونے موجود ہوتے ہیں۔ آپ نے محض کھیل کو نظر انداز کرنا ہے اِس کے برعکس بامقصد کھیل کے لیے کوشش کرنی ہے: "سیکھنے اور جائزہ کے لیے کھیلنا یا اقدار یا رویوں کی تعمیر کے لیے کھیلنا"

بہت سارے ایسے کھیل ہیں جو سیکھنے کے لیے بہت اچھا ذریعہ ہیں۔ اگر آپ اِن کھیلوں سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں تو آپ کے چھوٹے بچوں کو نگرانی کی بہت ضرورت ہو گی۔ آپکو اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے کے لیے بطورِ نگران آزمائشوں کو روکنے کی ضرورت ہے۔ یہ یاد رکھتے ہوئے کہ جب وہ بڑے ہوں گے تو خود یہ سب کچھ کر سکیں گے۔ چھوٹے بچے ویڈیو کے استعمال سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اتوار کے دِن کے استعمال کے لیے کچھ بہت اچھی ویڈیو دستیاب ہیں جن میں بائبل کی مختلف کہانیاں ہیں۔ لیکن اتوار کو بعد از دوپہر ایسی ویڈیو کے استعمال کی اجازت نہ دیں جن میں بچوں کے ساتھ آپ کی شمولیت نہ ہو۔

اتوار کو بچوں کے ساتھ وقت گزارنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اُن کے لیے تلاوت کریں اگرچہ کسی بھی وقت اُونچی آواز کے ساتھ تلاوت کرنا خاندان کے لیے اچھی

---

[7] جوُڈی راجر نے کیٹیکیزم کے سوالات و جوابات کے گیتوں کی ریکارڈنگ جاری کی ہے۔ "مَیں خُدا کیوں نہیں دیکھ سکتا؟" آپ اِس ریکارڈنگ کو اِس ایڈریس پہ آرڈر کر سکتے ہیں۔ P.O. Box 888442, Atlanta, GA., 30338

سر گرمی ہے۔ خاندانی دائرہ بنائیں جس میں آپ اکٹھے کہانیاں پڑھیں۔جب بچے بڑے ہو جائیں تو بھی ایسا کریں اور اب تو خود پڑھ سکتے ہوں۔ویڈیو دیکھنے کی نسبت خاندانی طور پر بلند آواز کے ساتھ پڑھنا زیادہ مفید ہے۔اتوار کے دِن بعد از دوپہر یا سوتے وقت اپنے بچوں کے لیے پڑھیں۔بہت ساری مفید کتابیں، مشنریوں کی کہانیاں، سوانح عمریاں اور مسیحی مہم جوئی کی کہانیاں دستیاب ہیں۔

ایک پاسٹر دوست اپنے باپ کے تعلق سے بتاتا ہے کہ وہ ہر اتوار کی شام "مسافر کی منزل کی طرف پیش رفت" (*Pilgrim's Progress*) کہانی بڑے شوق سے پڑھتا تھا۔بڑے بچے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کے لیے پڑھ سکتے ہیں۔ ایسی سر گرمی اُن کے درمیان گہرا تعلق قائم کرتی ہے اور بڑے بچوں میں خادم کا روّیہ قائم کرنے میں مدد کرتی ہے۔ جب آپ اپنی خاندانی لائبریری بناتے ہیں تو اپنے بچوں کے لیے کتابوں کا انتخاب کیجئے۔ جونہی وہ پڑھنا سیکھتے ہیں تو اتوار کے روز پڑھنے کے لیے اُن کی حوصلہ افزائی کریں۔اِس سے اُن میں اچھی عادات پروان چڑھیں گی اور وہ خُداوند کے دِن کو پاک ماننا بھی سیکھیں گے۔ پہلے پہل سوانح حیات اور مشنریوں کی کہانیاں پڑھنے کی عادت کو فروغ دیں۔اِس طرح کے مطالعہ سے اُن کو موزوں شخصیات کا نمونہ ملے گا اور اُن میں انجیل کے پھیلاؤ کے لیے فکرمندی بڑھے گی۔ جب وہ اور بڑے ہوتے ہیں تو اُن کو نظریاتی اور علمی کتب متعارف کروائیں تاکہ اُن کا رجحان تفسیری اور علمی کتابوں کی طرف بڑھے۔

ایک ضروری لیکن بے توجہی کا شکار سر گرمی یہ ہے کہ بچوں کے ساتھ اِس بابت گفتگو کریں کہ خُدا نے آپ کی زندگی میں کیا کِیا اور وہ اُن کی زندگی میں کیا کر رہا ہے۔ بچے آپ کے ماضی کو جاننا پسند کرتے ہیں۔ اُن کو بتائیں کہ کس طرح خُدا آپ کو اپنی طرف لایا۔ اگر آپ مسیحی خاندان سے اُس کی طرف آئے تو اپنے باپ دادا کی زندگی میں خُدا کے کاموں

کا بیان کریں۔ اُن کے لیے کہانی میں جان ڈالنے کے لیے خاندانی تصاویر کا استعمال کریں۔ اپنی زندگی میں خُدا کی حاکمیت کے بارے میں بتائیں۔ کس طرح سے آپ کی ماں اور باپ ایک دوسرے سے ملے اور شادی کی؛ کس طرح سے خُدا اُن کی جسمانی اور مالی ضروریات کو پُورا کرتا رہا؛ جس جگہ آپ رہ رہے ہیں اِس جگہ پر کیسے آئے اور کس قسم کا کام کرتے ہیں۔ اب جب وہ بڑے ہو گئے ہیں اور جب آپ اُن کی عمر میں تھے تو کن آزمائشوں اور مشکلوں میں سے گزرے۔ کون سی غلطیاں آپ نے کیں اور اُن سے خُدا نے آپ کو کیا سبق سکھایا تا کہ وہ آپ کے تجربات سے سیکھ سکیں۔ خُدا کے ساتھ اُن کے قریبی اور ذاتی تعلق سے بات کرنا سیکھیں، اُس کے خوبصورت اور حیرت انگیز طریقوں پہ بات کریں۔ اِس وقت کو اُن کے دِلوں میں خُدا کے کام کو کھوجنے کے لیے استعمال کریں۔ اُن سے صرف یسوع کی محبت کے تعلق سے نہ پوچھیں بلکہ یہ بھی پوچھیں کہ اُن کے لیے اُس کی کیا اہمیت ہے۔ وہ کس طرح اُن کی خواہشات اور چناؤ پہ اثر انداز ہوتا ہے۔ کیا خُداوند کے لیے اُن کا پیار بڑھ رہا ہے؟ کیا وہ دُعا ، بائبل کے مطالعہ اور ستائش سے لُطف اندوز ہوتے ہیں؟ اُن کی کاوشیں کیا ہیں؟ اُن کو موقع دیجیے کہ وہ اپنی زندگی میں خُدا کے کام کی بابت سوچیں۔ اتوار کی شام بستر پر جانے سے پہلے ایسی گفتگو کے لیے بہترین وقت ہے۔[8]

آپ سارے دِن کی سرگرمیوں کو ترتیب دے سکتے ہیں اور اِس دِن کو پھل دار بنانے اور اُن کے دِلوں پر اطلاق کے لیے اپنے بچوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ اگر آپ اُن کے بچپن میں خُداوند کے طریقوں کی بابت بات کرنے میں با قاعدہ وقت گزارتے ہیں تو پھر اِس بات کا کوئی امکان نہیں رہے گا کہ اپنی جوانی کے اوائل میں وہ آپ سے اپنی ذاتی باتیں

---

[8] بے شک یہ گفتگو اتوار تک محدود نہیں ہو گی ہم ہر وقت روحانی گفتگو کی سہولت کو بڑھانا چاہتے ہیں۔ لیکن بائبل کے مطالعہ اور دوسری سرگرمیوں کے لیے دوسرے دنوں کی نسبت خُداوند کے دِن ہمیں زیادہ فرصت ملے گی۔

کرنے میں دشواری محسوس کریں۔ اپنے خاندان کے بچوں اور بڑوں کو خدمت کے کاموں میں شامل کریں۔ جو گھروں سے باہر نہیں نکل سکتے یا جو بیمار ہیں جب آپ اُن کو وزٹ کرتے ہیں تو اپنے بچوں کو ساتھ لے جائیں۔ اِس سے آپ کے بچوں میں ترس اور دوسروں کی خدمت کرنے کی خواہش پیدا ہو گی۔ بزرگ عموماً بچوں کی رفاقت میں خوش ہوتے ہیں۔ خدمت میں میرا اپنا پہلا تجربہ کلیسیا کی ایک خاتون کے ساتھ بزرگوں سے ملنے اُن کے گھروں میں جانا تھا۔ وہ مجھے کلام کی تلاوت اور دُعا کرنے کے لیے کہتی۔ وہ کلیسیائیں جن میں جوانوں یا نوجوانوں کے گروپ ہیں اُن کو اِن کے لیے خدمت اور بشارتی سرگرمیوں کو ترتیب دینا چاہئے۔ جوان نرسنگ ہومز، ریسکیو کے کاموں اور مرد اور عورتیں جو آرمی میں خدمات سرانجام دیتے ہیں اُن میں عبادتی خدمات سرانجام دے سکتے ہیں۔ ہماری کلیسیاؤں میں بہت سے نوجوانوں ہمارے معاشرے میں موجود لذتیت کا شکار ہو جاتے ہیں، اِس لیے نوجوان بنیادی طور پر اچھا وقت گزارنے کے لیے سوچتے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں کا اُن کے ساتھ وقت گزارنا اچھا ہے لیکن انہیں خدمت کرنا بھی سیکھنا چاہئے۔

جس کلیسیا میں مَیں مسیحی ہوا اُس کو خُدا نے اُن تمام کلیسیاؤں سے جنکو مَیں جانتا ہوں زیادہ لوگوں کو خدمت میں بھیجنے کے لیے استعمال کیا۔ میرے خیال میں اِس کی وجہ یہ تھی کہ اِس کلیسیا میں زیادہ تر نوجوان خدمت کے کاموں میں شامل تھے۔ اِن کاموں کے وسیلہ سے خُدا نے ہمیں خدمت کرنے کا دِل دیا اور ہمیں اِس قابل بنایا کہ ہم اپنی نعمت کو پہچانیں اور اِس میں ترقی کریں۔ اِس کے علاوہ روحانی بھلائی کی تکمیل ہوئی۔

اِس وقت جسمانی سرگرمی کی بات بھی باموقع ہے۔ بہت سے چھوٹے بچے بڑے سرگرم ہوتے ہیں۔ اگر اُن کی قوت کا اخراج نہ ہو تو اتوار کا دِن ناخوشگوار رہے گا اِس مقصد کے لیے کئی خاندان اپنے بچوں کو کچھ دیر کے لیے بھاگ دوڑ اور کھیل کُود کی اجازت دیتے

ہیں۔ جب ہمارے بچے چھوٹے تھے تو ہم فرش پر لیٹ کر کُشتی کرتے۔ لیکن اِس کے علاوہ آپ تخلیقی سرگرمیوں کی طرف رہنمائی کر سکتے ہیں جو طاقت کے اخراج کو سبت کے مقاصد کے ساتھ منسلک کرتی ہیں۔ ہم پہلے ہی ہلکے پھلکے مزاح یا موسیقی کی پیشکش کا تذکرہ کر چکے ہیں۔ اکثر اِن سرگرمیوں کی منصوبہ بندی اور اِن پر عمل درآمد سے قوت کے اخراج کا موقع ملتا ہے۔

بامقصد چہل قدمی بھی مددگار ثابت ہوتی ہے۔ ایک دوست خُداوند کے دِن بعد از دوپہر اپنے والدین کے ساتھ چہل قدمی کی بابت بڑے شوق سے بتا رہا تھا کہ اِس وقت وہ خُدا کی بنائی ہوئی چیزوں کی بابت بات کرتے۔ ہم اپنے بچوں کو چہل قدمی کے لیے لے جاتے اور خُدا کی تخلیق کی بابت گفتگو کرتے۔ آپ چہل قدمی کے وقت کیٹیکیزم کا جائزہ لے سکتے ہیں یا اپنی زندگی میں خُدا کے کاموں کی بابت گفتگو کر سکتے ہیں۔

کبھی کبھار اِن چیزوں کو اتوار کو بعد از دوپہر کی پکنک میں شامل کر سکتے ہیں۔ جب ہم فیلڈلفیہ شہر میں رہتے تھے ہم اکثر اتوار کے روز عبادت کے بعد شہر کے شور سے بچنے کے لیے پارک میں چلے جاتے۔ کھانے بعد ہماری خاندانی عبادت ہوتی اور ہم سیر کے لیے پارک میں چلے جاتے۔ سیر کرتے ہوئے ہوئے کیٹیکیزم یا خُدا کی تخلیق کی بابت بات چیت کرتے ہیں۔ ہم اکثر بچوں کے ساتھ کھیلتے اور خُدا کی بنائی ہوئی چیزوں کی طرف اشارہ کرتے۔ محتاط رہیں کہ یہ سیَر خلفشار کا سبب نہ بن جائے۔ ایسی جگہوں یا ماحول سے اجتناب کریں جو آپ کی توجہ کو آپ کے مقاصد سے ہٹا سکتا ہے۔

اپنے بچوں کے لیے سبت کو خوش گوار بنانے کے فوائد بے مثال ہیں۔ نہ صرف آپ کے بچے خُداوند کے دِن کو پاک ماننے میں ترقی کریں گے بلکہ آپ اُن کی زندگیوں میں یسعیاہ 58باب 13اور 14آیت کے وعدہ کی تکمیل بھی دیکھیں گے۔ چھوٹے بچوں کی

بلوغت اُن گھروں میں پروان چڑھتی ہے جن میں خُداوند کے دِن کو فکر مندی کے ساتھ منایا جاتا ہے اور جن گھروں نے اِس استحقاق سے تغافل برتا اُن سے یہ بچ کے آگے نکل جاتی ہے۔ مَیں اِس بات کو نہیں بھُول رہا کہ خُدا ہمارے بچوں کو تبدیل کرنے اور اُس کی تقدیس کرنے میں قادرِ مطلق ہے، بلکہ وہ وسائل کو استعمال کرتا ہے اور یسعیاہ 58 باب 13 اور 14 آیت آپ کے لیے وعدہ ہے آپ اپنے بچوں کو سبت کو ماننے کی تعلیم دیتے وقت اِس کا دعویٰ کریں۔

بے شک ہر بچے کو اپنے لیے اِس سچائی کو ماننا ہو گا۔ کچھ بچے کچھ وقت کے لیے اِس سے پھر جائیں گے لیکن زیادہ تر اِس کو اپنے فائدہ اور خوشی کے لیے عمل میں لائیں گے۔

نوجوان لوگوں کے لیے عملی فائدہ اپنے ہم عمر کے ارکان کے دباؤ میں ہو گا۔ ہم سب نوجوانوں کے اِس بے پناہ دباؤ سے واقف ہیں جو اُن پر دُنیا کے معیار سے مطابقت کا ہے۔ جیسا کہ سبت کو ماننا بدکاری اور خود تسکینی کی موت ہے۔ اِس سے بچے دُنیا کے معیار سے مختلف ہو کر جینا سیکھیں گے۔ سبت کو ماننا اُن کو 'نہیں' کہنا سکھائے گا۔ سب سے پہلے جن بچوں کے گھروں میں خُداوند کے دِن کو خوشی سے منایا جاتا ہے وہ پارٹی میں جانے یا کھیل کے لیے جانے کو "نہ" کہیں گے۔ جب وہ بڑے ہوں گے تو اُن کا کردار تعمیر ہو چکا ہو گا کہ وہ بیرونی دباؤ کا مقابلہ کر سکیں۔ وہ تمام پہلوؤں میں خُدا کے معیار کے مطابق چلنے کے لیے مسلح ہوں گے کیونکہ اُنہوں نے شروع میں خُدا کے لیے خودی کا اِنکار کرنا سیکھ لیا ہے۔

بعض اوقات وہ دیکھیں گے کہ بھلائی کی خاطر موقف اختیار کر کے اُنہوں نے دوسروں پہ اثر چھوڑا ہے۔ مجھے یاد ہے جب میرا بیٹا جوآئے چھوٹا تھا تو اُس کے ایک دوست نے اُسے اتوار کے روز بعد از دوپہر برتھ ڈے پارٹی پہ مدعو کیا۔ جب میرے بیٹے نے اُسے بتایا کہ وہ پارٹی میں شامل نہیں ہو سکے گا کیونکہ اِس دِن اتوار ہے تو اُس کا دوست گھر گیا اور اُس

نے اپنی والدہ سے کہا کہ وہ پارٹی کو اتوار کی بجائے ہفتہ کو رکھ لے تو جو آئے پارٹی میں شامل ہو سکے گا۔ ہمارے بچے اور جوان اپنی مثال اور کردار سے دوسروں کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔ کون جانتا ہے کہ کتنے لوگ مسیح کے پاس آ سکتے ہیں کیونکہ ایک نوجوان نے کہا تھا "معذرت! مَیں نہیں آ سکتا کیونکہ یہ اتوار ہے۔"

بے شک ہمیشہ ایسا نہیں ہو گا۔ اکثر ہمارے بچے سبت کو پاک ماننے کی وجہ سے کئی جائز سرگرمیوں سے بھی محروم رہ جاتے ہیں۔ مَیں اُن بچوں کو جانتا ہوں جو بچے کھیلوں اور جمناسٹک کی سرگرمیوں سے رہ جاتے ہیں کیونکہ وہ تقریبات اتوار کے روز تھیں۔ اِس سے دُکھ بھی ہوتا ہے۔ لیکن ایسے ہی موقعوں پر ہمیں اپنے بچوں کو خود اِنکاری سکھانے کا موقع بھی ملتا ہے۔ ہمارے بچے بھی ہماری طرح متی 5 باب 10 تا 12 آیت میں ستائے جانے کی برکات کا تجربہ کرنا شروع کریں گے۔ دِن کو خوشگوار بنائیں۔ خُداوند کے دِن کی بابت ہمارا مثبت نقطہ نظر ہمارے بچوں کے تبدل یا سبت کے ساتھ محبت کرنے کی ضمانت نہیں دیتا لیکن خُدا ذرائع کو برکت دیتا ہے اور وہ اُن کو بھی برکت دے گا جو اُس کے دِن کو پاک مانتے اور محبت کرتے ہیں۔

باب نمبر 13

پہلے سے منصوبہ بندی

تعطیلات ملی جُلی برکات ہو سکتی ہیں۔ اگر مشقت طلب تیاری نہیں کی تو چھٹی مصیبت بن سکتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہمیں ایک ہفتہ یا اِس سے زیادہ دیر کے لیے گھر سے جانا ہے تو ہمیں خاندانی اور کاروباری تمام ذمہ داریوں کو بیک وقت پُورا کرنا ہو گا۔ بِل وقت سے پہلے ادا کرنا ہوں گے، ڈاک، اخبار، پودوں اور پالتو جانوروں کے تمام انتظامات کرنے ہوں گے۔ اکثر مسیحی تہواروں کی تعطیلات پہ مَیں صبح تک تیاری کرتا ہوں۔ اگر ہم مناسب تیاری کر لیں تو تعطیلات حقیقی آرام ثابت ہو سکتی ہیں۔

اگر ہمیں اپنا سبت فائدہ مند طریقہ سے گزارنا اور اِس میں شادمان ہونا ہے تو ہمیں اِس کے لیے مناسب تیاری کی ضروت ہے۔ اپنے والدین کی مذہبی زندگی پہ بات کرتے ہوئے آر۔ ایل ڈیبنی لکھتا ہے:

"سبت کے دِن کو کس قدر مُقدس طریقہ سے ترتیب دیا گیا۔ میرا باپ اِس مُقدس دِن کو سنجیدگی اور ترتیب کے ساتھ ایسے بہترین بناتا جیسے ایک عقلمند کاروباری شخص فصل کی کٹائی کے وقت بہترین کام کرنے کا منصوبہ بناتا ہے۔ اُس نے واضح طور پر، عقلمندی اور ہوشمندی سے اِس پر عمل کیا۔ میرے پاس میری اپنی اور دوسروں کی روح کے لیے ایک عظیم اور فوری کام ہے، سات میں سے ایک دِن جو رحیم آسمانی باپ نے میرے لیے محفوظ کر کے رکھا کہ

مَیں یہ کام کروں۔ اگر مَیں اِس میں بہترین کام بھی کر لوں تو بھی کچھ نہیں۔ مجھے اِس میں اور بہترین کام کرنا چاہیئے۔"[1]

اگر ہم خُداوند کے دِن تک یوں رسائی کریں تو ہم خُدا سے عظیم برکات کی توقع کر سکتے ہیں۔ اِس باب میں ہم خُداوند کے دِن کے لیے تیار ہونے کے کئی ایک طریقوں پر غور کریں گے۔

عملی تیاری

پہلے مسائل کو حل کریں۔ ہفتہ کو تمام ذمہ داریاں پوری کریں اور کام مکمل کریں۔ کام کو ختم کریں تا کہ آپ کو سوموار تک اِن کی بابت سوچنا نہ پڑے۔ ہفتہ بھر میں جو کام مکمل نہیں ہوئے اُن کو ہفتہ کے دِن مکمل کریں۔ کچھ کے پاس یہ بہانہ ہو گا کہ اِتنا کچھ کرنے کے لیے اُن کے پاس کافی وقت نہیں ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ خُدا نے آپ کو چھ دِن دیئے ہیں کہ اپنے کام مکمل کریں اور خوش ہوں۔ ایک دانشمند پاسبان نے کہا، "اگر آپ اپنے کام چھ دِنوں میں مکمل نہیں کر سکتے تو آپ نے خُدا کے ارادہ سے زیادہ کام لے لیا ہے۔"

سبت کو ماننا کام میں مختاری کی سوچ کو ترقی دیتا ہے۔ دسواں حصہ صرف یہ نہیں سکھاتا کہ خُدا ہمارے تمام اثاثوں کا مالک ہے بلکہ یہ پیسے کے محتاط استعمال کا بھی تقاضا کرتا ہے۔ اِس سے ہمارے پاس کرنے کے لیے پُورا پُورا کام ہو گا۔ جیسا کہ سبت کو ماننا ایک دِن کو خُداوند کے لیے الگ کرنا ہے۔ سبت ہمیں یہ بھی یاد دلاتا ہے کہ اُس نے ہمارے کام اور تفریح کے لیے ہمیں چھ دِن دیئے ہیں۔ جب ہم زندگی کی تمام ذمہ داریوں اور تفریحات کو چھ دِنوں تک محدود کر لیں گے تو لازمی بات ہے کہ ہم اپنے وقت کا بہترین استعمال کریں گے۔

[1] Johnson, Thomas Cary, *The Life and Letters of Robert Lewis Dabney* (Edinburgh: The Banner of Truth Trust, 1977) p. 10.

دوسری بات! آگے کی منصوبہ بندی کرنا سیکھیں۔ یقینی بنالیں کہ آپ کی کار کی سروس ہو چکی ہے۔ مَیں اور میری بیوی نے یہ سبق مشکل طریقہ سے سیکھا۔ ہماری شادی کے پہلے چھ سالوں میں ہم چرچ کے ساتھ ہی رہتے تھے۔ جب گریجویشن کے لیے ہمیں فلدلفیہ جانا پڑا تو پہلی بات یہ کہ ہمیں ایک لمبا سفر طے کر کے چرچ جانا پڑتا تھا۔ مَیں ہفتہ کو پٹرول وغیرہ چیک کرنے کا عادی نہیں تھا تو اتوار کو گاڑی میں اِتنا پٹرول نہیں ہوتا تھا کہ مَیں چرچ جا سکوں۔ اِس سے مَیں نے پہلے تیاری کرنے کا سبق سیکھا۔ اب کار کی جانچ پڑتال ہفتہ کے کاموں کی فہرست میں شامل ہے۔ اِسی طرح کی عادات گھر کا سودا خریدنے اور مختلف کاموں میں اپنائیے۔ ہفتہ کی شام کو دیکھ لیجیے کہ آپ کے پاس اتوار کے لیے ضرورت کی تمام چیزیں موجود ہیں۔ اِس طرح آپ روٹی، دودھ یا صابن خریدنے کی آزمائش میں نہیں پڑیں گے۔

ہفتہ کے روز ایک اور غور طلب بات یہ ہے کہ کیا اتوار کے لیے آپ کے کپڑے تیار ہیں؟ آپ نے اور بچوں نے کون سے کپڑے پہننے ہیں یہ ہفتے کو طے بھی کرلیں اور تیار بھی کرلیں۔ کتنے خاندان چرچ میں دیر سے یا بد مزاجی کے ساتھ آتے ہیں کیونکہ جب وہ نکلنے کے لیے تیار تھے تو ایک کو اُس کے جُوتے نہیں مل رہے تھے۔ اتوار کو کھانے کی بھی منصوبہ بندی کرلیجیے۔ کئی خاندان اتوار کو سپیشل ڈِنر کرتے ہیں۔ اگر کھانے کی تیاری اتوار کی صبح تک موخر کر دی جائے تو کئی ذمہ دار لوگ عبادت کے تیار نہیں ہو پائیں گے اور اتوار بھی دوسرے دِنوں کی طرح ہی ہو گا۔ تمام ضروری تیاری ایک یا دو دِن پہلے کرنے کی کوشش کریں تاکہ اتوار کی صبح آپ کو کم سے کم کام کرنے پڑیں۔

ہفتہ کی تیاری کا تیسرا پہلو جسمانی تیاری ہے۔ کیا کبھی آپ نے دیکھا کہ آپ اتوار کے روز ہفتے کے دوسرے دِنوں کی نسبت زیادہ تھکے ہوتے ہیں؟ ہمارے گھر میں ہم اِسے "برگُردی مادہ کی تبدیلی" (Adrenaline switch) سے منسوب کرتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس اتوار کے

دِن کرنے کے لیے کوئی سنجیدہ عوامی خدمت نہیں ہے تو آپ کا جسم زیادہ آرام میں رہے گا۔ آپ نے سارا ہفتہ اعصابی توانائی پہ سخت دوڑ لگائی ہے اور اتوار کو آپ زیادہ پُر سکون ہوتے ہیں اِس لیے جسم کی موٹر آن نہیں ہوتی ہے۔ آپ نے تعطیلات کے ابتدائی دِنوں میں ایسا محسوس کیا ہو گا۔ اگرچہ آپ عام دِنوں کی نسبت زیادہ سولیں تو بھی آپ بے آرام ہی محسوس کرتے ہیں۔ اتوار کی تیاری کے لیے آپ کو ہفتہ کی رات زیادہ آرام کر کے اِس کمی کو پورا کرنا ہو گا۔

منصوبہ بندی کریں کہ آپ رات کو جلدی سو سکیں۔ اکثر ہم ہفتہ کی رات کو آزادی محسوس کرتے ہیں کہ صبح دیر تک سوسکتے ہیں۔ اِس کے برعکس ہمیں اِس رات صبح اُٹھنے کی بابت زیادہ فکر مند ہونا ہے۔ ورنہ ہمیں اپنے سونے کے آٹھ گھنٹے پُورے کرنے کے باوجود سکوُن محسوس نہیں ہو گا۔ مثلاً اگر ہم عام طور پر 10 سے 6 بجے تک سوتے ہیں لیکن ہفتہ کی رات 12 سے 8 بجے تک سوئیں تو ممکن ہے کہ آٹھ گھنٹے سونے کے باوجود آپ ویسا سکون محسوس نہ کریں جیسا اور دِنوں میں کرتے ہیں۔ اور اگرچہ آپ نے آرام کیاِ ہے تو بھی عبادت کے لیے تیار ہونے کے لیے آپ کے پاس کم وقت ہے۔

ہمارے گھر میں ہم ہفتہ کی شام کو سب کام مکمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ ہم سات بجے تک سب کچھ بند کر دیں۔ ہم سماجی سرگرمیوں سے گریز کرتے ہیں تاکہ ہمارے پاس وقت بچ سکے۔ جب ہمارے بچے ہمارے گھر آتے ہیں تو ہم ترجیح دیتے ہیں کہ وہ ہفتہ کی رات کو ٹھہر جائیں۔ یا اگر ان کو کوئی خاص کام ہے تو وہ دس بجے تک اپنے گھر پہنچ جائیں۔ ہو سکتا ہے آپ کا خاندان کاموں کو مختلف طریقے سے ترتیب دیتا ہو۔ لیکن جو بھی ہو خُداوند کے دِن کے لیے آرام کریں۔

اتوار کے دِن ہمیں مزید تھکاوٹ ہو سکتی ہے کیونکہ ہم نے ہفتہ کے روز زیادہ کام کیا تھا۔ بعض اوقات ہم ہفتہ کو اِتنا کام کر لیتے یا کھیل لیتے کہ ہم تھک جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے چھوٹا بچہ اِتنا تھکا ہوا محسوس کرے کہ اُسے سونے میں بھی دشواری ہو۔ اِسی طرح بڑے بھی اِتنا تھک سکتے ہیں کہ بے خوابی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ یوں اتوار کے روز اُن کے جسم کا نظام جواب دے جاتا ہے۔ اِس لیے اپنی جسمانی مشقت میں اعتدال رکھیں۔ اپنی حدود اور کام کو برابر رکھیں۔

ہفتہ کی تیاری کی بابت یہ آرا تفصیلی کیٹیکیزم کے اِس سوال کے جواب کی عکاسی کرتی ہیں "سبت یا خُداوند کے دِن کو کس طرح پاک مانا جاتا ہے؟"

اور آخر پر ہمیں اپنے دِلوں کو ایسی دور اندیشی، تندہی اور اعتدال کے ساتھ تیار کرنا ہے کہ ہم دِنیوی کاروبار کو ایسے عقلمندی اور تندہی سے سرانجام دے سکیں کہ ہم اِس دِن کے فرائض کے لیے مزید آزاد اور موزوں ہوں۔[2]

سبت کی تیاری کی اہمیت کی وجہ سے کچھ لوگ سبت کو ہفتہ کی شام سے شروع کر کے اتوار کی شام تک ماننے کی دلیل دیتے ہیں۔ نظریاتی طور پر ایسا نظام الاوقات نامناسب نہیں ہے۔ حکم سارے دِن کا تقاضا کرتا ہے لیکن یہ نہیں بتاتا کہ دِن کب شروع ہوتا اور کب ختم ہوتا ہے۔ بے شک عبرانی لوگ سورج کے غروب سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک ایک دِن تصور کرتے تھے۔ جب آپ اپنے کام خود کرتے ہیں تو آپ کو دو باتیں ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے:

پہلی بات یہ کہ دِن کو ترتیب دینے کا یہودی طریقہ الٰہی حکم نہیں تھا۔ سورج کے غروب ہونے سے سورج کے غروب ہونے تک ایک دِن تصور کر لیں یا آدھی رات سے

---

2 تفصیلی کیٹیکیزم: سوال 117۔

آدھی رات تک، اِس میں آپ کی ثقافت آزاد ہے۔ بائبل اِس کو اُس وقت بیان کرتی ہے جب یوحنا رسول مسیح کی مصلوبیت کے واقعات بتانے کے لیے رومی طریقہ سے وقت کا حساب لگاتا ہے۔ اپنے قاری سے ہم آہنگی پیدا کرتے ہوئے یوحنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ وقت کو یہودیوں کے وقت سے فرق فرق رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

دوسری بات یہ کہ برائی کے اظہار کو نظر انداز کرنے کے لیے یہی بہتر ہے کہ ہم وقت کو اپنی ثقافت کے مطابق رکھیں۔ اِس لیے میرے خیال میں یہ دِن آدھی رات سے آدھی رات تک ہی ہونا چاہیئے۔

روحانی تیاری

خُداوند کے دِن کے لیے جسمانی اور ذہنی تیاری کے علاوہ آئیں اب روحانی تیاری کی ضرورت پر غور کریں۔ کچھ لوگ اِن باتوں کو ہفتہ کی شام کو کرنا چاہیں گے جبکہ اکثریت اپنی روحانی تیاری اتوار کی صبح کرتی ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ ہمیں اپنے دِلوں کو تیار کر کے اِس دِن کو شروع کرنا چاہیئے۔ تیاری کا کام عبادت کے لیے بہت اہم ہے۔ ایک پیورٹین رچرڈ سٹیل اپنے عمدہ کتابچے "خُداوند کی عبادت میں سوچ کی آوارگی کا تریاق" میں خبردار کرتا ہے کہ عبادت میں سوچ کی آوارگی کی چار وجوہات میں سے ایک تیاری کا فقدان ہے۔ وہ لکھتا ہے:

عبادت میں توجہ کے انتشار کی تیسری وجہ تیاری کا فقدان ہے۔ "اگر تُو اپنے دِل کو ٹھیک کرے اور اپنے ہاتھ اُس کی طرف پھیلائے۔ اگر تیرے ہاتھ میں بدکاری ہو تو اُسے دُور کرے اور ناراستی کو اپنے ڈیروں میں رہنے نہ دے۔ تب یقیناً تو اپنا منہ بے داغ اٹھائے گا بلکہ تُو ثابت قدم ہو جائے گا ڈرے گا نہیں" (ایوب 11 باب 13 تا 15 آیت)۔ پہلے اپنے دِل کو تیار کر اور پھر ہاتھوں کو اُٹھا۔ وہ جو خُداوند کے گھر یا اُس کی خدمت کے لیے جاتے وقت اپنے پاؤں کو (بُرے کام سے) نہیں روکتا وہ ٹھوکر کھاتا ہے اور احمقوں کی سی قربانیاں گزرانتا ہے۔

جو کسی کام کے لیے نااہل ہو ضرور ہے کہ اُسے الگ کر دیا جائے۔ جیسا کہ مسٹر ڈاڈ مصیبتوں کے بارے میں کہا کرتے تھے، "جب ہم اُن کے لیے تیار ہیں تو وہ اُن تلواروں کی مانند ہیں جو ہمارے دفاعی ہتھیاروں پر ہی وار کرتی ہیں۔ لیکن جب ہم اُن کے لیے تیار نہیں ہیں تو وہ اُن تلواروں کی مانند ہیں جو ننگے جسم پہ وار کرتی ہیں۔" اِس لیے جب دِل خُداوند کی خدمت کے لیے تیار ہوتا ہے اور کوئی بے ڈھنگی سوچ حملہ آور ہوتی ہے تو وہ دفاعی ہتھیاروں تک محدود رہتی ہے لیکن جب ہم بغیر تیاری کے آتے ہیں تو یہ سیدھی ہمارے دِلوں تک پہنچتی ہے اور ہمارا دِل اُس طرف بھٹک جاتا ہے۔ اگر کوئی انسان بادشاہ کی حضوری میں بغیر لباس، بغیر دانت صاف کئے یا بیلٹ کے بغیر کے آتا ہے تو آپ تصور کر سکتے ہیں کہ اگر وہ اپنی اِس کوتاہی سے واقف ہے تو اُس کا دھیان اِسی طرف رہے گا یہی حال روح کا ہے، گناہ کی حماقتیں اور دُنیا کی چیزیں اُسے اُلجھا دیتی اور خُدا کے ساتھ قریبی گفتگو سے دُور کر دیتی ہیں۔ اور اِس سبب سے سنجیدہ مسیحی نہ صرف دُعا میں چوکنا ہوتا ہے بلکہ دُعا کے لیے بھی چوکنا ہوتا ہے۔[3]

اِس لیے اِس دِن سے ہم کتنی برکات حاصل کرتے ہیں اِس کا انحصار ہماری تیاری پر ہے۔ ہمیں دِن کا آغاز سبت اور اِس کی عظیم برکات کی شکر گزاری کے ساتھ کرنا چاہئے۔ اور اپنے آپ کو یہ یاد دِلانا چاہئے کہ یہ دِن خُداوند کے جی اُٹھنے اور اُس میں ہماری ابدی زندگی کی وجہ سے مقرر کیا گیا ہے۔ ہم اپنے آپ کو یہ یاد دِلاتے ہوئے کہ صرف مسیح ہی ہماری اُمید اور نجات ہے اِس دِن کا آغاز ایمان سے کرتے ہیں۔ جب کہ ہم اُس میں آرام پاتے ہیں تو کیا ہم سبت کو منانے کا آغاز مناسب طریقہ سے کرتے ہیں؟ ہم کیلون کے گیت سے اُٹھتے ہیں:

[3] Richard Steele. *A Remedy for Wandering Thoughts in the Worship of God* (Harrisonburg, VA: Sprinkle Publications, 1988) pp. 72, 73.

"تُو جو میرا یقینی نجات دہندہ ہے، میرا بھروسہ اور میرے دِل کا نجات ہندہ ہے، جس نے میری خاطر دُکھ سہا، مَیں تجھے سلام کرتا ہوں۔ مَیں اپنے پُورے دِل سے تجھ سے منت کرتا ہوں۔"

اگلی بات یہ کہ اپنے آپ کو جانچنے میں وقت گزاریں۔ دس احکام اور پہاڑی وعظ یا کلام کے دوسرے اخلاقی حصوں کی روشنی میں اپنے آپ کو جانچیں تاکہ آپ اُن گناہوں کو جان سکیں جِن کا اقرار کرنا چاہئے۔ ایسا عمل عشارِ ربانی کی تیاری کے لیے بہت ضروری اور ہمیشہ مفید ہے۔ اپنے آپ کو جانچنے کے لیے تفصیلی کیٹیکیزم میں خُلاصہ دیا گیا ہے:

سوال: عشائے ربانی کی پاک رسم میں شریک ہونے والوں کو اِسے لینے سے پہلے اپنے آپ کو کس طرح تیار کرنا چاہئے؟

جواب: وہ جو عشائے ربانی کے ساکرامنٹ میں شریک ہوتے ہیں اُنہیں اِسے لینے سے پہلے اپنے آپ کو مسیح میں ہونے، اپنے گناہوں اور اخلاقی خرابیوں، سچائی اور اپنے عرفان، ایمان، توبہ، خُدا اور بھائیوں سے محبت، سب آدمیوں سے رحم دِلی اور اپنے خلاف گناہ کرنے والوں کو معاف کرنے، مسیح کو چاہنے اور نئی فرمانبرداری کی اپنی نئی تمناؤں کو پرکھنا چاہئے۔ اُن کو سنجیدہ، غور و فکر اور مستعد دُعا سے اِن عنایات کی ریاضت کی تجدید کرنی چاہئے۔[4]

ہم اپنے گناہوں اور کمزوریوں کو جاننے، اپنے ایمان کی حقیقت کو پرکھنے اور خُدا اور انسان کے لیے اپنی محبت کو جانچنے کے لیے اپنے آپ کو خُدا کے کلام کی روشنی میں پرکھتے ہیں۔ پھر یہ کام مسیح کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اپنے آپ کو بائبل کی روشنی میں پرکھنا ہمیشہ ہماری رہنمائی مسیح کے دونوں کامل کاموں یعنی نجات اور اُس کی جاری شفاعتی دُعا کی

[4] - اقرالایمان تفصیلی 177، اُردو سنٹر فار ریفارمڈ تھیولوجی، ظفر سنز پرنٹرز، شمع پلازہ فیروزپور روڈ لاہور، 2020۔

طرف اشارہ کرتا ہے۔ اِس کے علاوہ ہمارے پاس اجتماعی عبادت میں شکرگذاری کی تازہ وجوہات بھی ہوں گی۔ ہمیں فضل کے عوامی ذرائع کو استعمال کرنے کی ترغیب بھی دی جائے گی۔[5] ہم اجتماعی عبادت میں ضرورت کے احساس، معافی کے لیے شکرگذاری، فضل کی خواہش اور ستائش کے جذبہ کے ساتھ آئیں گے۔

اِس کے علاوہ اگر ہم اجتماعی عبادت میں گناہوں کا اقرار کیے بغیر شامل ہوں گے تو ہم روح القدس کو رنجیدہ کرنے کے خطرے میں ہیں(افسیوں 4باب 30آیت؛ 1۔ تھسلنکیوں 5باب 19آیت)۔ یسوع مسیح ہمیں متی 5باب 23تا26آیت میں خبردار کرتا ہے کہ ہمیں عبادت میں آنے سے پہلے گناہ کے معاملہ کو حل کرنا ہے:

"پس اگر تُو قربان گاہ پر اپنی نذر گزرانتا ہو اور وہاں تجھے یاد آئے کہ میرے بھائی کو مجھ سے شکایت ہے تو وہیں قربانگاہ کے آگے اپنی نذر چھوڑ دے۔ اور پہلے جا کر اپنے بھائی سے ملاپ کر۔ تب آ کر اپنی نذر گزران۔ جب تک تُو اپنے مدعی کے ساتھ راہ میں ہے اُس سے جلد صُلح کر لے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ مدعی تجھے منصف کے حوالے کر دے اور منصف تجھے سپاہی کے حوالے کر دے اور تُو قید خانہ میں ڈالا جائے۔ مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک تُو کَوڑی کَوڑی ادا نہ کرے گا وہاں سے ہر گز نہ چھوٹے گا" 66زبور 18آیت کی تنبیہ کو بھی یاد رکھیں: "اگر مَیں بدی کو اپنے دِل میں رکھتا تو خُداوند میری نہ سُنتا" اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری عبادتیں بابرکت ہوں تو ہمیں اپنے آپ کو جانچتے ہوئے خُدا کے پاس آنا ہے۔

روحانی تیاری کا تیسرا پہلو یہ ہے کہ آپ کو چرچ جانے کے لیے پُرجوش ہونا ہے تاکہ آپ خُدا کی عبادت اور ستائش کے لیے تیار ہوں۔ ہمیں دس باب میں یاد دلایا گیا تھا کہ

---

5 تفصیلی کیٹیکیزم: سوال 154: وہ ظاہری وسائل جِن سے مسیح ہمیں اپنے فوائد پہنچاتا ہے کون سے ہیں؟ وہ ظاہری اور عام وسائل جن سے مسیح ہمیں اپنے فوائد پہنچاتا ہے یہ اُس کے سارے دستور و فرمان ہیں۔ اِن میں خاص کر اُس کا کلام، ساکرامنٹ اور دُعا شامل ہے جو سب برگزیدوں کی نجات کے لیے موثر کیے جاتے ہیں۔

ہماری پرستش پُر جوش ہونی چاہیے۔ اگر ہمیں پرستش میں مسرور ہونا ہے تو ہمیں خُدا میں مسرور ہونا ہے۔ ہم خُدا کی بابت سوچ کر مسرور ہو سکتے ہیں کہ اُس نے کس طور سے اپنے نام، صفات اور کاموں میں اپنے آپ کو ہم پر ظاہر کیا۔ اتوار کی صبح کو کچھ وقت خُدا کی صفات اور کاموں پر غور و خوض کرنے میں گزاریں جب تک آپ کے جذبات فعال نہ ہوں۔ کچھ خاندان مزامیر اور گیت گاتے ہیں تاکہ اپنے جذبات کو اُبھار سکیں۔ کچھ خاندانی تیاری کے طور پر صبح کے وقت گھر میں یا گاڑی چلاتے وقت زبوروں اور گیتوں کی کیسٹ یا سی ڈی وغیرہ لگا لیتے ہیں۔

تیاری کا چوتھا حصہ یہ ہے کہ دُعا میں دِل سے اپنے لیے اور اپنی جماعت کے لیے خُدا کی مدد کے طلب گار ہوں۔ ہمیں ہفتہ کے دوران بھی پاسٹر کے لیے دُعا کرنی ہے کہ خُدا اپنے لوگوں کے لیے اُس کو پیغام دے۔ ہم جانتے ہیں کہ اگر خُدا اپنے کلام کو پاسٹر پر نہ کھولے تو وہ ہمارے لیے کلام نہیں ہو گا۔ اِس کے بعد ہمیں کلام کے لیے اپنے دِلوں اور ذہنوں کی تیاری کے لیے دُعا کرنی چاہیے۔

اِس کے علاوہ ہفتہ کے دوران اُس کے کلام کی منادی کے لیے دُعا کرنی چاہیے تاکہ پاسٹر روح القدس کی قوت سے منادی کرے۔ اور ہمیں اِس لیے بھی دُعا کرنی چاہیے کہ آج خُداوند کے دِن کا کلام روح القدس کی بڑی قوت سے ہو (1۔کرنتھیوں 2 باب 4 آیت)۔ اور کلام کی منادی کے وسیلہ سے خُدا ہمارے ساتھ اور کلیسیا کے دوسرے لوگوں کے ساتھ بولے۔ ہمیں یہ دُعا کرنی چاہیے کہ خُدا ایسے وزٹ کرنے والوں کو بھیجے جن کا دِل کلام کی طرف ہو۔ ہمیں یہ بھی دُعا کرنی چاہیے کہ خُدا پرستش اور کلام کو استعمال کرے کہ بہت سے لوگ مسیح پر ایمان لائیں (رومیوں 10 باب 14 اور 15 آیت؛ 1۔کرنتھیوں 14 باب 24 اور 25 آیت)۔ چرچ جانے سے پہلے خاندانی طور پر پھر دُعا کریں خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کے ساتھ اور جماعت کے ساتھ ملاقات کرے۔

اِس کے علاوہ ہمیں پرستش میں روح کی مدد کے لیے بھی دُعا کرنی چاہئے کہ وہ خُدا کی حضوری کو ہم پر ظاہر کرے، ہمیں پرستش کے قابل بنائے اور ہمارے ذہنوں کو بھٹکنے سے محفوظ رکھے۔ جو عبادت کو چلاتے ہیں اُن کے لیے بھی دُعا کریں کہ روح القدس اُنہیں استعمال کرے اور وہ خُدا کی حضوری میں ہماری رہنمائی کریں۔ ہم ہفتہ کی رات یا اتوار کی صبح کو کلام کے متن پر جس پر پاسٹر نے وعظ کرنا ہے غور وخوض کر کے تیاری کر سکتے ہیں۔[6] متن، اُس کے معنی اور اُس کے آپ پر اطلاق کے لیے دُعا کریں۔ اگر آپ کے بچے چھوٹے ہیں تو متن کو اُن کے لیے پڑھیں تا کہ وہ اِس کی بابت سوچنا شروع کریں۔ یہ عمل ہمیں اِس قابل بنائے گا کہ ہم کلام سے اور زیادہ برکت حاصل کر سکیں۔[7]

تیاری کا ایک اور حصہ یہ ہے کہ دِن کی بابت منصوبہ بندی کریں۔ جیسا کہ ہم نے پچھلے دو ابواب میں دیکھا کہ ہمیں اپنے اور اپنے بچوں کے لیے دِن کی منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے۔ یہاں تک کہ اگر ہمارے بچے نہیں ہیں تو بھی ہمیں دِن بھر کی بابت منصوبہ بندی کرنی ہے۔ ہم کن برکات کے متلاشی ہیں؟ اکثر ہم عبادات میں بے ترتیبی سے شامل ہوتے ہیں اور جرمانے کے طور پر اپنی برکات کھو دیتے ہیں۔

مجھے یہ کہنے کی اجازت دیں؛ اگرچہ یہ بلاواسطہ طور پر تیاری کا حصہ نہیں ہے تو بھی دِن کو ایک فہرست کے ساتھ ختم کرنا اچھا ہے۔ اپنے دِن کے استعمال اور اِس کی تکمیل پر غور کریں۔ کیا آپ نے اپنے مقاصد پُورے کر لیے؟ اِس دِن کے لیے خُداوند کی شکر گزاری کریں اور اُس سے درخواست کریں کہ وہ آپ کی بھلائی کے لیے اِس دِن پر مہر کرے اور آپ کے اندر ابدی سبت کے لیے خواہش پیدا کرے۔ اگر فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی ہوئی ہے

---

6 اگر پاسٹر بائبل کی کسی کتاب پر ترتیب سے منادی کر رہا ہے تو لوگوں کے لیے اتوار کے متن پر غور وخوض کرنا آسان ہو گا۔ اگر پاسٹر ترتیب کے ساتھ نہیں وعظ کر رہا تو وہ آئندہ ہفتہ کے متن کے بارے اعلان کر سکتا ہے۔

7 تفصیلی کیٹیکیزم: سوال 160 کہتا ہے کہ ہمیں اس پر (سنائے گئے کلام پر) مستعدی، تیاری اور دُعا کے ساتھ غور کرنا چاہئے۔

تو اِس گناہ کا اقرار کریں اور اپنے آپ کو یاد دِلائیں کہ آپ اور آپ کا سبت مسیح کے کامل کام کی وجہ سے قابلِ قبول ہے۔ اور اِس بات پر غور کریں کہ آپ سبت اور اِس کی تیاری کے لیے مزید کیا کر سکتے ہیں۔

سبت ایک خوبصورت پارک ہے جِس کو خُدا نے آپ کی روحانی بھلائی کے لیے بنایا ہے۔ یہ روحانی آرام کا دِن ہے۔ یہ روحوں کے بازار کا دِن ہے۔ یہ خُدا کے لوگوں کے لیے ہفتہ وار چھٹی کا دِن ہے۔ اِس کی یوں تیاری کریں جیسے آپ کسی بہت اہم خاندانی ضیافت کی تیاری کرتے ہیں تا کہ آپ اِس دِن کی برکات کے خزانوں کو حاصل کر سکیں۔ اِس کو یونہی استعمال کریں جیسے خُدا نے اِس کو اپنی تعظیم اور آپ کی بھلائی کے لیے بنایا ہے۔

"تب تُو خُداوند میں مسرور ہو گا اور مَیں تجھے دُنیا کی بلندیوں پر لے چلوں گا اور مَیں تجھے تیرے باپ یعقوب کی میراث سے کھلاؤں گا کیونکہ خُداوند ہی کے منہ سے یہ ارشاد ہوا ہے" (یسعیاہ 58 باب 14 آیت)۔

ضمیمہ

خُداوند کے دِن کی دُعائیں

1۔ماخوذ از گھریلوُ دُعائیں: a Series of Topical Prayers for Use in The Family Circle by the late James W. Weir (Philadelphia: Presbyterian Board of Publication), pp.216, 220, 223, 227, 230.

سبت کی صبح

خُدائے عظیم تُو نے ہمیں یہ حکم دیاہے کہ "میرے چہرے کے طالب ہو۔" اے خُداوند ہم تیرے چہرے کے طالب ہوتے ہیں۔ اب جیسے کہ تُو نے زمین کو تازہ دم کر کے اپنی روشنی اِس پر بکھیری ہے اسی طرح اپنے چہرے کی روشنی ہم پر بکھیر دے اور ہمارے دِلوں کو روشن کر دے اور ہمیں یسوع مسیح کے چہرے کے جلال کے علم کی روشنی سے منور کر دے۔ کیونکہ اُسی کی اہلیت میں ہم اپنی قبولیت تلاش کرتے ہیں اور اُسی کے نام میں ہم اپنی مناجات پیش کرتے ہیں۔

اے خُداوند ہم شکر گزاری اور رحم کے لیے اپنی آوازیں تیرے ہی حضور بلند کرتے ہیں۔ تیرا شکر کرتے ہیں کہ تُو نے ہمیں زمین پر بوجھ بننے والوں کی طرح کاٹ نہیں دِیا۔ بلکہ تُو نے ہماری جانچ کے لیے ہمیں ایک اور ہفتہ دِیا اور پھر سے سبت کے پُرفضل سایہ کے نیچے لے آیا۔ اے خُدا! زمین کی مشقت سے آرام کے لیے اور تیری عبادت میں تیرے لوگوں سے رفاقت کے لیے ہم تجھے مبارک کہتے ہیں۔ اے روحوں کے باپ! ہم اپنے کردار، اپنے فرائض اور تیری رفاقت پر غور وخوض کرتے ہیں۔ ہم منت کرتے ہیں اِس دِن کوئی دنیوی خوشی، عزت یا دولت کا خیال ہمیں نہ آئے۔ ہم منت کرتے ہیں کہ ہم تیرے مقدس

میں تیرے لوگوں کی رفاقت کے استحقاق سے محروم نہ رہ جائیں۔ اور جب ہم وہاں تیری ستائش کرتے ہیں اور اپنے دِل سے خُداوند کے لیے گاتے ہیں اور دُعا میں جوش اور ایمان کے ساتھ تیری طرف ہاتھ اُٹھاتے ہیں، سرگرم ہو کر تیاری اور دُعا کے ساتھ تیرا کلام سنتے ہیں اور محبت اور ایمان سے اِسے قبول کرتے ہیں اور اپنے دِلوں میں رکھتے ہیں تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں اِس کو عملی جامہ پہنا سکیں۔ ہم دُعا کرتے ہیں کہ اِس دِن کے وہ حصے جو ہم گھر پہ گزارتے ہیں تیرے اِس حکم کی روح میں گزریں "یاد کر کے تُو سبت کے دِن کو پاک ماننا"۔ ہم اپنے گھر میں اِس دستور کو قول و فعل سے نہ توڑیں بلکہ اِس مُقدس دِن میں ہمارے قول و فعل میں ہم آہنگی ہو۔ ہم دُعا کرتے ہیں کہ ہمارے ذہن کی ایسے مضامین کی طرف رہنمائی ہو جس سے ہماری روح کی تقدیس ہو اور مسیحی زندگی بہتر ہو۔ اور ہم دُعا کرتے ہیں کہ ہم اِس دِن تیرے سامنے مناجات کی روح میں تعظیم اور ایمان سے شادمان ہوں۔ اور اپنے اُوپر اور تیری کلیسیا پر اور اِس تباہ حال دُنیا پر برکات کے موقع کی تلاش کریں۔

خُداوند جو اِس دِن مُقدس چیزوں کی خدمت کریں گے اُن کو برکت دے۔ اُنہیں پاکیزہ مسح عطا فرما۔ خُدا اور سچائی کی محبت سے اِنہیں ہیکل کی خدمت کے لیے متحرک کرے۔ اِنہیں حکمت، سمجھ اور غیرت عطا کر تاکہ وہ خُدا کی ساری مشورت کا بیان کریں۔ اور جیسا کہ وہ زندوں اور مرُدوں کے درمیان کھڑے ہوتے ہیں تو اپنے لوگوں کی حوصلہ افزائی کر کہ وہ راستی اور نجات کے تنگ راستے سے داخل ہوں اور بے دین لوگوں کو تنبیہ کریں کہ وہ گناہ اور موت کے کشادہ راستے سے بھاگیں۔ اُن کی محنت کا پاک صِلہ اُن کو عطا فرما اور اپنے لوگوں کو اپنے کلام کے موافق زندہ کر۔ وہ گنہگار لوگوں کی تبدیلی کا سبب بنیں اور اُنہیں انجیل کی برکات کی شادمانی میں لائیں۔ اور اُنہیں اُن کے ساتھ انعام دے جو ستاروں کی مانند ابدلآباد چمکیں گے۔

خُداوند آج کے دِن لوگوں کو برکت دے۔ اور وہ جو تیری پرستش کریں ایمان سے بھرپور ہو اور اُن پر اور دوسروں پر برکات کی صورت میں اُنہیں جواب ملے۔ جو سچائی وہ سُنیں انہیں ہدایت دے اور اُن کو مُقدس کرے کہ وہ چِلّا اُٹھیں، اے لشکروں کے خُداوند تیرے مسکن کیا ہی دلکش ہیں، تیری بارگاہوں میں ایک دِن ہزار دِن سے بہتر ہے۔ مَیں اپنے خُدا کے گھر کا دربان ہونا شرارت کے خیموں میں بسنے سے زیادہ پسند کروں گا۔ اُن کے گھریلو اور سماجی کاموں کو مُقدس دِن کے مطابق بنا اور سبت کی برکات کو باہمی طور پر مفید بنا۔ وہ تیری گواہی، کام اور راہوں پر غور کریں۔ اور تُو جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے لیکن انعام سرِعام دیتا ہے وہ تیرے ساتھ کوٹھری میں داخل ہوں اور تُو جو روحوں کا باپ ہے تیرے ساتھ شراکت کے اِس قیمتی موسم میں شادمان ہوں۔

اور اب اے خُداوند ہم دُعا کرتے ہیں کہ تیرا یہ حکم "یاد کر کے تُو سبت کا دِن پاک ماننا" توبہ سے عاری ضمیر اور طرزِ عمل پہ اپنا غیر معمولی اختیار رکھے۔ خُداوند ایسا کر کہ بے خُدا لوگوں کی بڑی تعداد اِس وقت تیرے گھر میں آئے۔ وہ ہر عبادت میں تعظیم اور سنجیدگی کے ساتھ آئیں اور بڑی توجہ اور قابلیت سے کلام کو سنیں۔ سچائی ہر ذہن کے لیے موزوں ہو اور بہتوں کی زندگی کے لیے زندگی کا ذائقہ بن جائے۔ پُر فضل خُدا! ہر جماعت میں اپنا روح بھیج تا کہ لاپرواہ کے لیے تنبیہ ہو اور غیر تائب قائل ہو اور ہٹ دھرم تابع ہو جائے تا کہ خُدا کے ہر گھر میں روحیں تیری طرف مائل ہوں۔ اور یہ قادرِ مطلق کے دہنے ہاتھ کا دِن بن جائے۔ آمین۔

سبت کی صُبح

اے خُدا! ہم پچھلے ہفتہ کے رحم کے لیے تیرا شُکر کرتے ہیں کہ تُو نے ہماری پرورش کی اور ہمیں سنبھالا، اور ہم نے اَمن اور تسلی میں ایک اور سبت کی روشنی دیکھی۔ اب ہم اپنے

درمیانی اور شفاعت کرنے والے کے نام میں تیرے پاس آتے ہیں۔ فضل بخش کہ سبت ہماری روح کو تشکیل دے اور یہ ہمارے لیے مُقدس وقت بن جائے۔ اور ایسی برکات بخش جو اِن مُقدس گھڑیوں کے دُرست استعمال کو ہمارے لیے یقینی بنائیں۔

ہم تیری منت کرتے ہیں کہ ہمیں اِس قابل بنا کہ ہم یاد کر کے سبت کو پاک مانیں۔ چھ دِنوں میں تُونے آسمان، زمین اور سمندر بنایا اور ساتویں دِن تُونے آرام کیا۔ اِس لیے تُونے سبت کو برکت دی اور مُقدس ٹھہرایا۔ اے رحیم خُدا! ہم اِس پاک موقع کے لیے تیرا شُکر کرتے ہیں جس میں تُونے ہماری تھکی ہوئی فطرت کو آرام بخشا اور ہمیں اِس دُنیا میں اپنے فرائض اور آنے والی دُنیا میں ہماری منزل کو ہم پر ظاہر کر۔ ہم دُعا اور ہدایت کے استحقاق کے لیے تیرا شُکر کرتے ہیں جس سے تیرے مُقدسین ایمان میں ترقی کرتے اور گنہگار اندھیرے اور جسمانی فطرت کی خطاؤں میں سے نکال کر آسمانی فضل کی پاکیزگی میں لائے جاتے ہیں۔ ہم تیری ستائش کرتے ہیں کیونکہ خُدا کے لوگوں کے لیے سبت ابھی باقی ہے۔ تُونے سبت کو آدمی کے لیے بنایا اور تُونے نہ اِس کے استحقاق اور نہ فرائض کو منسوخ کیا بلکہ تُو اِس کو دُنیا کے اختتام تک قائم رکھے گا۔ تاکہ ہم ہمیشہ خُداوند کے دِن پہ روح میں رہیں۔

آہ! ہم اِس بات کو یاد رکھیں کہ تُونے ہمارے کاموں کے لیے ہمیں چھ دِن عطا کیے اور ساتویں دِن پہ اپنی ملکیت کا اعلان کیا اور تُونے اپنی برکت کی مثال اور منظوری دی ہے۔ ہم اپنی کاہلی اور اپنے گناہوں، غیر ضروری سوچوں، دنیوی کاموں اور تفریح سے اِس دِن کو ناپاک نہ کریں۔ ہم پاک آرام سے اِس دِن کی تقدیس کریں، یہاں تک کہ ایسے کاموں سے بھی باز رہیں جو دوسرے دِنوں میں جائز ہیں اور سوائے ضرورت اور رحم کے کاموں کے اِس دِن کی تمام گھڑیاں عوامی خدمت اور تیری عبادت کے نجی کاموں میں گزاریں۔ اِس دِن کو ہمیشہ ہمارے لیے قیمتی بنا جس میں تیری محبت کثرت کے ساتھ ہم پر ظاہر ہو اور ہماری

محبتیں تیری روح کے ساتھ آزاد، پاک اور پُر مسرت رابطہ رکھیں۔ ہم اِس کے مُقدس کرنے والے فرائض سے اور بڑی شادمانی سے تیری خدمت اور انسانی بھلائی کے لیے تیار ہوں۔ اے خُداوند! اِسے ابدی سبت کی مانند بابرکت بنادے جو پاک دِل لوگوں کے لیے مخصوص ہے۔

اے سبت کے مالک! اِس مُقدس دِن کو بے حرمتی سے بچا جو اِس پر خوفناک طریقہ سے کی گئی۔ تُو دیکھتا ہے کہ کس طرح لوگ تیرے احکام، اپنے ملک اور انسانیت کی فلاح سے بے نیاز ہو کر اِس دِن اپنی جسمانی خوشیوں کی پیروی ہیں۔ یہاں تک کہ جنہوں نے تیرے ساتھ عہد باندھا ہے وہ بھی بے دین لوگوں کے ساتھ مل کر اِس مُقدس دِن کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ کاش کہ تیرے لوگ اِن خطاؤں کے خلاف ہوں اور اپنے طرزِ عمل سے اِس کے خلاف گواہی دیں۔ اِن کی سبت کے دِن حسبِ منشا تفریح کی وجہ سے ہمارے ملک پر اپنا غضب نازل نہ کر۔ سب کو سکھا کہ یہ تیری مرضی ہے کہ وہ اِس دِن کی تقدیس کریں اور یہ کہ خطاکاروں کے لیے عدالت مقرر ہے۔ اور جو اپنے قدموں کو اِس دِن کی بے حرمتی اور اپنی خوشی سے روکتے ہیں اور جو سبت کو خُداوند کا مُقدس اور معظم کہتے ہیں وہ یعقوب کی میراث سے کھائیں کیونکہ تیرے ہی منہ سے یہ ارشاد ہوا ہے۔

خُداوند ہم یسوع کے نام میں منت کرتے ہیں کہ آج کے دِن منادی کو بارکت بنا۔ اور جو زندگی کے کلام کی منادی کے لیے بلائے گئے ہیں اُن کو حکمت، فضل اور جذبہ عطا فرما۔ اور اپنے کلام کو اُس بیج کی مانند نہ ہونے دے جو راہ کے کنارے، پتھریلی زمین پر یا جو جھاڑیوں میں گرا۔ بلکہ ایسا بنا جو اچھی زمین میں گرا اور پھلدار ہوا۔ اے خُداوند ہر دِل پہ اپنی ہدایت کی مہر لگا۔ غافلوں کو سکھا، بے پرواہ لوگوں کو ہوشیار کر، بیوقوفوں کو تنبیہ کر، نافرمانی کرنے والوں کو اپنی طرف پھیر، ناپاکوں کی تقدیس کر، تھکے ہوؤں کو بحال کر، جو رہ گئے ہیں اُن کو مضبوط کر، ہر پرستش کرنے والی جماعت پر فضل، رحم نازل فرما۔

اے خُداوند ہم عاجزی کے ساتھ یسوع کے نام میں گناہوں کی معافی کے لیے دُعا کرتے ہیں اور ہم تجھ سے اِس دُنیا میں اور ابدیت میں اپنے لیے نیا، پاک اور تقدیس شدہ دِل مانگتے ہیں۔ آمین۔

سبت کی صبح

اے سبت کے مالک! ہم ابنِ آدم کے دِنوں میں ایک اور دِن کے لیے تیرا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ یہ ایسے سورج کی مانند ہو جو دُنیا کے لیے نُور کا پیغام لاتا ہے۔ ہم گزرے وقت کی لاتعداد برکات کے لیے تیرا شُکر کرتے ہیں۔ اور تجھ سے منت کرتے ہیں کہ آج کا دِن ہمارے لیے نئی برکات لائے۔ ہم آج صبح یسوع کے نام میں یہ خاص درخواست لے کر تیرے پاس کر آئے ہیں کہ جب اُن کے ساتھ کلام کیا جاتا ہے جو سبت کی تقدیس نہیں کرتے یا جنہوں نے ابھی تک تجھے قبول نہیں کیا تو اِس کلام پر تیری برکت ہو۔

اے خُداوند! آج کے دِن تیرے گھر کی خدمت غافلوں کو ہدایت دے۔ اور جو اپنے دِلوں کی بیوقوفی کی وجہ سے اِن ہدایات سے دُور ہیں اور جو تیری انجیل کی روشنی کے ملک میں رہتے ہوئے بھی مذہبی سچائیوں اور فرائض کی طرف سے ناپاک غفلت برتتے ہیں اُن کو اپنی بارگاہوں میں لا۔ تاکہ وہ اپنے کان حکمت کی طرف لگائیں اور اپنے دِلوں کو سمجھ کی طرف مائل کریں۔ اور خُداوند ہم دُعا کرتے ہیں کہ آج کے دِن تُو اُنہیں جو ہر سبت کو بیٹھتے ہیں کہ سُنیں لیکن نہیں سُنتے اور اُن کے دِل سچائی کو قبول نہیں کرتے انہیں سچائی سے ہدایت فرما۔ اُن کے ذہن کی بے توجہی اور اندیشوں کو نکال دے۔ اور سینکڑوں ایسے لوگ نجات کے لیے عقلمند بنیں۔

آج کے دِن تیرے گھر کی خدمات اُن لوگوں کو نجات تک کھینچ لائے جو بے پرواہ ہیں۔ کب تک! اے خُداوند جن لوگوں کو تُو نے اپنی شبیہ پہ بنایا زمین کی بدعنوان فکریں کب

تک اُن کو اپنی طرف کھینچتی رہیں گی؟ جو ابدی زندگی کے لیے آزمائش کی حالت میں رہ رہے ہیں، جن پر گناہ کا فردِ جرم عائد ہے، جن کے دِن اِس زمین پر سایہ کی مانند ہیں، اگر غیر نجات یافتہ حالت میں اُن پر موت آجاتی ہے، تو وہ ہمیشہ کی آگ میں جائیں گے۔ اے خُداوند! اُن کی روح میں گہری فکرمندی کو بیدار کر۔ وہ روح کی درد میں چلا اُٹھیں "اے بھائیو! ہم کیا کریں کہ نجات پائیں؟" اور سچائی کی راہ کو اُن کے لیے ایسا سیدھا اور صاف بنادے کہ وہ مسیح یسوع پر ایمان لائیں اور نجات پائیں۔

اے خُداوند! آج کے دِن اُن گنہگاروں کو فکرمند کر جن کے دِل گویا گرم لوہے سے داغے گئے ہیں۔ اُس مخلوق کو دیکھ جس کو تُونے اِس لیے بنایا کہ وہ تیرے نام کو جانیں اور تیری صفات سے پیار کریں اور تیری فیاضی سے شادمان ہوں اور تیری مرضی پوری کریں وہ ہلاک ہونے والے وحشیوں کی طرح تجھ سے غافل ہیں۔ خُداوند! اُن کی مجرمانہ، ذلت آمیز اور تباہ کن حماقت سے اُن کو بیدار کر۔ اپنی روح سے اُن کو اُن کے گناہ، خطرے اور تباہ حالی کا احساس دِلا دے اور مسیح یسوع کے وسیلہ سے اُنہیں نئی زندگی عطا فرما۔ اے خُداوند! اُن کو قائل کر۔ اور وہ جو شکی ہیں، جو سچائی کی مخالفت کرتے ہیں اِن کے دِلوں کا ہر خیال مسیح یسوع کی فرمانبرداری کا اسیر ہو جائے۔ تُونے اِن گستاخوں اور خودسروں پر اپنے رحم کو ظاہر کیا۔ کفر کے اثرات میں مذہب کا دفاع کرنے والوں میں تُونے سچائی کو اُجاگر کیا۔ خُداوند! اپنے نام کی بزرگی اور جلال کے ساتھ اِس کُفر کو ایمان، طعنہ کو تعریف اور نفرت کو محبت میں بدل کر سختیوں کو زیر کر۔ آج تیرا کلام آگ کی طرح جلائے اور ہتھوڑے کی مانند توڑے۔ کوئی دِل اِتنا سخت نہیں کہ تو اُسے گوشتین نہ بنا سکے، کوئی مرضی اِتنی خوُدسر نہیں کہ تُو نرم نہ کر سکے۔ تیرے لیے یہ سب ایسے ہیں جیسے مٹی کمہار کے ہاتھ میں ہے۔ پُرفضل خُداوند! اُنہیں نرم دِلی کی مثال بنا جو تیری مرضی کے تابع ہوں۔

ناپاکوں کی تقدیس فرما۔ تیری روح کا ارشادِ اعظم لوگوں کو گناہ کی بابت قائل کرے، اپنی تمام بار گاہوں میں کامل ہو۔ ہر دِل میں توبہ کام کرے۔ نجات بخش فضل انسانوں کو سکھائے کہ وہ دُنیاداری کا اِنکار کریں۔ اُن کو اُس کلام سے جو اُن سے کیا جاتا ہے پاک کر۔ اپنی سچائی سے اُن کی تقدیس کر کیونکہ تیرا کلام سچائی ہے۔

اے خُداوند! پست ہمتوں کو حوصلہ عطا فرما۔ اگر کوئی دودِلا ہے اور تیرا چناؤ کرنے سے ہچکچا رہا ہے اُسے یقین دِلا کہ جو تیرے پاس آتے ہیں تُو اُن کو ہرگز نکال نہیں دیتا۔ اگر کوئی ایسا ہے جس نے تیرے ساتھ قربانی سے عہد باندھا ہے لیکن اُس کی اُمید اور قبولیت خوف سے ڈگمگا رہی ہے تو آج کے دِن اُن کو اِس قابل بنا کہ اُس کو جِس پر وہ ایمان لائے ہیں جانیں۔

غیور لوگوں کو مضبوط کر۔ اُن کو تازہ دم کر اور سچائی اور فرائض میں اُن کے علم کو بڑھا۔ اُن کو فرمانبرداری کے لیے نئے محرکات اور بھلائی کے مقاصد دے۔ جب وہ اپنی نجات کا کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو اُنہیں فانی دُنیا میں نیک کاموں کی بابت غیور بنا اور مصیبت سے مُسرت تک لانے کے لیے استعمال کر۔

اے خُداوند! ہم حلیمی اور دِل سے یسوع کے نام میں دُعا کرتے ہیں کہ تیرا سنایا گیا کلام ہر جگہ آزادی سے کام کرے اور جلال پائے۔ یہ ہماری تمام روحانی ضروریات میں ہماری روحوں کے لیے مفید ہو۔ اور ساری ستائش ہمیشہ تیری ہی ہو۔ آمین۔

سبت کی شام

آسمانی باپ! آج شام ہم تیرے پاس آتے ہیں تاکہ آج کے دِن کے استحقاق کے لیے تیرا شُکر کریں۔ ہمارے دِل کا گیان اور ہمارے منہ کے الفاظ یسوع مسیح ہمارے نجات دہندہ اور سبت کے مالک کے وسیلہ سے تجھے پسند آئیں۔

پُر فضل خُداوند ہم تیرے بڑے رحم کے لیے جو تُو نے ہم پر کیا تیرے احسان مند ہیں کہ تُو نے ہمیں سبت کی برکات میں شامل کیا۔ اگرچہ یہ دِن نئے سورج کے ساتھ دُنیا کے تمام قبیلوں کے لیے آیا لیکن یہ بہت سی قوموں کے لیے روحانی برکات کا سبب نہ بنا۔ کیونکہ تیری بے بیان حکمت سے وہ موت کے سایہ میں رہتے ہیں۔ تُو نے اُن کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں کی اور اُن سے اور نہ اُن سے حق سے محروم رکھا اور آج کے دِن جب تُو اپنے تخت پر بیٹھ کر آدمیوں کے لیے اپنی راہوں کی تصدیق کرے گا تو ہم سب اِس انصاف کو دیکھیں گے۔ لیکن جو مراعات تُو نے ہمیں دی ہیں ہم اُن کے لیے اور بے مثال فضل کے پھل کے لیے عاجزی اور شُکر گزاری کے ساتھ تیرے حضور سرِ تسلیم کرتے ہیں۔

اب ہمیں مستقل یقین دہانی دے کہ یہ بار بار ہونے والی رحمتیں شُکر گزاری اور فرمانبرداری کو اور بڑھائیں۔ تُو نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ جِس کو زیادہ دیا گیا اُس سے زیادہ طلب کیا جائے گا اور جو اپنے مالک کی مرضی کو جانتا ہے لیکن اُس کے مطابق کام نہ کیا وہ زیادہ سزا پائے گا۔ یہ جُرم ہم پر نہ آئے۔ ایسا کر کہ سبت سے اِس قدر غافل نہ ہوں کہ یہ زمینی عدل اور آنیوالی دُنیا میں انتقام کے لیے ہمارے خلاف گواہی ثابت ہو۔ بلکہ ہم اِس کا استعمال ایسے کریں کہ مسلسل فضل اور اُس ابدی آرام کے سبت میں بڑھیں جو خُدا کے لوگوں کے لیے ہے۔

اے خُداوند! تیری برکات سبت کی عبادات پر آئیں۔ اُن درخواستوں کو سُن اور جواب دے جو کوٹھری میں سے، خاندانی مذبح پر سے یا ہیکل کی قربانگاہ سے آج کے دِن تیرے سامنے پیش کی گئی ہیں۔ جہاں کہیں تیرا کلام پڑھا گیا ہے یہ علم اور زندگی کا ذائقہ ثابت ہو۔ تیرا زندگی بخش کرم اُن پر ہمیشہ رہے جو آسمان کی طرف اپنا دھیان لگاتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر ہم اِس بات کے متمنی ہیں کہ تیری بڑی قدرت سنائے گئے کلام پر چھائی رہے۔ اِسے گنہگاروں کو تبدیل کرنے اور انہیں پاکیزگی میں تعمیر کرنے اور نجات بخش ایمان تک

لانے کے لیے استعمال کر۔ بے شک تُو نے یہ خزانہ مٹی کے برتنوں میں رکھا ہے تاکہ یہ بے بیاں قدرت خُدا کی ہی ثابت ہو۔ ہم کسی انسان کا جلال نہیں چاہتے بلکہ تُو انسانوں کو تبدیل کرنے کے لیے اوزار کے طور پر اِن کو استعمال کر کے اپنی قدرت ظاہر کر۔ اور جو سچائی بیان کی جاتی ہے وہ بولے گئے عام الفاظ کی طرح کہیں ہوا میں گُم نہ ہو جائے۔ اِن کی تعریف تیری طرف سے اُن لوگوں کی وجہ سے ہو جنہوں نے کلام سُنا ہے۔ وہ اِن کی عقل، یادداشت، ضمیر اور پیار سے متاثر ہوں۔ نافرمانوں کو اُن کے جُرم کا احساس دِلا تاکہ وہ بغاوت کے خوفناک خطرہ کو جانیں۔ اُن کو اپنی بدکاری سے توبہ کی طرف مائل کر۔ مسیح میں لاتعداد برکات کو اُن کے سامنے رکھ اور اِن کو اپنے کفارہ سے نجات بخش ایمان کی طرف آمادہ کر۔ خُداوند یہ سبت انسانی تاریخ میں انسان کی نجات کے لیے جانا جائے۔

اے خُداوند ہم بڑی عاجزی کے ساتھ تیرے نام کا اقرار کرنے والوں کے لیے تیری برکات مانگتے ہیں۔ تیرا کلام اُن کے دِلوں کی سوچوں کو جانچے۔ اگر کسی کو جینے کا نام پر دھوکہ دِیا گیا ہے تو دھوکے بازوں کے اصلی چہروں کو اُن پہ عیاں کر اور مسیح کی خاطر اُن کو معاف کر اور اُن کی تقدیس کر۔ اُن میں سے کوئی بھی برگشتگی کا دُکھ نہ پائے بلکہ وہ اپنی روحوں کی نجات کے لیے ایمان لانے کے قابل ہوں۔

اے خُداوند! دولت، بڑی شادمانی، ابدی برکات جو تیری سچائی سے ملتی ہیں اُن سب کے دِلوں میں آئیں جو اسرائیل کی سلطنت سے تعلق رکھتے اور عہد کے لوگ ہیں۔ اُن کا علم بڑھے اور اُن کے ایمان کو مضبوط کر، اُن کی اُمیدوں کو بلند کر اُن کی محبت کو سرگرم کر اور اُن کے جوش کو اَور تیز کر۔ یہ سبت اُن کے کردار پر اثر چھوڑے اور اُن کو آنے والے ہفتہ اور ساری زندگی اور ابدیت کے لیے تیار کرے۔

اگر ہمارے اِس دِن کو ماننے میں اپنی سوچ اور باتوں میں کوئی کوتاہی برتی گئی ہے تو ہمیں معاف کر۔ ہماری ہر قسم اور ہر درجہ کی ساری خطائیں مٹا دے۔ ہمیں اپنے کلام سے جو تُو

نے کیا ہے صاف کر۔ ہمیں سچائی کے وسیلہ سے پاک کر۔ کیونکہ تیرا کلام سچائی ہے۔ اور باپ ،بیٹے اور روح القدس کی ستائش ہمیشہ ہو گی۔ آمین!

سبت کی شام

اے خُداوند! سب کی آنکھیں تجھ پر لگی ہیں۔ تو ہی اُن کو وقت پہ خوراک مہیا کرتا ہے۔ تُو اپنی مُٹھی کھولتا ہے اور سب جانداروں کی مُرادوں کو پُورا کرتا ہے۔ لیکن اگر تیرا رحم ہماری عارضی ضروریات کے لیے متحرک ہے تو تُو ہماری روحانی خواہشات کیوں کر پُوری نہ کرے گا؟ تُو نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اگر ہم تیری بادشاہی اور راستبازی کی تلاش کریں گے تو یہ ساری چیزیں بھی ہمیں مل جائیں گی۔ اِس لیے ہمیں یسوع کے نام میں قبولیت عطا فرما جب کہ ہم سبت پہ تیری برکات مانگتے ہیں۔

اے خُدا! ہم تیرے سامنے غم زدہ ہیں۔ اگر کوئی ہمارے اِرد گرد ایسا ہے (افسوس ، کہ بہت سے ہیں) جو اِس سبت کو یاد کر کے پاک ماننا بھُول گیا ہے۔ اور جِس کو تُو وقت دے رہا ہے کہ توبہ کرے، ایمان لائے اور نجات پائے اور وہ اپنی خوشی کا طالب ہے اور اِس دِن کی حقارت کرتا ہے اور خُدا کو ناراض کرتا ہے۔ تو اے خُدا! اُن کو اُن کی حماقت اور جُرم سے باز کر کہ وہ اپنی ناپاکی کو ترک کریں اور اُن کو اِس بابرکت دِن کی طرف لے آ تا کہ وہ تیری خدمت کریں۔ اور ہم صرف اُن کے لیے یہ دُعا نہیں کرتے بلکہ اُن تمام سبت کو توڑنے والوں کے لیے بھی جو کہیں پر بھی موجود ہیں۔ جہاں کہیں بھی یہ ظلم قانون کے ذریعہ سے ہوتا ہے اِس قانون کو کتاب میں سے ختم کر دے۔ اور یہ لوگ ہر دوسرے کو اپنے قومی اور انفرادی تعلقات میں عمل کرنے دیں تا کہ سبت کو پاک ماننے والوں کی برکات حاصل کریں۔

اے خُداوند ہم اِس بھیڑ کے لیے تیرا شُکر کرتے ہیں جو اِس دِن تیری بارگاہوں میں تیری عبادت کے لیے جمع ہے۔ اگرچہ یہ زمین ایک زوال پذیر، مرتد اور باغی دُنیا ہے پھر

بھی اِس سبت میں ہم خُدا کے لیے اِن کی بحالی کی اُمید دیکھتے ہیں۔ ہم اِس دِن کی اُن خدمات کے لیے تیرے شُکر گزار ہیں جن میں ہم شریک ہیں۔ جہاں کہیں ہم نے بے فکری یا کوتاہی کی ہمیں معاف کر۔ اُس ستائش کو یاد کر جو ہم نے تیرے نام سے کی ہے۔ اور ہمیں اپنی فضیلت کا بڑھتا ہوا تاثر عطا فرما۔ تاکہ عزت کے یہ تصورات ہمارے دِلوں کے سچے تاثرات بن جائیں۔ اور اُن دُعاؤں کو یاد رکھ جو ہم نے تیرے گھر میں کی ہیں۔ ہم تیری منت کرتے ہیں کہ ہماری حقیقی ضرویات کا اپنی رحم بھری حکمت سے جواب دے۔ ہمارے لیے اپنے کلام کو بابرکت اور ہماری تعلیم، تربیت، تنبیہ اور راستبازی میں ہدایت کے لیے مفید بنا۔

اِس دِن کے ہر قسم کے گھریلو اور نجی استعمال کے لیے ہمیں مُقدس کر۔ اگر ہم اِس دِن میں لاشعوری طور پر سوچ، الفاظ، کاموں میں بھٹک گئے ہوں تو ہمیں معاف کر اور نئے طور سے فرمانبردار بنا۔ وہ سچائیاں اور فرائض جن کی بابت ہم نے پڑھا، غور کیا اور جن کی بابت ہم نے دُعا کی تھی وہ ہمارے دِلوں میں محفوظ کر اور اِن کو ہماری زندگیوں میں عملی جامہ پہنا دے۔

پُر فضل اثرات اُن سب پر قائم رہیں جو آج کے دِن تیرے مذبح کے نیچے بیٹھے ہیں۔ یہ الفاظ، ستائش، دُعائیں، اور ہدایات محض آواز بن کر ہوا میں ہی نہ اُڑ جائیں یا زمین پر بہہ جانے والے پانی کی مانند نہ ہوں جو پھر اکٹھا نہیں ہو سکتا۔ وہ کسی کے خلاف غفلت یا کج روی یا فائدہ اُٹھانے کے لیے جھوٹے گواہ نہ بنیں۔ اُنہیں ہر جماعت میں زندگی کا ذائقہ بنا، جن سے لوگوں کا دِل شادمان اور چست ہو۔ گنہگاروں کو قائل اور تبدیل کر اور بہت سے لوگوں کو نجات دے کر کلیسیا میں شامل کر۔

خُداوند آج کے دِن جو ہدایات سنڈے سکول میں دی گئی ہیں اُن پر تیری برکت ہو۔ ہر وفادار استاد اپنی محنت اور محبت کا اَجر پائے اور پھر نئے جوش اور جذبے، علم اور دُعائیہ زندگی کے ساتھ آکر اپنے کام کو شروع کرے۔ اگر کوئی اپنے کام میں بے وفا رہا ہے تو اُس پر

اُس کی بدی کو ظاہر کر۔ اُن کو اِس گناہ سے توبہ کی توفیق عطا فرما۔ اور اُن کو پھر اُن کے فرائض کی طرف لا تا کہ وہ دیکھ سکیں کہ جو تھوڑے میں دیانتدار رہتا ہے وہ بہت چیزوں کا مختار ہو گا۔ خُداوند جوانی کی خواہشوں سے بھرپور ذہن پر اپنی ہدایت کی مہر کر دے۔ کہ وہ اپنے دِلوں پر تیرے دعویٰ کو جان سکیں۔ اور اب جب کہ وہ جوان ہیں اور بُرے دِن ہنوز نہیں آئے وہ اپنے خالق کو یاد کریں اور اپنی زندگی کے نیا ہونے سے تیری خدمت کریں۔

پُر فضل خُداوند ہم مِنت کرتے ہیں کہ جن چیزوں میں تُو ہمیں ضرورت مند دیکھتا ہے وہ ہمیں عطا فرما۔ اگر ہم نے کچھ غلط مانگا ہے تو ہمیں معاف فرما۔ اور فرما کہ ہماری شخصیت اور خدمت ہمارے خُداوند یسوع مسیح میں تجھے مقبول ٹھہرے۔ آمین۔ [8]

خُداوند کے دِن کی صبح

اے ہر چیز کے بنانے اور قائم رکھنے والے! دِن اور رات تیرے ہیں۔ رات بھی تیری طرف سے مجھے دی گئی تا کہ مجھے پریشانیوں سے رہائی دے، میرے تھکے ہوئے بدن کو تازہ دم کرے اور مجھے از سرِ نو تقویت دے۔ اور دِن اِس لیے دِیا گیا کہ نئی سرگرمیاں میرے سامنے رکھے تا کہ تجھے جلال دینے کے لیے مجھے موقع ملے، تا کہ اپنی نسل کی خدمت کر سکوں اور علم، پاکیزگی، ابدی زندگی حاصل کروں۔ لیکن سب دِنوں سے بڑھ کر ایک دِن تیری تعظیم اور میری ترقی کے لیے بنایا۔ سبت مجھے تخلیق کے کام سے تیرے آرام اور میرے نجات دہندہ کے جی اُٹھنے اور آرام میں داخل ہونے کی یاد دِلاتا ہے۔ تیرا گھر میرا ہے لیکن مَیں تجھے وہاں ملنے کے لائق نہیں ہوں، اور مَیں روحانی خدمت کے اہل نہیں ہوں۔ جب مَیں اِس میں داخل ہوتا ہوں تو ایک گنہگار کے طور پر تیرے سامنے آتا ہوں۔ میرا ضمیر اور دُنیا مجھے الزام

[8] *From The Valley of Vision* (A Collection of Puritan Prayers & Devotions), edited by Arthur Bennett (The Banner of Truth Trust, 1975), pp. 195, 199, 209, 210.

دیتی ہے کیونکہ مَیں ابھی تک جسم اور بیابان میں ہوں، غافل، کمزور، خطرے میں اور تیری مدد کا ضرورت مند ہوں۔ لیکن تیرا ہر طرح سے کافی فضل میری حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ فضل دے کہ مَیں تجھے ملنے کی زندہ اُمید کے ساتھ اور یہ جانتے ہوئے تیرے گھر میں جاؤں کہ تُو میرے پاس آئے گا اور مجھے سکوُن بخشے گا۔ میری روح تیرے گھر میں تیری حضوری کی مشتاق ہے، تیری میز پر جہاں سب لوگ اچھی چیزوں سے لُطف اندوز ہوتے ہیں؛ کمزور محبت کے نشان، ٹوٹے ہوئے دِل کے ساتھ تیرے حضور تجھ سے فضل اور معافی کے لیے پکارتے ہیں۔ مَیں تیری کامل بادشاہی میں تیرے لوگوں کے ساتھ جو برّہ کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں مفید رفاقت کا خواہاں ہوں۔

خُداوند کے دِن کی شام

نہایت قدوس خُدا، زمینی سبت کا اختتام مجھے یاد دِلائے کہ ایک دِن اِن دِنوں کا اختتام ہو جائے گا۔ مجھے اِس خوشی سے بھر دے کہ آسمانی ستائش کبھی ختم نہیں ہو گی۔ یہ سجدے ہمیشہ جاری رہیں گے۔ کوئی جسم نہیں جو تھک جائے گا۔ جماعتیں منتشر نہیں ہوں گی۔ کوئی سوچ نہیں بھٹکے گی، کوئی نڈھال نہیں ہو گا، سب محبتوں کو پسند کریں گے۔ میرے ذہن کو انسانی قوانین کا پابند ہونے، حوصلوں کے ٹوٹنے یا بیرونی مدد پر تکیہ کرنے سے بچا۔ مجھے زمینی مسائل سے اپنی فوری حضوری کی طرف لے جا۔ میری کمزور دُعائیں مجھے میرے گناہوں کا کھوکھلا پن اور بطالت دکھائیں۔ میرے اندر اِس قائلیت کو گہرا کر دے کہ میری انتہائی سرگرم دُعاؤں اور محدود اعترافات کو توبہ کی ضرورت ہے۔ میری بہترین خدمت مجھے تیری صلیب کے پاس لے آئے۔ اور مجھے اِس قابل بنائے کہ مَیں چِلا اُٹھوں کہ "اور کچھ نہیں صرف یسوع" روح کے وسیلہ سے آج کے دِن کے اسباق کو کثرت کی زندگی بخش۔ جو بیج بویا گیا وہ گہری جڑ پکڑے اور پوُرا پھل لائے۔ جو مجھے دیکھیں وہ یہ جانیں کہ مَیں تیرے ساتھ رہا

ہوں، اور گنہگار ہونے کی حیثیت سے تُو نے میری ضرورت کی تعلیم دی اور کامل نجات مجھ پر عیاں کی۔ تُو نے مجھے تمام روحانی برکات سے مالامال کیا۔ اور مجھے چُنا کہ مسیح کو دوسروں پر ظاہر کروں۔ اور بے ایمانی کی دُھند کو دور کرنے میں میری مدد کی۔ اے عظیم خالق، القادر اور پُر فضل محافظ تُو نے مجھے شفقت سے لاد دیا۔ اور مجھے اپنا زر خرید بنالیا۔ اور مجھے تمام جرائم سے رہائی بخشی۔ مَیں سبت کے آرام کے لیے، مطمئن ضمیر اور پُر سکون دِل کے لیے تیری ستائش کرتا اور تجھے مبارک کہتا ہوں۔

پہلے دِن کی صبح کی عبادت

اے خُداوند، ہم ہر روز تیرے ساتھ رفاقت کرتے ہیں لیکن ہفتہ کے دوسرے دِن دُنیا کے دِن ہیں۔ اور جسمانی خدشات آسمانی نقوش کو مدھم کرتے ہیں۔ ہم اِس بات کے لیے تجھے مبارک کہتے ہیں کہ ایک دِن تُو نے ہماری روحوں کے لیے مُقدس کیا جس میں ہم تیرا انتظار کرتے اور تازہ دم ہوتے ہیں۔ ہم مذہبی دستور کے لیے تیرا شُکر کرتے ہیں جس کی تابعداری کر کے ہم تیرے اور تُو ہمارے قریب آتا ہے۔ ہم ایک اور خُداوند کے دِن کے لیے شادمان ہیں جس میں ہم اپنے ذہنوں کو دُنیا کی فکروں سے دُور کر کے، بغیر کسی خلفشار کے تیری خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ ہمارا دُنیا کو ترک کرنا تیرے لیے ہو، ہماری گفتگو تقویت بخش ہو، ہمارا مطالعہ متقی، ہماری سماعت نفع بخش ہو تاکہ ہم روحانی طور پر سربلند ہوں۔ ہم دُعا کے گھر میں جانے کو ہیں ہم پر فضل اور مناجات کی روح نازل کر، ہم میں شُکر گذاری اور شادمانی کے جذبات بیدار کر۔ ہم ہدایت کے گھر میں جا رہے ہیں سنائے گئے کلام کی گواہی دے اور سننے والوں کے دِلوں کے لیے جلالی بنا۔ یہ غافلوں کو منور کرے، لاپرواہوں کو جگائے، کمزوروں کو تقویت دے۔ پریشان ذہنوں کو تسلی دے، لوگوں کو اپنے خُداوند کے لیے تیار کرے۔ جو یہاں نہیں آسکتے اُن کے لیے تُو خود ہیکل ہو۔ جو نہیں آتے اُن کو بھُول نہ جا۔ مخیر

حضرات کو اپنے زیرِ کفالت لوگوں کے لیے فیض رساں بنا، ہمیں اپنے دشمنوں کے لیے معافی، پڑوسیوں کے لیے امن پسندی اور اپنے ساتھی مسیحیوں کے لیے کشادگی بخش۔

پہلے دِن کی شام

عظیم اُستاد، اے خُدا، ہمارے خالق، ہمارے محافظ، محسن، اُستاد ہم پر فطرت کی کتاب کھولنے کے لیے ہم تجھے مبارک کہتے ہیں۔ تُو نے آج کا دِن ہمارے سامنے رکھا جس میں ہم تیرے کاموں کے بارے میں پڑھ سکتے ہیں اور اِن پر غور کر سکتے ہیں۔ تُو نے آج کا دِن ہمارے سامنے رکھا جو مکاشفہ کے تمام اوراق سے مزین ہے جن میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ:

تُو ہم سے کیا چاہتا ہے،
تُو نے ہمارے لیے کیا کِیا ہے
تُو نے ہمارے ساتھ کیا وعدہ کیا
اور یسوع مسیح میں تُو نے ہمیں کیا عطا کیا ہے

ہم تیری نجات کے شعوری تجربہ کے لیے، گناہوں سے ہماری نجات، اُس کی شبیہ پر ہونے، اُس کی حضوری سے مسرور ہونے، اُس کی آزاد روح کے وسیلہ سے قائم رہنے کے لیے دُعا کرتے ہیں۔ ہمیں اِس بات کے بارے میں غیر یقینی نہ رہنے دے کہ ہم کیا ہیں اور کہاں جا رہے ہیں۔ ہماری روح میں گواہی دے کہ ہم تیرے فرزند ہیں۔ ہر کسی کو یہ کہنے کے قابل بنا ''مَیں اپنے نجات دہندہ کو جانتا ہوں۔'' ہمیں نجات کے بڑھتے ہوئے احساس کی برکت دے۔ اگر ہم پہلے ہی مسیح میں منور ہو چکے ہیں تو ہم اَور زیادہ بڑی چیزوں کو دیکھیں۔ اگر زندگی پا چکے ہیں تو کثرت کی زندگی پائیں، ہمیں مضبوط سے مضبوط تر بنا۔ ہمیں یسوع کی قربت میں اور بڑھا تا کہ ہم پھل لا سکیں اور اُس کے احسانات کے لیے شکر گذاری کا مزید گہرا احساس پیدا ہو تا کہ ہم اپنے آپ کو پُورے طور پر اُس کے سپرد کر سکیں اور مکمل طور پر

شادمان ہو سکیں تاکہ ہم اُس کی دُرست خدمت کر سکیں۔ اور ہمارا ایمان ہمارے ہم ایمان اور ساتھی ایمان داروں کے ساتھ مل کر اُس کی محبت کے لیے کام کرے جو مر گیا۔ آمین۔[9]

سبت کے دِن کے لیے صبح کی دُعا

اے سر بلند خُدا، اے ابدی خُدا، جس کے تمام کام جلالی ہیں اور جس کی سوچیں نہایت عمیق ہیں: تیرے پاک سبت کے دِن پر صبح کے وقت تیرے نام کی ستائش اور تیری شفقت کے بیان سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ تیری مرضی اور حکم ہے کہ ہمیں اِس دِن کو تیری خدمت اور ستائش سے پاک ماننا ہے: اور شُکر گذاری کے ساتھ اِس بات کی یادگاری کرنی ہے کہ تُو نے اپنے کلام کی طاقت سے اِس دُنیا کو خلق کیا، اور اپنے بیٹے کی موت سے انسانیت کو نجات بخشی۔ اے خُداوند، مَیں تیری بزرگی اور قدرت، تیرے جلال اور فتح کا اقرار کرتا اور تیری ستائش کرتا ہوں۔ سب کچھ جو آسمان اور زمین میں ہے تیرا ہی ہے۔ بادشاہی تیری ہے، اے خُداوند تیری ہی عظمت سب سے اُوپر ہے۔ امیر اور عزت دار تیرے ہی پاس آتے ہیں، اور تُو ہی سب پر حکمرانی کرتا ہے اور تیرے ہی ہاتھ میں قدرت اور طاقت ہے۔ اور تیرا ہی ہاتھ بزرگ بناتا اور تُو ہی سب پر فضل کرتا ہے۔ اب، اِس لیے اے میرے خُدا، مَیں تیرے نام جلالی نام کی ستائش کرتا ہوں کہ جب مَیں ایک بدبخت گنہگار تھا اور بہت طرح سے تیرے غصے اور ناراضگی کا سبب بنتا رہا، اِس کے باوجود تُو میری ناپاکیوں اور کمزوریوں سے درگزر کرتا رہا اور میرے دِنوں میں ایک اور سبت مجھے بخش دیا۔ اے آسمانی باپ، اپنے بیٹے یسوع مسیح کی خوبیوں کی بدولت، جس کی جلالی قیامت کو تیری ساری کلیسیا اِس دِن مناتی ہے میرے تمام گناہ مجھے معاف کر اور میری خطاؤں کو بخش دے۔ خاص طور پر

[9] *The Practice of Piety: a Puritan Devotional Manual* by Lewis Bayly, D.D., (Morgan, PA: Soli Deo Gloria Publications, [London: Hamilton, Adams, and Co., 1842]), pp. 193, 203.

اے خُداوند، پاک اور بے داغ برّہ کے خون سے جو تمام دُنیا کے گناہوں کو اُٹھالے جاتا ہے میری روح کو صاف کر (یہاں پر آپ پچھلے ہفتے کے گناہوں کا اقرار کر سکتے ہیں جو آپ کے ضمیر پر بوجھ تھے)۔ اور تیری پاک روح میری بد عنوانی کو زیادہ سے زیادہ محکوم کرے یہاں تک کہ تیری شبیہ کے مطابق پھر سے میری تجدید ہو، تاکہ مَیں تیری نئ زندگی اور پاک گفتگو کے ساتھ خدمت کر سکوں۔ اور جیسا کہ اپنی رحمت سے تُونے مجھے اِس بابرکت دِن کے آغاز تک پہنچایا ہے۔ اِس لیے مَیں تیری منت کرتا ہوں کہ اِس دِن کو میری گنہگار روح اور تیرے الٰہی جلال میں صُلح کا دِن بنادے۔ مجھ پر فضل کر کہ مَیں اِسے توبہ کا دِن بناؤں اور تیری نیکی اِسے میری معافی کا دِن بنادے۔ اور مَیں یاد رکھوں کہ اِس دِن کو پاک ماننا تیرا حکم ہے جِسے تیرے ہاتھ نے لکھا ہے۔ کہ مَیں اِس دِن میں اپنی نجات اور تخلیق کے جلالی کام پر غور کر سکوں۔ اور یہ سیکھ لوں کہ کس طرح سے تیرے مُقدس قوانین اور احکام کو جاننے اور اِن پر عمل کرنے کا طریقہ سیکھوں۔ اور جب ابھی مَیں مُقدس جماعت کے ساتھ تیری حضوری میں حاضر ہوں گا تاکہ اپنی صُبح کی دُعا اور ستائش کی قربانی تیرے حضور گذرانوں، اور منادی کے وسیلہ سے تیری روح کی باتوں کو سنوں تو تُو اپنے خادم کے ساتھ کلام کرنا۔ میرے گناہ کے بادل میری دُعاؤں کو تیرے حضور پہنچنے سے نہ روک پائیں یا تیرے کلام کے وسیلہ سے فضل کو میرے دِل میں اُترنے سے باز نہ رکھیں۔

اے خُداوند مِیں یہ سوچ کر کانپ جاتا ہوں کہ اچھے بیج کے تین حصے خراب زمین پر گرے۔ میرے دِل کو رستہ کی مانند نہ بنا جو سختی اور حقیقی سمجھ کی کمی کی بدولت بیج کو قبول نہیں کرتا، اِتنی دیر میں شریر آتا ہے اور چھین لے جاتا ہے: اور پتھریلی زمین کی مانند بھی نہ بنا جو وقتی طور پر خوشی سے قبول کرتا ہے لیکن جونہی انجیل کے سبب سے مصیبت برپا ہوتی ہے تو فوراً مرجھا جاتا ہے۔ نہ جھاڑیوں میں گرنے والے بیج کی مانند ہو جس میں دُنیا کی فکر اور دولت کا فریب سنے ہوئے کلام کو دبا دیتا ہے۔ بلکہ اچھی زمین کی مانند ہو، مَیں تیرے کلام کو سنوں

اور سمجھوں اور دِل میں رکھوں اور صبر سے اُتنا پھل لاؤں جتنا تیری حکمت تیرے جلال اور میرے ابدی سکون کے لیے بہتر ہے۔ اے خُداوند مَیں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنے وفادار خادم پہ جس کو تُو نے ہمارے پاس بھیجا ہے اپنے کلام کے دروازے کھول دے تاکہ ہم تاریکی سے نُور کی طرف اور شیطان کے اختیار سے نکل کر خُدا کے اختیار کی طرف آئیں تاکہ ہم گناہوں سے معافی حاصل کریں اور اُن کے درمیان میراث پائیں جو مسیح میں ایمان کے وسیلہ سے مُقدس کیے گئے ہیں۔ اور مجھے فضل دے کہ مَیں اپنے آپ کو اُس کی خدمت کے تابع کروں۔ جب عدالت مجھے ڈراتی ہے اور جب وہ تیرے رحم سے مجھے تسلی دیتا ہے اور یہ کہ مَیں اُس کے کاموں کے سبب سے صرف اُس کے ساتھ محبت رکھوں کیونکہ وہ میری جان کی فکر کرتا ہے جیسے اُسے اپنے مالک کو اِس کا حساب دینا ہے۔ اور مجھے فضل دے کہ مَیں تیری حضوری میں اور مُقدس فرشتگان کے دیکھتے ہوئے پاک جماعت میں نرمی اور تعظیم کے ساتھ برتاؤ کروں، مجھے اونگھنے، سونے، خیالات کی آوارگی اور دُنیاوی تصورات سے بچا۔ میری یاد داشت کی تقدیس فرما تاکہ یہ تیرے کلام میں سے سکھائی جانے والی مفید تعلیم کو حاصل کرنے کے قابل اور یاد رکھنے میں پختہ ہو۔ اور روح القدس کی مدد سے مَیں اپنی سرفرازی کے لیے رہنمائی کی نصیحت کو، مصیبت میں تسلی، اپنی زندگی کی اصلاح اور تیرے نام کے جلال کے لیے عملی جامہ پہنا سکوں۔ اور جو بے دین اور ناپاک لوگ یہ دِن اپنی بُری خواہشات اور خوشی کے لیے گزارتے ہیں، مَیں تیرا فرمانبردار نوکر ہوتے ہوئے تیرے جلال اور عظمت میں مسرُور رہوں۔ مَیں اپنی راہوں کی پیروی نہ کروں نہ اپنی مرضی کا طالب ہوں، نہ لغو باتیں کروں بلکہ روز گناہ کے کاموں سے روز مرہ کاموں کی طرح باز رہوں۔ اور مَیں تیری برکت کے وسیلہ سے اپنے دِل میں ابدی آرام کے آغاز کو محسوس کروں جس کو مَیں تیری آسمانی بادشاہی میں مُقدسین اور فرشتگان کے ساتھ ناقابلِ بیان شادمانی اور جلال میں، تیری ستائش اور پرستش کرتے ہوئے ہمیشہ کے لیے مناؤں گا۔ وہ سب کچھ جو مَیں چاہتا ہوں

اپنے درمیانی یسوع مسیح کے نام میں، اور اُس کی سکھائی ہوئی دُعا کی شکل "اے ہمارے باپ تُو جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک مانا جائے۔۔۔" تیرے ہاتھ سے عاجزی کے ساتھ چاہتا ہوں۔

خُداوند کے دِن کے لیے شام کی شخصی دُعا

اے قُدوس، قُدوس، قُدوس رب الافواج! مجھے جو خاک اور راکھ ہوں برداشت کر تا کہ مَیں تیرے ساتھ جو انتہائی جلالی اور عظیم ہے بول سکوں۔ مَیں جانتا ہوں کہ تُو بھسم کرنے والی آگ ہے۔ مَیں مانتا ہوں کہ مَیں بھوُسہ کی مانند ہوں۔ میرے تمام گناہ تیرے سامنے ہیں۔ اور شیطان میرے دہنے ہاتھ کھڑا ہے کہ مجھے مجرم ٹھہرائے۔ مَیں کوئی عُذر پیش کرنے نہیں آیا بلکہ مَیں اپنے آپ کو اپنی خطاؤں اور گناہوں کے باعث اُس عدالت کے لائق سمجھتا ہوں جو تُو راستی سے کرتا ہے، مَیں بدبخت مخلوق ہوں۔ میرے گناہ شمار سے باہر ہیں، اُنکی نوعیت اِتنی سنگین ہے کہ یہ مجھے میری ہی نظر میں نفرت انگیز لگتے ہیں تو یہ تیری نظر میں کتنے مکروہ ہوں گے؟ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اِن کی بدولت مَیں اِس لائق نہیں ہوں کہ تیرا بیٹا کہلاؤں۔ مَیں نوکر کہلانے کے لائق بھی نہیں۔ اگر تُو میرے کیے کے مطابق بدلہ دے تو زمین ایسے گنہگار سے تنگ آکر منہ کھولے اور داتن کے گھرانے کی طرح مجھے جہنم کے اتھاہ گڑھے میں نگل جائے۔ کیونکہ اگر تُو نے فطری شاخوں کو نہیں بخشا، جلالی فرشتوں کو جنہوں نے ایک بار تیری عظمت کے خلاف گناہ کیا آسمانی مقاموں سے گرادِیا اور تاریکی کے عذاب میں ڈال دیا، اور جب ہمارے پہلے والدین نے تیرے قانون کی ایک دفعہ نافرمانی کی تو اُن کو باغ عدن میں سے نکال دیا۔ تو جس بدلہ کی توقع مَیں کر سکتا ہوں اُس کے لیے افسوس! جس نے ایک دو گناہ نہیں بلکہ روزانہ گناہ پر گناہ کے انبار لگا دیئے اور سچی توبہ بھی نہیں کی۔ جو خطاؤں کو پانی کی طرح پی جاتے ہیں۔ اور ہمیشہ گندگی سے نکلتے نہیں بلکہ گندگی کی طرف بڑھتے ہیں۔ اور صرف ایک دو گناہ نہیں بلکہ تیری تمام شریعت اور احکام کو توڑا ہے۔ ہاں یہ

دِن جس کو پاک ماننے کے لیے تُو نے سختی سے حکم دیا ہے مَیں اِس کو ماننے کے لیے بھی پابند نہیں ہوں۔ مَیں اُس پاکیزگی اور خلوص میں اپنی روح کو تیار نہیں کرتا جو تیرے پاک لوگوں کی جماعت میں تیری عظمت کے لائق ہو۔ مَیں نے تیرے کلام کی منادی کو نہیں سُنا اور نہ تیری پاک رسومات میں حلیمی، احترام اور خلوص سے حاضر ہوا جیسا کہ مجھے چاہئے تھا۔ کیونکہ اگرچہ مَیں جسم کے لحاظ سے اِس پاک عمل میں موجود تھا لیکن غنودگی مجھ پر چھائی رہی اور جب مَیں اُٹھا تو میرا ذہن نکمی اور دِینوی باتوں سے منتشر تھا کہ یوں لگتا تھا کہ مَیں چرچ کے اندر موجود نہیں ہوں۔ مَیں اِس قابل نہیں کہ اپنے آپ پر غور کر سکوں۔ مَیں نے اپنے گھرانے کو وہ اچھی ہدایات نہیں دیں جو مَیں نے اجتماعی عبادت میں تیرے کلامِ مُقدس میں سے سُنیں۔ شیطان اُن ہدایات کے زیادہ حصے کو میرے دِل میں سے چُرا لے گیا۔ اور مَیں بدبخت مخلوق اُن کو ایسے بھُول گیا جیسے مَیں نے سُنی ہی نہ تھیں۔ اور میرا خاندان میرے سایہ میں علم اور تقدیس میں اُس طرح سے پھل پھُول نہ سکا جس طرح کہ اُن کو چاہئے تھا۔

اگرچہ مَیں جانتا تھا کہ کس جگہ پر میرے غریب بھائی محتاجی کی حالت میں ہیں اور کچھ درد میں مبتلا ہیں، مَیں نے اُن کی مدد کے لیے اُن کو یاد نہ کیا، اُن کو تسلی نہ دی۔ بلکہ مَیں نے اپنے لیے ہی ضیافتیں کیں اور اپنی ہی خواہشوں کو پُورا کیا۔ مَیں نے اِس دِن کا بیشتر حصہ فضول گفتگو اور بے کار کاموں میں گزار دیا۔ ہاں اے خُداوند! (یہاں اپنی برائیوں کا اقرار کریں جو آپ نے اِس دِن کیں اور پھر اپنے دِل سے گہری آہ نکال کر کہیں) میرے اِن تمام گناہوں کے لیے میرا ضمیر بوجھ سے کراہتا ہے۔ تیری شریعت مجھے مجرم ٹھہراتی ہے۔ اور مَیں تیرے ہاتھ میں ہوں تاکہ سزا پاؤں۔ اور اِس مُقدس حکم کی جان بوجھ کر خلاف ورزی کے لیے افسوس۔ لیکن اگر تیری شریعت نے مجھے مجرم ٹھہرا دیا تو کیا ہو گا؟ اے خُداوند تیری انجیل مجھے یقین دِلاتی ہے کہ تیرا رحم تیرے تمام کاموں سے بڑا ہے، اور تیرا فضل تیری شریعت سے بالاتر ہے۔ اور جہاں گناہ زیادہ ہوتا ہے تیری نیکی اُس سے بھی زیادہ ہوتی

ہے۔ اپنے بڑے رحم اور یسوع مسیح کی خوبیوں کی بدولت، اے خُداوند تُو جو پشیمان دِل کی آہوں کو حقیر نہیں جانتا اور نہ توبہ کرنے والے کی موت چاہتا ہے، مَیں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ میرے تمام گناہ مجھے معاف فرما۔ اور آج کے دِن اور میری تمام عمر کی خطائیں مجھے بخش دے۔ اور میری روح کو لعنت اور عدالت اور اُس فیصلے سے آزاد کر دے جو مجھ پر واجب ہے۔ تُو جس نے اقرار کے چار الفاظ سے محصول لینے والے کو راستباز ٹھہرایا، اور مسرف بیٹے کو سب کچھ لُٹانے کے بعد بھی اپنے فضل سے گلے لگا لیا، میرے گناہوں کو بھی اِسی طرح معاف فرما۔ اے خُداوند مجھے میرے گناہوں کے سبب سے ہلاک نہ ہونے دے، مجھے پھر سے قبول کر لے۔ تُو اے خُداوند جو تمام محصول لینے والوں، کسبیوں اور گنہگاروں کو اُن کی توبہ پہ فضل سے قبول کر لیا مجھے رد نہ کر دے گا؟ کیا صرف مَیں ہی تیرے رحم سے خارج رہوں؟ ایسا سوچنا بھی مجھ سے بعید ہے۔ کیونکہ تُو وہی رحیم خُدا ہے جو اُن کے لیے تھا۔ اور تیرا رحم کبھی ختم نہیں ہوتا۔ اِس لیے اے خُداوند، میرے اعمال کے مطابق نہیں بلکہ اپنی بڑی رحمت کے مطابق میرے ساتھ سلوک کر۔ میرے خلاف اپنا سخت انصاف نہ کر بلکہ اپنی حقیر مخلوق کے لیے برداشت کا مظاہرہ کر۔

میرے پاس تجھے پیش کرنے کو کچھ نہیں بلکہ صرف زخم، موت اور وہ اذیتیں ہیں جو تیرے بیٹے میرے نجات دہندہ یسوع مسیح نے میری خاطر برداشت کیں۔ مَیں جس سے تُو نہایت ناخوش ہے اپنے گناہوں کے لیے تیرے سامنے اُسی کو پیش کرتا ہوں جس سے تُو خوش ہے: اُسے جو میرا درمیانی ہے، جس کا خون ہابل کے خون کی نسبت بہتر باتیں کہتا ہے۔ تیری رحمت کبھی کم نہیں ہو سکتی۔ میرے فہم کو منور کر دے اور اپنے روح القدس سے میرے دِل کی تقدیس فرما تاکہ یہ مجھے وہ تمام اچھے اور مفید اسباق یاد دِلائے جو اِس دِن اور دوسرے دِنوں میں مجھے تیرے کلامِ مُقدس سے سکھائے گئے۔ تاکہ مَیں تیرے احکام کو ماننے کے لیے یاد رکھوں اور تیری عدالت کو بُرے کاموں سے بچنے کے لیے یاد رکھوں اور

مصیبت اور پریشانی میں تیرے خوبصورت وعدوں پر بھروسہ کر سکوں۔ اور اب اے خُداوند، مَیں اپنے آپ کو تیری نہایت مُقدس مرضی کے سپرد کرتا ہوں: مجھے اپنے کرم سے قبول فرما اور مجھے اپنے فضل سے اپنے قریب کھینچ لے۔ تاکہ مَیں محبت اور بلاوے میں ایسے تیرا ہو جاؤں جیسے بلاوے اور تخلیق میں تھا۔ اور مجھے فضل دے کہ مَیں اِس زندگی میں تیرے سبتوں کو پاک مان سکوں تاکہ جب اِس زندگی کا اختتام ہو تو مَیں تیرے مُقدسین اور فرشتگان کے ساتھ ابدی سبت کا جشن منا سکوں اور آسمانی بادشاہی میں ہمیشہ تیرے نہایت جلالی نام کی ستائش کر سکوں۔ آمین۔

کتابیات

1. Beckwith, Roger T. and Wilfrid Stott, This is the Day (The Biblical doctrine of the Christian Sunday), The Attic Press, Inc, 1978
2. Carson, D.A., From Sabbath to Lord's Day: a Biblical, Historical, and Theological Investigation, Zondervan, 1982.
3. Chantry, Walter, Call the Sabbath a Delight, The Banner of Truth Trust, 1991.
4. Dabney, Robert L., 'The Christian Sabbath: Its Nature, Design and Proper Observance' in Discussions:Evangelical and Theological, Vol. 1.
5. Dabney, Robert L., Lectures in Systematic Theology, Grand Rapids: Zondervan, 1972.
6. Edwards, Jonathan, 'The Perpetuity and Change of the Sabbath' in The Works of Jonathan Edwards, Vol. II, p. 93.
7. Fairbairn, Patrick, 'Views of the Reformers Regarding the Sabbath' in The Typology of Scripture, vol. II, pp. 447-459. Zondervan reprint, n.d.
8. Hodge, Archibald A., The Day Changed and the Sabbath Preserved, Philadelphia: Great Commission Publications, n.d.The Lord's Day 234.
9. Hodge, Charles, Systematic Theology, 3 vols, Grand Rapids: Eerdmans, 1975.
10. Hoeksema, Herman, 'The Idea of the Sabbath' in The Triple Knowledge (Expositions on the Heidelberg Catechism), Vol. III, Reformed Free Publishing Association, 1990.
11. Jewett, Paul K., The Lord's Day: a Theological Guide to the Christian Day of Worship, Eerdmans, 1971.

12. Murray, John. ‘The Moral Law and the Fourth Commandment’ in Collected Writings of John Murray, vol. I, pp. 193-228. The Banner of Truth Trust, 1976.
13. Murray, John, Principles of Conduct, Grand Rapids: Eerdmans,1964.
14. Owen, John, ‘The Name, Original Nature, Use and Continuance of a Day of Sacred Rest’ in The Works of John Owen, Vol. 19. T & T Clark, 1857.
15. Massenlink, William, ‘Meaning and Observance of the Sabbath’in Sermons on the Ten Commandments (by ministers of the Reformed and Christian Reformed Churches) edited by Henry J. Kuiper, Zondervan, 1951
16. Rayburn, Robert G, Should Christians Observe the Sabbath? Presbyterion, vol. 10, pp 72-86. n.p. 1984.
17. Shephard, Thomas, Theses Sabbaticae, vol. 3 of works, Ligonier (PA), 1992.
18. Warfield, B.B., ‘The Foundations of the Sabbath in the Word of God’ in Selected Short Writings of B. B. Warfield, Vol. II, Presbyterian and Reformed Publishing Company, 1918.